کتاب الصّرف

مؤلفہ

حافظ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری

ناشر

فرید اینڈ کو۔ جامع مسجد دہلی

ملنے کا پتہ کتب خانہ رشیدیہ دہلی

یعنی

عربی زبان کے علم صرف پر ایک نئی طرز کا
رسالہ مع کثیر التعداد امثلہ مشقیہ و
امتحانی سوالات

مؤلفہ

حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری

مؤلف کتاب الصرف، کتاب النحو، عربی بول چال حصہ اول و
دوم۔ الصدیق۔ المرتضی۔ سفرنامہ بلاد اسلامیہ و سیاحت ہند۔

ملنے کا پتہ

فرید اینڈ کو جامع مسجد دھلی

یونین پرنٹنگ پریس دھلی

فہرست مضامین کتاب الصرف

تمت بالخیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

کتابُ الصّرف

سبق نمبر (۱)

صرف کی تعریف صرف وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور ان میں تغیر کرنے کا طریق بیان کیا جائے +

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان صحت اور درستی کے ساتھ کلمات کا تلفظ کرے

کلمہ کی تعریف اور تقسیم جو لفظ بامعنی اور مفرد ہو اُس کو کلمہ کہتے ہیں۔ اسکی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف +

اسم وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنے معنے بتائے اور ماضی مستقبل و حال میں سے کوئی زمانہ اُس میں نہ پایا جائے جیسے رَجُلٌ (مرد) حِمَارٌ (گدھا)

فعل وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنی بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہی یا مارے گا)

حرف ۔وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں۔ جیسے مِنْ (سے) اِلٰی (تک)

اسم۔ فعل اور حرف تینوں کی مثال اکٹھی یوں کہی جاسکتی ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ (میں اللہ پر ایمان لایا) اسمیں "آمنت"، فعل۔ "ب"، حرف۔ "اللہ" اسم ہے +

تنبیہ فعل میں تغیر کثرت سے واقع ہوتا ہے اسم میں اس سے کم تر اور حرف میں بالکل نہیں۔ چونکہ علم صرف میں تغیرات سے بحث ہوتی ہے اس واسطے سب سے پہلے فعل کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوا +

فِعل کی بحث

فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر +

ماضی وہ فعل ہے جس سے کام کا زمانۂ گذشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا) +

مضارع وہ فعل ہے جس سے کام کا کبھی تو زمانۂ حال میں اور کبھی زمانۂ آئندہ میں ہونا سمجھا جائے جیسے۔ یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھیگا)۔

امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے اُکْتُبْ (لکھ) +

تنبیہ:- بعض صرفیوں نے فعل کی چار قسمیں لکھی ہیں اور چوتھی قسم نہی کو قرار دیا ہے۔ یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کے کرنے سے رد کا جائے جیسے لَا تَکْتُبْ (مت لکھ)، مگر حقیقت میں یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے

(دیکھو صفحہ ۲۲)

لازم و متعدی جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے۔ اُسے لازم کہتے ہیں جیسے ذَھَبَ زَیْدٌ (زید گیا) اور جس کو فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو اسے **متعدّی** جیسے شَرِبَ زَیْدٌ مَاءً (زید نے پانی پیا)

معروف و مجہول اگر فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو تو اسے **معروف** کہیں گے جیسے خَلَقَ اللّٰہُ (اللہ نے پیدا کیا) یَخْلُقُ اللّٰہُ (اللہ پیدا کرتا ہے یا کریگا) اور اگر مفعول کی طرف ہو تو **مجہول** کہلائے گا۔ جیسے فُتِحَ الْبَابُ (دروازہ کھولا گیا) یُفْتَحُ الْبَابُ (دروازہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائیگا) +

مثبت و منفی اگر ماضی اور مضارع کے پہلے حرف نفی نہ ہو تو اُس کو **مثبت** کہیں گے۔ جیسے خَلَقَ و یَخْلُقُ ورنہ **منفی** جیسے مَا خَلَقَ وَ لَا یَخْلُقُ + (نہیں پیدا کیا اُس نے اور نہ پیدا کرتا ہے یا کریگا وہ)

سبق نمبر (۲)

ماضی کا بیان!

فعل ماضی کے جتنے صیغے اُردو فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں عربی زبان میں اُن کی نسبت چند صیغے زائد ہیں اور اس زیادت کی وجہ یہ ہے کہ فاعل کی مختلف حالتیں ہیں جن کے سبب سے فعل کے صیغوں میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔

فاعل تین حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتا یا متکلم ہو گا یا مخاطب یا غائب پھر اس میں سے ہر ایک یا مذکر ہو گا یا مؤنث اور ہر حالت میں اس کا واحد یا تثنیہ یا جمع ہونا بھی ضروری ہے پس اس لحاظ سے فاعل کی اٹھارہ قسمیں ہوئیں جس کے متعلق فعل میں بھی اٹھارہ صیغے حسب ذیل ہونے ضروری تھے

۳ صیغے مذکر متکلم کیلئے۔	۳ صیغے مؤنث متکلم کیلئے
۳ صیغے مذکر مخاطب کیلئے۔	۳ صیغے مؤنث مخاطب کیلئے
۳ صیغے مذکر غائب کیلئے۔	۳ صیغے مؤنث غائب کیلئے

مگر عربوں کے استعمال میں بعض صیغے مشترک آئے ہیں۔ چنانچہ متکلم کے چھ صیغوں کی بجائے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں اُن کی تفصیل صفحہ آئندہ کی گردان سے معلوم ہو گی۔

تنبیہ

سہولت تعلیم کے خیال سے فعل کی گردان غائب کے صیغوں سے شروع کی گئی ہے ؞

بحث اثبات فعل ماضی معروف

گردان	صیغہ			معنے
فَعَلَ	واحد	مذکر	غائب	کیا اس ایک مرد نے زمانہ گذشتہ میں
فَعَلَا	تثنیہ	مذکر	غائب	کیا اُن دو مردوں نے ،،
فَعَلُوْا	جمع	مذکر	غائب	کیا اُن سب مردوں نے ،،
فَعَلَتْ	واحد	مؤنث	غائب	کیا اُس ایک عورت نے ،،
فَعَلَتَا	تثنیہ	مؤنث	غائب	کیا اُن دو عورتوں نے ،،
فَعَلْنَ	جمع	مؤنث	غائب	کیا ان سب عورتوں نے ،،
فَعَلْتَ	واحد	مذکر	حاضر	کیا تو ایک مرد نے ،،
فَعَلْتُمَا	تثنیہ	مذکر	حاضر	کیا تم دو مردوں نے ،،
فَعَلْتُمْ	جمع	مذکر	حاضر	کیا تم سب مردوں نے ،،
فَعَلْتِ	واحد	مؤنث	حاضر	کیا تو ایک عورت نے ،،
فَعَلْتُمَا	تثنیہ	مؤنث	حاضر	کیا تم دو عورتوں نے ،،
فَعَلْتُنَّ	جمع	مؤنث	حاضر	کیا تم سب عورتوں نے ،،
فَعَلْتُ	واحد	مذکر و مؤنث	متکلم	کیا میں ایک مرد یا ایک عورت نے ،،
فَعَلْنَا	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث	متکلم	کیا ہم دو مردوں ،، یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے ،،

فَعَلْتُمَا یہ صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔

فَعَلْتُ یہ صیغہ واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

فَعَلْنَا یہ صیغہ تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے

سبق نمبر (٣)

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

صیغہ	تشریح
فَعَلَ	سب علامتوں سے خالی صیغۂ واحد مذکر غائب ہے۔
فَعَلَا	میں "ا" علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلُوْا	میں "و" علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلَتْ	میں "ت" ساکن علامت تانیث فاعل ہے۔
فَعَلَتَا	میں "ا" علامت تثنیہ مونث وضمیر فاعل اور "ت" علامتِ
فَعَلْنَ	میں "ن" مفتوح علامت جمع مؤنث غائب وضمیر فاعل ہے
فَعَلْتَ	میں "ت" مفتوح علامت وضمیر فاعل واحد مذکر مخاطب ہے
فَعَلْتُمَا	میں "تُمَا" کبھی علامت وضمیر فاعل تثنیہ مذکر مخاطب اور کبھی علامت وضمیر فاعل تثنیہ مؤنث مخاطب ہوتی ہے +
فَعَلْتُمْ	میں "تم" علامت وضمیر جمع مذکر مخاطب ہے۔
فَعَلْتِ	میں "ت" مکسور علامت اور ضمیر فاعل واحد مونث مخاطب ہے
فَعَلْتُمَا	
فَعَلْتُنَّ	میں "تُنَّ" ضمیر فاعل اور علامت جمع مؤنث مخاطب ہے۔
فَعَلْتُ	میں "ت" مضموم ضمیر فاعل اور علامت واحد متکلم ہے۔
فَعَلْنَا	میں "نا" ضمیر فاعل اور علامت متکلم مع الغیر ہے۔
فائدہ	فَعَلَ اور فَعَلَتْ کا فاعل کبھی ان کے بعد مذکور ہوتا ہے جیسے فَعَلَ زَیْدٌ و فَعَلَتْ هِنْدٌ اور کبھی پوشیدہ جیسے زَیْدٌ فَعَلَ اے هُوَ وَهِنْدٌ فَعَلَتْ۔ اے هِیَ

فَعَلُوْا کے آخر میں جو الف لکھا جاتا ہے وہ واؤ جمع اور واؤ عطف کے درمیان فرق کرنے کا نشان ہے +

سبق نمبر(۴)

امثلہ مشقیہ: ماضی کا دوسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے فَعَلَ اور کبھی مکسور جیسے فَعِلَ اور کبھی مضموم جیسے فَعُلَ امثلہ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ ان کو غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو:-

فَعَلَ کی مثالیں۔ فَتَحَ (اس نے کھولا) دَخَلَ (وہ اندر آیا) جَلَسَ (وہ بیٹھا) أَكَلَ (اس نے کھایا) غَسَلَ (اس نے دھویا) ذَهَبَ (وہ گیا) ضَرَبَ (اس نے مارا۔ نَصَرَ (اس نے مدد کی)

فَعِلَ کی مثالیں۔ شَرِبَ (اس نے پیا) لَبِسَ (اس نے پہنا) سَمِعَ (اس نے سنا) عَلِمَ (اس نے جانا) جَهِلَ (اس نے نہ جانا) شَهِدَ (اس نے گواہی دی) فَهِمَ (اس نے سمجھا) حَسِبَ (اس نے گمان کیا)

فَعُلَ کی مثالیں۔ بَعُدَ (وہ دور ہوا) قَرُبَ (وہ نزدیک ہوا) كَثُرَ (وہ زیادہ ہوا) كَرُمَ (وہ بزرگ ہوا۔ شَرُفَ (وہ شریف ہوا) حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا) كَبُرَ (وہ بزرگ ہوا) ضَعُفَ (وہ کمزور ہوا)

سوالات! (۱) جَلَسْتَ - دَخَلْتُمَا - أَكَلْنَا - شَرِبْنَا - کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے معنے کیا ہیں؟

(۲) سَمِعْتَ - سَمِعْتِ - سَمِعْتُ میں تغیر حرکات سے کیا فرق پیدا ہوا؟

(۳) كَثُرُوا - كَثُرْنَ - كَثُرْتُنَّ میں واحد پر کیا تبدیلی ہوئی؟

(۴) ضَرَبَ سے واحد مذکر مخاطب - سَمِعَ سے تثنیہ مؤنث غائب - كَرُمَ سے تثنیہ متکلم کیسا ہوگا؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو؟

اس عورت نے گواہی دی - میں نے سنا - وہ مرد بزرگ ہوا - تم سب نے کیا تھا۔

سبق نمبر (۵)

ماضی مجہول کا بیان | ماضی مجہول ماضی معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زیر دیجائے اور تیسرا حرف اپنی اصلی حالت پر رہے گا جیسے فُعِلَ (وہ کیا گیا) گردان یوں ہوگی :-

بحث اثبات ..... ماضی مجہول

قسم فاعل	جمع	تثنیہ	واحد
مذکر غائب	فُعِلُوْا	فُعِلَا	فُعِلَ
مونث غائب	فُعِلْنَ	فُعِلَتَا	فُعِلَتْ
مذکر مخاطب	فُعِلْتُمْ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتَ
مونث مخاطب	فُعِلْتُنَّ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتِ
مذکر و مونث متکلم	فُعِلْنَا		فُعِلْتُ

امثلہ مشتقیہ | ماضی معروف کے دوسرے حرف کو فتحہ کسرہ اور ضمہ تینوں حرکتیں آتی تھیں۔ مگر ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہوتا ہے پس مجہول میں یوں کہینگے۔ "فُتِحَ" (وہ کھولا گیا) ضُرِبَ (وہ مارا گیا) سُمِعَ (وہ سنا گیا) "عُلِمَ" یہی حال باقی متعدی فعلوں کا ہے۔ جو افعال لازم ہیں ان سے فعل مجہول نہیں بنتا۔ جیسے جَلَسَ۔ خَرَجَ۔ کَرُمَ۔ بَعُدَ وغیرہ +

مَا و لَا کا استعمال | یہ دونوں حرف ماضی پر داخل ہو کر نفی کے معنے پیدا کرتے ہیں۔ مگر اس سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ فرق دونوں کے استعمال میں صرف اس قدر ہے کہ مَا تنہا آتا ہے جیسے مَا فَعَلَ (اُس نے نہیں کیا) اور لَا کے واسطے مکرر آنا لازم ہے۔ جیسے لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی۔ نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی) + { ماضی کے دیگر اقسام یعنی قریب و بعید و استمراری کا بیان صفحہ ۲۱ میں دیکھو +

(حاشیہ میں ہاتھ سے لکھا ہوا: [illegible])

سبق نمبر (۶)

مُضارع کا بیان!

مضارع بنانے کا قاعدہ مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریق یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں ا۔ ت۔ ی۔ ن میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے:-

ی۔ چار صیغوں کے پہلے آتی ہے تین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب

ت۔ آٹھ صیغوں کے پہلے آتی ہے دو واحد و تثنیہ مؤنث غائب اور چھ مذکر و مؤنث مخاطب +

ا۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی واحد متکلم +

ن۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی متکلم مع الغیر۔

اعراب:- مضارع کا حرفِ آخر پانچ جگہ مرفوع ہوتا ہے۔ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر مخاطب۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر چار تثنیوں کے آخر میں نِ مکسور اور تین جگہ (جمع مذکر غائب و مخاطب اور واحد مؤنث حاضر میں) نون مفتوح زیادہ کیا جاتا ہے اور اس کو.....

نونِ اعرابی* کہتے ہیں +

جمع مؤنث غائب و مخاطب کے آخر میں بھی دو جگہ نون مفتوح آتا ہی مگر اُس کو نونِ ضمیر کہتے ہیں۔ یہ ضمیر فاعل ہے اور کبھی ساقط نہیں ہوتی۔

ان چودہ صیغوں میں سے چار صیغے مشترک ہیں۔ چنانچہ اس کی تفصیل گردان صفحہ آئندہ سے معلوم ہو گی +

یہ چاروں حرف مضارع کی علامتیں ہیں اور ان کا مجموعہ اَتَیْنَ ہوتا ہے +

* نونِ اعرابی کہنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ نون بعوض رفع صیغہ واحد کے ہوتا ہے +

بحث اثباتِ فعلِ مُضارع معروف

گردان	صیغہ			معنے
یَفْعَلُ	واحد	مذکر	غائب	کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد اب یا آئندہ
یَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد ” ”
یَفْعَلُوْنَ	جمع			کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد ” ”
تَفْعَلُ	واحد	مؤنث		کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت ” ”
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں ” ”
یَفْعَلْنَ	جمع			کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں ” ”
تَفْعَلُ	واحد	مذکر	حاضر	کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد اب یا آئندہ
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتے ہو یا کروگے تم دو مرد ” ”
تَفْعَلُوْنَ	جمع			کرتے ہو یا کروگے تم سب مرد ” ”
تَفْعَلِیْنَ	واحد	مؤنث		کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت ” ”
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتی ہو یا کروگی تم دو عورتیں ” ”
تَفْعَلْنَ	جمع			کرتی ہو یا کروگی تم سب عورتیں ” ”
اَفْعَلُ*	واحد	مذکر مؤنث	متکلم	کرتا ہوں یا کروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت ” ”
نَفْعَلُ	تثنیہ و جمع	مذکر مؤنث		کرتے ہیں یا کریں گے ہم دو مرد۔ یا ہم دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں اب یا آئندہ

تَفْعَلُ :- یہ صیغہ واحد مونث غائب اور واحد مذکر مخاطب میں مشترک ہے۔

تَفْعَلَانِ :- یہ صیغہ تثنیہ مونث غائب اور تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مونث مخاطب میں مشترک ہے

* اَفْعَلُ :- میں مذکر و مونث واحد متکلم اور نَفْعَلُ میں تثنیہ و جمع اور نیز مذکر و مونث متکلم مشترک ہے

سبق نمبر (۷)

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

یَفْعَلُ	میں یٰ حرف مضارع اور علامت غائب ہے۔
یَفْعَلَانِ	میں یٰ حرف مضارع اور نیز علامت غیبت ہے اور آ علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل اور نونؔ اعرابی ہے۔
یَفْعَلُوْنَ	میں یٰ حرف مضارع اور علامت غیبت ہے اور و علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور نونؔ اعرابی ہے۔
تَفْعَلُ	میں تؔ حرف مضارع و علامت غیبت ہے۔
تَفْعَلَانِ	میں تؔ حرف مضارع و علامت غیبت اور آ علامتِ تثنیہ مونث و ضمیر فاعل اور نونؔ اعرابی ہے۔
یَفْعَلْنَ	میں یٰ حرف مضارع اور علامتِ غیبت اور نون ضمیر جمع مونث فاعِل فعل ہے۔
تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ	میں تؔ حرف مضارع اور علامتِ خطاب ہے اور آ علامت تثنیہ مذکر و ضمیر فاعل اور نونؔ اعرابی ہے۔
تَفْعَلُوْنَ	میں تؔ حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور و۔ن مثل یَفْعَلُوْنَ کے
تَفْعَلِیْنَ	میں تؔ حرف مضارع اور علامتِ خطاب ہے اور یٰ علامتِ واحد مونث حاضر اور ضمیر فاعل اور نونؔ اعرابی ہے
تَفْعَلَانِ	میں تؔ حرف مضارع اور علامتِ خطاب ہے اور الف و نونؔ مثل پہلے تَفْعَلَانِ کے ہے۔
تَفْعَلْنَ	میں تؔ حرف مضارع اور علامتِ خطاب اور نونؔ مثل یَفْعَلْنَ کے
اَفْعَلُ	میں آ حرف مضارع اور علامت واحد متکلم۔
نَفْعَلُ	میں نؔ حرف مضارع اور علامت متکلم مع الغیر۔

سبق نمبر (۸)

امثلہ مشقیہ مضارع کا تیسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے یَفْعَلُ اور کبھی مکسور جیسے یَفْعِلُ اور کبھی مضموم جیسے یَفْعُلُ امثلۂ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ اُن کو خوب غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو:-

یَفْعَلُ کی مثالیں:- یَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا) یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا) یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے یا پئے گا) یَسْمَعُ (وہ سنتا ہے یا سُنے گا)

یَفْعِلُ کی مثالیں:- یَجْلِسُ (وہ بیٹھتا ہے یا بیٹھے گا۔) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) یَغْسِلُ (وہ دھوتا ہے یا دھوئے گا) یَحْسِبُ (وہ گمان کرتا ہے یا کریگا)

یَفْعُلُ کی مثالیں:- یَدْخُلُ (وہ اندر آتا ہے یا آئیگا) یَاکُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائے گا) یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا) یَکْرُمُ (وہ بزرگ ہوتا ہے یا ہوگا)

سوالات (۱): یَجْلِسُوْنَ۔ تَدْخُلُوْنَ۔ تَاکُلِیْنَ۔ یَشْرَبْنَ۔
کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟

(۲) تَفْتَحَانِ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے؟

(۳) یَضْرِبْنَ۔ تَضْرِبِیْنَ۔ اَضْرِبُ کیا کیا صیغے ہیں؟
اور واحد میں کیا کیا تبدیلی ہو کر بنے ہیں؟

(۴) ضَرَبَ سے مضارع کا صیغہ واحد مونث غائب اور سَمِعَ سے واحد مذکر حاضر کیا آئے گا؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو!!
تم پیتے ہو۔ میں کھاؤں گا۔ وہ دونوں جاتی ہیں۔ ہم سب مارے رہے ہیں۔ تو سنتی ہے؟

سبق نمبر (۱۹)

مضارع مجہول کا بیان مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ اور عین کلمہ کو فتح دو۔ لام کلمہ اپنی حالت پر رہے گا۔ جیسے یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ (وہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا)۔ گردان اس طرح آئے گی!

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	قسم فاعل
یُفْعَلُ	یُفْعَلَانِ	یُفْعَلُوْنَ	مذکر غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	یُفْعَلْنَ	مؤنث غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُوْنَ	مذکر مخاطب
تُفْعَلِیْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ	مؤنث مخاطب
اُفْعَلُ	نُفْعَلُ		مذکر و مؤنث متکلم

امثلہ مشقیہ مضارع معروف کے تیسرے حرف پر فتحہ کسرہ۔ ضمہ۔ تینوں حرکتیں آتی ہیں۔ مگر مضارع مجہول کا تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ پس مجہول میں اسطرح کہا جائے گا:۔

یُفْتَحُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا) یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا)

یُسْمَعُ (وہ سنا جاتا ہے یا سنا جائے گا) یُعْلَمُ (وہ جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا)۔

یہی حال تمام متعدی افعال کا ہے۔ لازم فعلوں کا مجہول نہیں آتا ہے۔

مَا و لَا کا استعمال مضارع پر جب حرف نفی لَا یا مَا زیادہ کیا جاتا ہے تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا۔ جیسے لَا یَفْعَلُ۔ مَا یَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا ہے یا نہیں کریگا) لَا یُفْعَلُ۔ مَا یُفْعَلُ (وہ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا)۔

سبق نمبر (۱۰)

عربی صَرف کی کتابوں میں تو ایک ہی قسم کی ماضی لکھی ہے جو ماضی مطلق کے معنے دیتی ہے لیکن اگر ماضی کے دیگر اقسام بنانا چاہو تو قواعدِ ذیل کے مطابق بنائیں

(۱) ماضی قریب | جب ماضی پر لفظ قَدْ داخل ہو تو ماضی قریب بنتی ہے - جیسے قَدْ ضَرَبَ (اس نے مارا ہے) قَدْ ضَرَبْتُ (میں نے مارا ہے) اس ماضی کے گردان کرنے میں لفظ قَدْ بدستور رہتا ہے کوئی تغیّر اس میں نہیں ہوتا +

(۲) ماضی بعید و استمراری | ماضی مطلق کے ابتدا میں کَانَ کا لفظ بڑھانے سے ماضی بعید اور مضارع کے پہلے بڑھانے سے ماضی استمراری بنتی ہے۔ گردان کرنے میں جسطرح ماضی و مضارع کا صیغہ بدلتا ہے اسی طرح کَانَ "میں تبدیلی ہوتی ہے دیکھو کَانَ کے بھی چوده صیغے آتے ہیں +

کَانَ . کَانَا . کَانُوْا . کَانَتْ . کَانَتَا . کُنَّ . کُنْتَ . کُنْتُمَا . کُنْتُمْ
کُنْتِ . کُنْتُمَا . کُنْتُنَّ . کُنْتُ . کُنَّا

پس ماضی بعید یوں آئے گی کَانَ شَرِبَ (اس نے پیا تھا) کُنْتُ شَرِبْتُ (میں نے پیا تھا) اور ماضی استمراری کی یہ صورت ہوگی۔ کَانَ یَشْرَبُ (وہ پیتا تھا) کُنْتُ اَشْرَبُ (میں پیتا تھا) +

سوالات

(۱) جَلَسَ سے ماضی بعید اور اَکَلَ سے ماضی استمراری کی گردان کرو ؟

(۲) ماضی بعید کے ان صیغوں کو درست کرو - کَانَ ضَرَبْتُ - کَانُوْا سَمِعَ کُنَّ کَرُمْتُنَّ +

(۳) ان صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہے بتاؤ :-

کَانَتْ یَجْلِسُ - کُنْتِ شَرِبْتَ - کُنْتُمْ اَکَلَا +

(۴) عربی میں ترجمہ کرو :-

دو آدمی گئے تھے - سب عورتیں کھاتی تھیں - اُس مرد نے مدد کی تھی تم کھولا کرتے تھے - میں گمان کیا کرتا تھا +

سبق نمبر (۱۱)
مضارع کے تغیرات کا بیان

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مضارع کا آخر مرفوع اور اس کا صیغہ زمانۂ حال و استقبال دونوں میں مشترک ہوتا ہے مگر ابتدا میں بعض خاص حرف کے آنے سے کبھی معنے میں اور کبھی معنے اور لفظ دونوں میں تغیر واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کی دو صورتیں ہیں :-

(۱) تغیرات معنوی | لام مفتوح زمانۂ حال کے ساتھ مضارع کو خاص کر دیتا ہے جیسے اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْ (البتہ مجھے غم میں ڈالتا ہے) اور سَ یا سَوْفَ زمانۂ مستقبل کے ساتھ جیسے سَیَقْرَأُ (ابھی پڑھے گا) سَوْفَ یَقْرَأُ (تھوڑی دیر میں) یہ یاد رکھنا چاہیے کہ سَ مستقبل قریب کیلئے آتا ہے اور سَوْفَ مستقبل بعید کے لئے ۔

(۲) تغیرات لفظی و معنوی | تین قسم کے حرف ان تغیرات کا باعث ہوتے ہیں۔ ناصب۔ جازم۔ نون تاکید پہلی دونوں قسموں کے حرف مضارع کے آخر میں تنہا تغیر پیدا کرتے ہیں اور نون تاکید دوسرے حرف سے ملکر۔ ہر ایک کا تغیر حسب ذیل ہے :-

(۱) لَنْ۔ یہ حرف ناصب ہے مضارع کے آخر کو نصب اور معنی تاکید نفی مستقبل کے دیتا ہے جیسے لَنْ یَّفْعَلَ (وہ کبھی نہیں کریگا) اس کو نفی تاکید بلن کہتے ہیں

(۲) لَمْ۔ لامِ امر۔ لاءِ نہی یہ تینوں حرف جازم ہیں اور مضارع کے آخر کو جزم دیتے ہیں۔ دیکھو لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنے میں کر دیتا ہے جیسے لَمْ یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) اس کو نفی حجد بلم کہتے ہیں۔ لام امر اور لاءِ نہی کے آنے سے مضارع کا صیغہ امر یا نہی کے معنوں میں زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہوتا ہے جیسے لِیَفْعَلْ (اُس کو کرنا چاہیئے) لَا یَفْعَلْ (اس کو نہ کرنا چاہیئے)

فعل مضارع ۔ نواصب لَنْ کے سوا تین حرف اور ہیں ۔ اَنْ ۔ کَیْ ۔ اِذَنْ اور ان چاروں کا عمل یکساں ہے ۔ * فعل مضارع کے جوازم لَمْ ۔ لامِ امر ۔ لاءِ نہی کے سوا دو حرف اور ہیں ۔ اِنْ ۔ لَمَّا اور یہ پانچوں ایک جیسا عمل کرتے ہیں ۔

پہلے کو مضارع بہ لامِ امر اور دوسرے کو مضارع بہ لاء نہی کہتے ہیں۔ لامِ امر ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔

(۳) **نون تاکید**:- یہ حرف آخر مضارع میں آتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع کے پہلے لام مفتوح کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ "نون مضارع کے آخر حرف کو فتحہ اور معنی تاکید معہ خصوصیت زمانہ مستقبل کے دیتا ہے۔ جیسے لَیَفْعَلَنَّ (وہ البتہ ضرور کرے گا) اس کو مضارع مؤکد بلام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں۔

فائدہ:- لامِ امر اور لائے نہی کے تغیرات اگرچہ مضارع کی فرع ہیں مگر امر کے ساتھ معنے کے لحاظ سے ان کو ایک خصوصیت ہے اس لئے ان دونوں کا بیان امر کے بعد کیا جائے گا۔

سبق نمبر (۱۲)

نفی تاکید بَلَن جب مضارع پر حرف لَنْ آتا ہے تو واحد مذکر غائب۔ واحد مونث غائب واحد مذکر حاضر۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر کے پانچوں صیغوں کے آخر کو نصب دیتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے لیکن جمع مؤنث غائب اور حاضر کے دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا۔

نفی جحد بَلَمْ لَمْ جب مضارع پر آتا ہے تو ان تمام صیغوں کو جزم دیتا ہے جن کو حرفِ لَنْ نے نصب دیا تھا۔ اگر ان صیغوں کے آخر میں حرفِ علت* ہو تو گر جاتا ہے جیسے لَمْ یَدْعُ۔ لَمْ یَرْمِ۔ لَمْ یَخْشَ کہ تینوں جگہ مضارع کا اصل صیغہ یَدْعُوْ۔ یَرْمِیْ۔ یَخْشٰی تھا۔ لَمْ کے آنے سے حرفِ علت گر گیا۔ باقی صیغوں میں لَمْ کا عمل بعینہٖ لَنْ کا سا ہوتا ہے۔

اکثر تو لام مفتوح آتا ہے مگر کبھی "اِمَّا" بھی آ جاتا ہے۔ جیسے اِمَّا یَبْلُغَنَّ اِمَّا تَرَیِنَّ۔

---

* حرف علت تین ہیں۔ واؤ۔ الف۔ یا۔ ان کے مفصل احکام بابِ التعلیل میں دیکھو۔

بحث نفی تاکید بلن فعل مضارع معروف		بحث نفی جحد بلم فعل مضارع معروف	
گردان	عمل لن	گردان	عمل لم
لَنْ یَّفْعَلَ	نصبِ آخر	لَمْ یَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ یَّفْعَلَا	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ یَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ یَّفْعَلُوْا	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ یَفْعَلُوْا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ یَّفْعَلْنَ	×	لَمْ یَفْعَلْنَ	×
لَنْ تَفْعَلَ	نصبِ آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلُوْا	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ تَفْعَلُوْا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلِی	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ تَفْعَلِی	مثل لن
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نونِ اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلْنَ	×	لَمْ تَفْعَلْنَ	×
لَنْ اَفْعَلَ	نصبِ آخر	لَمْ اَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ نَّفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ نَفْعَلْ	جزم آخر

تنبیہ مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے۔ دیکھو۔

نفی تاکید بلن مجہول ۔ لَنْ یُّفْعَلَ ۔ لَنْ یُّفْعَلَا ۔ لَنْ یُّفْعَلُوْا ۔ لَنْ تُفْعَلَ لَنْ تُفْعَلَا ۔ لَنْ یُّفْعَلْنَ + الخ

نفی جحد بلم مجہول :- لَمْ یُفْعَلْ ۔ لَمْ یُفْعَلَا ۔ لَمْ یُفْعَلُوْا لَمْ تُفْعَلْ ۔ لَمْ تُفْعَلَا ۔ لَمْ یُفْعَلْنَ + الخ

سبق نمبر (۱۳)

نون تاکید کا بیان

نون تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نون ثقیلہ جو مشدّد ہوتا ہے دوسرا نون خفیفہ جو ساکن ہوتا ہے۔ ان دونوں کے احکام حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱) نونِ ثقیلہ کے احکام | نون ثقیلہ مضارع کے سب صیغوں کے ساتھ آتا ہے اور اس کے آنے سے ساتوں نونِ اعرابی گر جاتے ہیں۔ جمع مذکر غائب وحاضر کے صیغوں سے واؤ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے یؔ بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ جمع مؤنث غائب وحاضر کے نون کے پیچھے الف فاصل لایا جاتا ہے تاکہ نونِ ضمیر اور نونِ ثقیلہ کے اجتماع سے (جو تین نون ہو جاتی ہیں) ثقل نہ واقع ہو +

نونِ ثقیلہ کا ماقبل چار تثنیوں اور دو جمع مؤنث غائب وحاضر میں الف ساکن ہوتا ہے۔ جمع مذکر غائب وحاضر میں مضموم اور واحد مؤنث حاضر میں مکسور۔ اور باقی پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ نون ثقیلہ اگر الف کے بعد واقع ہو تو مکسور ہوگا ورنہ مفتوح +

(۲) نونِ خفیفہ کے احکام | نونِ خفیفہ ان صیغوں میں آتا ہے جہاں.... نونِ ثقیلہ کے پہلے الف نہ ہو (کیونکہ اس قسم کے دو ساکنوں کا اجتماع کلام عرب میں دشوار ہے) اور وہ آٹھ صیغے ہیں۔ ان مقامات پر.... نونِ خفیفہ کے ماقبل کا حال مثل نون ثقیلہ کے ہوتا ہے +

فائدہ

نونِ ثقیلہ اور خفیفہ (دونوں) سے مضارع کے معنوں میں تاکید پیدا ہونے کے سوا لفظوں میں بھی کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ چنانچہ اگلے صفحہ کی گردانوں سے بخوبی واضح ہوگا +

بحث مضارع معروف بالام تاکید و نونِ ثقیلہ		بحث مضارع معروف بالام تاکید و نونِ خفیفہ	
گردان	تغیرّ ابا عث نونِ ثقیلہ	گردان	تغیرّ ابا عث نونِ خفیفہ
لَیَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر (وہ ضرور کرے گا)	لَیَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ (وہ ضرور کریگا)
لَیَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَیَفْعَلُنَّ	سقوطِ نونِ اعرابی و و	لَیَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَیَفْعَلْنَانِّ	زیادت الف فاصل	×	×
لَتَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَتَفْعَلُنَّ	سقوطِ نونِ اعرابی و و	لَتَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلِنَّ	سقوطِ نونِ اعرابی و ی	لَتَفْعَلِنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَتَفْعَلْنَانِّ	زیادت الف فاصل	×	×
لَاَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَاَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَنَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَنَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ

تنبیہ ۔ مجہول کی گردان معروف کی طرح ہوتی ہے دیکھو:-

مجہول با نونِ ثقیلہ | لَیُفْعَلَنَّ ۔ لَیُفْعَلَانِّ ۔ لَیُفْعَلُنَّ ۔ لَتُفْعَلَنَّ ۔ لَتُفْعَلَانِّ ۔ لَیُفْعَلْنَانِّ ۔ الخ

مجہول با نونِ خفیفہ | لَیُفْعَلَنْ × لَیُفْعَلُنْ × لَتُفْعَلَنْ الخ

تغیراتِ مضارع کی مشق *

امثلۂ ذیل میں مضارع کی حرکتِ عین کو مدنظر رکھو اور مضارع کے لفظی تغیرات سے معنے میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس پر غور کرو۔ اور ہر ایک فعل کی پوری گردان کر جاؤ۔

یَفْعَلُ کی مثالیں:۔ لَنْ یَّذْهَبَ۔ لَمْ یَذْهَبْ۔ لَیَذْهَبَنَّ۔ لَیَذْهَبَنْ
لَنْ یَّفْتَحَ۔ لَمْ یَفْتَحْ۔ لَیَفْتَحَنَّ۔ لَیَفْتَحَنْ
لَنْ یَّشْرَبَ۔ لَمْ یَشْرَبْ۔ لَیَشْرَبَنَّ۔ لَیَشْرَبَنْ
لَنْ یَّسْمَعَ۔ لَمْ یَسْمَعْ۔ لَیَسْمَعَنَّ۔ لَیَسْمَعَنْ

یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ کی جو مثالیں سبق ۶ میں مذکور ہوئی ہیں۔ طریق بالا کے موافق پہلے ہر ایک کے معنی بیان کرو۔ اور پھر گردانیں کر جاؤ۔

سوالات:۔(۱) لَنْ یَّذْهَبْنَ۔ لَنْ نَشْرَبَنَّ۔ لَنْ اَسْمَعَ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟ (۲) لَمْ تَجْلِسُوْ۔ لَمْ تَضْرِبِیْ۔ لَمْ تَدْخُلِیْ۔ اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی؟

(۳) لَیَحْسِبَنَّ۔ لَتَحْسِبُنَّ۔ لَیَحْسِبْنَآنِّ میں مضارع پر نون ثقیلہ نے کیا اثر کیا ہے؟

(۴) لَا تَنْصُرَنْ۔ لَیَأْکُلُنَّ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو:۔

• وہ شخص کبھی نہیں مارے گا۔ تم کبھی نہیں بیٹھو گے۔ ہم دو عورتوں سے نہیں سنا۔ تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔ میں البتہ ضرور پیوں گا *

فائدہ:۔ امثلۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ نون تاکید کے پہلے لام یا اِمَّا کے آنے سے کس قسم کی تاکید کلام میں پیدا ہوتی ہے۔

وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ ذٰلِكَ (خدا کی قسم میں ضرور ہی یہ کام کروں گا) *

لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ (البتہ ہم اسکو پیشانی کے بالوں سے گھسیٹیں گے)*

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ (اگر تیرے سامنے اچھی طرح بڑھاپے کو پہنچے)

لہ لَنَسْفَعًا اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا۔ نون خفیفہ الف کی شکل میں لکھا گیا *

سبق نمبر (۱۴)

امر کا بیان

امر حاضر معروف امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع حاضر معروف سے بنتے ہیں۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کریں اور دیکھیں۔

(۱) اگر علامتِ مضارع کا مابعد متحرک ہے تو آخر کو جزم دیں جیسے تَعِدُ سے عِدْ۔

(۲) اگر مابعد ساکن ہے تو ہمزۂ وصل[1] ابتداء میں زیادہ کریں اور آخر کو جزم دیں پھر عین کلمے کو دیکھیں اگر مضموم ہو تو ہمزۂ وصل مضموم ہوگا۔ جیسے۔ تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزۂ وصل مکسور ہوگا جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔ اور تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ۔ نونِ اعرابی ساقط ہو جائیگا۔ اور نونِ ضمیر اپنی حالت پر رہیگا۔ اگر آخر میں حرفِ علت ہو تو وہ بھی گر جائیگا جیسے تَدْعُوْا سے اُدْعُ تَرْمِیْ سے اِرْمِ۔ تَخْشٰی سے اِخْشَ ◆

امر غائب و متکلم معروف بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل نہیں بلکہ در حقیقت ایک دوسرا تام مضارع یہ لامِ امر کا ہے۔ لامِ امر مضارع غائب و متکلم معروف کے آٹھ صیغوں سے خاص ہے جو صیغہ ہائے واحد کو جزم دیتا ہے نونِ اعرابی کے سقوط اور نونِ ضمیری کی قائمی میں مثل لَمْ کے عمل کرتا ہے۔ جیسے یَنْصُرُ سے لِیَنْصُرْ

امر مجہول امر مجہول چودہ صیغوں سے آتا ہے اور مضارع مجہول پر لامِ امر کے لگانے سے بن جاتا ہے۔ پس تُنْصَرُ سے لِتُنْصَرْ امر حاضر مجہول ہوگا۔ اور یُنْصَرُ سے لِیُنْصَرْ امر غائب مجہول ◆

نونِ تاکید امر معروف و مجہول کے آخر میں نونِ ثقیلہ و خفیفہ دونوں لاحق ہوتے ہیں۔ امر حاضر معروف بے لام آتا ہے اور باقی باللام مکسور، جیسے اُنْصُرَنَّ۔ اُنْصُرَنْ۔ لِیَنْصُرَنَّ۔ لِیَنْصُرَانِّ ◆

---

[1] ہمزۂ وصل وہ الف ہے جو درج کلام میں ساقط ہو جائے

	گردان	معنے		گردان	معنے
بحث امر حاضر معروف	اِفْعَلْ	تو کر (ایک مرد)	بحث امر حاضر مجہول	لِتُفْعَلْ	چاہیے کہ تو کیا جائے
	اِفْعَلَا	تم کرو (دو مرد)		لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ تم کئے جاؤ
	اِفْعَلُوْا	تم کرو (سب مرد)		لِتُفْعَلُوْا	چاہیے کہ تم سب کئے جاؤ
	اِفْعَلِیْ	تو کر (ایک عورت)		لِتُفْعَلِیْ	چاہیے کہ تو کی جائے
	اِفْعَلَا	تم کرو دو عورتیں		لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ تم دو کی جاؤ
	اِفْعَلْنَ	تم کرو (سب عورتیں)		لِتُفْعَلْنَ	چاہیے کہ تم سب کی جاؤ
بحث امر غائب و متکلم معروف	لِیَفْعَلْ	اس ایک مرد کو کرنا چاہیے	بحث امر غائب و متکلم مجہول	لِیُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ کیا جائے
	لِیَفْعَلَا	ان دو مردوں کو کرنا چاہیے		لِیُفْعَلَا	چاہیے کہ وہ دو کئے جائیں
	لِیَفْعَلُوْا	ان سب مردوں کو " "		لِیُفْعَلُوْا	چاہیے کہ وہ سب کئے جائیں
	لِتَفْعَلْ	اس ایک عورت کو "		لِتُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ کی جائے
	لِتَفْعَلَا	ان دو عورتوں کو "		لِتُفْعَلَا	چاہیے کہ وہ دو کی جائیں
	لِیَفْعَلْنَ	ان سب " " "		لِیُفْعَلْنَ	چاہیے کہ وہ سب کی جائیں
	لِاَفْعَلْ	مجھ ایک مرد کو کرنا چاہیے (یا) مجھ ایک عورت کو " "		لِاُفْعَلْ	چاہیے کہ میں کیا جاؤں (یا) چاہیے کہ میں کی جاؤں
	لِنَفْعَلْ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو کرنا چاہیے		لِنُفْعَلْ	چاہیے کہ ہم کئے جائیں یا چاہیے کہ ہم کی جائیں

امر حاضر
بالنون ثقیلہ - اِفْعَلَنَّ - اِفْعَلَانِّ - اِفْعَلُنَّ - اِفْعَلِنَّ - اِفْعَلَانِّ - اِفْعَلْنَانِّ
بالنون خفیفہ - اِفْعَلَنْ - اِفْعَلُنْ - اِفْعَلِنْ +

امر غائب
بالنون ثقیلہ لِیَفْعَلَنَّ - لِیَفْعَلَانِّ - لِیَفْعَلُنَّ - لِتَفْعَلَنَّ - لِتَفْعَلَانِّ - لِیَفْعَلْنَانِّ - لِاَفْعَلَنَّ - لِنَفْعَلَنَّ +
بالنون خفیفہ لِیَفْعَلَنْ - لِیَفْعَلُنْ - لِتَفْعَلَنْ - لِاَفْعَلَنْ - لِنَفْعَلَنْ

سبق نمبر (۱۵)

نہی کا بیان

نہی کوئی مستقل فعل نہیں۔ بلکہ در حقیقت وہ فعل مضارع ہے جس کے پہلے لاء نہی لگایا جائے۔ لاء آخر مضارع کو جزم دیتا ہے۔ نونِ اعرابی کے سقوط اور نونِ ضمیر کی قائمی میں "لم" کا سا عمل کرتا ہے۔ نہی معروف ہو یا مجہول دونوں میں یہ قاعدہ یکساں مؤثر ہے۔ گردان یوں آئے گی:۔

نہی حاضر معروف			نہی حاضر مجہول		
	لَا تَفْعَلْ	تو نہ کر (ایک مرد)		لَا تُفْعَلْ	چاہیے کہ تو نہ کیا جائے (ایک مرد)
	لَا تَفْعَلَا			لَا تُفْعَلَا	
	لَا تَفْعَلُوْا			لَا تُفْعَلُوْا	
	لَا تَفْعَلِیْ			لَا تُفْعَلِیْ	
	لَا تَفْعَلَا			لَا تُفْعَلَا	
	لَا تَفْعَلْنَ			لَا تُفْعَلْنَ	
نہی غائب و متکلم معروف			**نہی غائب و متکلم مجہول**		
	لَا یَفْعَلْ	(اس کو) نہیں کرنا چاہیے		لَا یُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ نہ کیا جائے (ایک مرد)
	لَا یَفْعَلَا			لَا یُفْعَلَا	
	لَا یَفْعَلُوْا			لَا یُفْعَلُوْا	
	لَا تَفْعَلْ			لَا تُفْعَلْ	
	لَا تَفْعَلَا			لَا تُفْعَلَا	
	لَا یَفْعَلْنَ			لَا یُفْعَلْنَ	
	لَا اَفْعَلْ			لَا اُفْعَلْ	
	لَا نَفْعَلْ			لَا نُفْعَلْ	

فائدہ:۔ نہی کے تمام صیغوں پر نون ثقیلہ اور خفیفہ دونوں آتے ہیں۔

اَمر و نَہی کی مشق

امرِ حاضر کی مشق امر با ہمزہ وصل کا تیسرا حرف حرکت میں مضارع کے حرف ثالث کا تابع ہوتا ہے یعنی مفتوح کے ساتھ مفتوح. مکسور کے ساتھ مکسور اور مضموم کے ساتھ مضموم سبق ۱۲ کے احکام کو مدِ نظر رکھ کر امثلۂ ذیل کی گردان کرو :-

یَفْعَلُ کی مثالیں :- اِذْهَبْ (جا) اِفْتَحْ (کھول) اِشْرَبْ (پی) اِسْمَعْ (سُن)
یَفْعِلُ کی مثالیں :- اِجْلِسْ (بیٹھ) اِضْرِبْ (مار) اِغْسِلْ (دھو) اِحْسِبْ
یَفْعُلُ کی مثالیں :- اُدْخُلْ (اندر آ) اُنْصُرْ (مدد کر) اُكْرُمْ (بزرگ ہو) اُقْرُبْ

امر غائب و نہی کی مشق ان دو فعلوں میں حرف آخر کے سوا باقی تمام حرفوں کے حرکات وہی رہیں گے جو مضارع میں تھے ۔امثلۂ ذیل پر غور کرو :-

امر غائب کی مثالیں :- لِيَفْتَحْ (چاہیئے کہ وہ کھولے) لِيَغْسِلْ (چاہیئے کہ وہ دھوئے)
نہی حاضر کی مثالیں :- لَا تَذْهَبْ (مت جا) لَا تَجْلِسْ (مت بیٹھ) لَا تَنْصُرْ (مت مدد کر)
نہی غائب کی مثالیں :- لَا يَفْتَحْ (اسکو نہ کھولنا چاہیئے) لَا يَغْسِلْ (اسکو نہ دھونا چاہیئے)

سوالات :- (۱) اِذْهَبُوْا - اِضْرِبِیْ - اُنْصُرَانِ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟
(۲) لَا تَسْمَعْ اور لَا تَسْمَعُ فعل کی کیا قسمیں ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟
(۳) لَيَنْصُرَنَّ اور لِيَنْصُرَنَّ میں کیا فرق ہے؟
(۴) اس فقرے کے معنے کرو اور جو فعل اس میں واقع ہوئے ہیں انکو بیان کرو۔
ۃ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا - اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۔

(۵) عربی میں ترجمہ کرو :-

تم دو عورتیں مارو - چاہیئے کہ وہ دو عورتیں ماریں - تم مت دھوؤ - چاہیئے کہ وہ نہ دھوئے - تم سب مرد بزرگ ہو جاؤ ۔

ۃ کسی قوم کی دشمنی تمہارے لیے بے انصافی کا باعث نہ ہو - انصاف کرو - کیونکہ وہ پرہیزگاری کے بہت نزدیک ہے ۔

سبق نمبر (۱۶)

اسم کی بحث

اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد

مصدر:- وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ نکلیں اور اُس کے ترجمے کے آخر میں "نا" آئے۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا)، قَتْلٌ (مار ڈالنا) +

مشتق:- وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طور پر نکلے کہ مصدر کے معنے اور اصلیت اُس میں باقی رہے۔ صرف اس کی صورت ایک نئی پیدا ہو جائے جس طرح برتن اور زیورات چاندی سے بنتے ہیں جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا) کہ مصدر ضَرْبٌ سے نکلے ہیں +

جامد:- وہ اسم ہے کہ نہ اس سے کوئی کلمہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمہ سے نکلا ہو جیسے فَرَسٌ (گھوڑا)

تنبیہ:- الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے مصدر اس کا مستحق ہے کہ پہلے اسکی بحث شروع ہوتی مگر سہولت اس امر کی مقتضی ہے کہ پہلے اسمائے مشتقہ کا بیان کیا جائے۔ اس واسطے کہ ان کو فعل سے مناسبت خاص ہے اور ضمیمہ افعال کہلاتی ہیں

اسم مشتق کی بحث

اسمائے مشتقہ تعداد میں چھ ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفتِ مشبہ (۴) اسم تفضیل (۵) اسم آلہ (۶) اسم ظرف +

ان اسماء کو فعل سے ایک خاص تعلق ہے مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْراً (زید نے بکر کو مارا) اس میں ضَرَبَ کے تعلق سے زید ضَارِبٌ کہلائے گا۔ بکر۔ مَضْرُوْبٌ۔ جس آلہ سے ضرب لگائی گئی ہے وہ مِضْرَبٌ جس جگہ اور جس وقت فعل کا وقوع ہوا ہے وہ مَضْرِبٌ پس ضَارِبٌ اسم فاعل ہے اور مَضْرُوْبٌ اسم مفعول مِضْرَبٌ اسم آلہ مَضْرِبٌ اسم ظرف صفتِ مشبہ اور اسم تفضیل ایک طرح سے تو اسم فاعل ہی ہیں مگر ان میں اسم فاعل کی نسبت کچھ خصوصیتیں سوا پائی جاتی ہیں جیسا کہ اپنے اپنے موقع پر اُن کے حالات سے معلوم ہوگا +

سبق نمبر (۱۷)

اسمِ فاعل کا بیان

اسمِ فاعل:- وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ قائم ہو جیسے ضَارِبٌ یعنی وہ شخص جس سے ضرب صادر ہوئی۔ یہ اسم مادہ^ہ کے پہلے حرف کے بعد الف زیادہ کرنے اور دوسرے حرف کو کسرہ دینے سے بنتا ہے حرفِ آخر کو تنوین اور تثنیہ و جمع کی حالت میں علامت تثنیہ و جمع لاحق ہوتی ہے۔ تین صیغے مذکر، اور تین مؤنث کیواسطے مقرر ہیں۔ گردان یوں آتی ہے۔

		صیغہ مؤنث			صیغہ مذکر
ایک کرنیوالی	فَاعِلَةٌ		ایک کرنیوالا	فَاعِلٌ	
دو کرنے والیاں	فَاعِلَتَانِ		دو کرنیوالے	فَاعِلَانِ	
سب کرنیوالیاں	فَاعِلَاتٌ		سب کرنیوالے	فَاعِلُوْنَ	

اسمِ مفعول کا بیان

اسمِ مفعول - وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَضْرُوْبٌ یعنی وہ شخص جس پر ضَرْبٌ واقع ہوئی۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح اور دوسرے حرف کے بعد واؤ زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ اس زیادتی سے مادہ کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا مضموم ہو جاتا ہے اور آخر کو تنوین اور علامت تثنیہ و جمع لاحق ہوتی ہے۔ اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے بھی چھ صیغے ہیں اور گردان یوں کی جاتی ہے۔

		صیغہ مؤنث			صیغہ مذکر
کی ہوئی	مَفْعُوْلَةٌ		کیا ہوا	مَفْعُوْلٌ	
دو کی ہوئیں	مَفْعُوْلَتَانِ		دو کیے ہوئے	مَفْعُوْلَانِ	
سب کی ہوئیں	مَفْعُوْلَاتٌ		سب کیے ہوئے	مَفْعُوْلُوْنَ	

^ہ مادہ لفظ کے ماخذ کو کہتے ہیں یعنی جس سے لفظ نکلا ہے جیسے ضَرْبٌ مادہ ہے ضَارِبٌ کا۔ اکثر تو مصدر ہی اپنے مشتقات کا مادہ ہوتا ہے مگر کبھی اسم جامد بھی دوسرے کلمے کا مادہ ہو جاتا ہے جیسے بَقَّالٌ کہ اس کا مادہ بَقْلَةٌ ہے۔ مادہ میں تصرف کرنے سے اس کی اصلی حرکات میں تغیر واقع ہوتا ہے جیسے فَاعِلٌ اور مَفْعُوْلٌ وغیرہ کہ پہلی جگہ ع مکسور اور دوسری جگہ ع مضموم ہے۔

اسم فاعل کی مشق :۔ امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور ہر ایک کا مادہ بتاؤ:۔
فَاتِحٌ (کھولنے والا) جَالِسٌ (بیٹھنے والا) اٰکِلٌ (کھانے والا) ذَاهِبٌ (جانیوالا) سَامِعٌ (سننے والا) عَالِمٌ (جاننے والا) شَارِبٌ (پینے والا) شَاهِدٌ (گواہی دینے والا)

اسم مفعول کی مشق :۔ امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور بتاؤ کہ یہ کس لفظ سے بنے ہیں :۔ مَفْتُوحٌ (کھولا ہوا) مَأْكُولٌ (کھایا ہوا) مَسْمُوعٌ (سنا ہوا) مَعْلُومٌ (جانا ہوا) مَشْرُوبٌ (پیا ہوا) مَشْهُودٌ (گواہی دیا ہوا) مَنْصُورٌ (مدد کیا ہوا) مَجْهُولٌ

تنبیہ :۔ فَاعِلٌ اور مَفْعُولٌ کے علاوہ فَعِيلٌ اور فَعُولٌ دو اوزان مشترک بھی آتے ہیں جو کبھی اسم فاعل اور کبھی اسم مفعول کے معنے دیتے ہیں چنانچہ فَعِيلٌ کے وزن پر اسم فاعل سَمِيعٌ (سننے والا) اور اسم مفعول جَرِيحٌ (زخمی) آتا ہے اسی طرح فَعُولٌ کے وزن پر اسم فاعل بَتُولٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی) اور اسم مفعول رَسُولٌ (بھیجا ہوا)
ماضی مضموم العین اور نیز ان فعلوں سے جن کے فاعل میں معنے ثبوت کے ملحوظ ہوں اسم فاعل نہیں آتا بلکہ صفت کا صیغہ "فَعِيلٌ" کے وزن پر آتا ہے (دیکھو بحث صفتِ مشبّہ) اور لازم فعلوں سے اسم مفعول بالکل نہیں آتا +

[۱] ضمیریں تعداد میں چودہ ہیں +

مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
هُوَ هُمَا هُمْ	هِيَ هُمَا هُنَّ	اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ	اَنْتِ. اَنْتُمَا. اَنْتُنَّ	اَنَا نَحْنُ

سوالات :۔ (۱) ذَاهِبَانِ۔ شَارِبُوْنَ۔ مَأْكُولَةٌ کیا صیغے ہیں ؟
(۲) اَنَا عَالِمٌ۔ اَنْتُمْ مَنْصُوْرُوْنَ۔ هُنَّ جَالِسَاتٌ کے معنی بیان کرو ؟
(۳) عربی میں ترجمہ کرو :۔
وہ عورتیں اندر آنے والیاں۔ تم سب مرد سننے والے۔ ہم مدد کئے ہوئے تم سب عورتیں پینے والیاں۔ دو مرد جانیوالے۔ میں مدد کیا ہوا +

---

[۱] **ضمیروں کا استعمال** :۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے مندرجہ بالا ضمیریں لگانے سے صیغے کے معنی غائب یا مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص ہوجاتے ہیں +

سبق نمبر (۱۸)
صفتِ مشبّہ کا بیان

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اُس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنے بطور ثبوت یعنی پائداری کے پائے جائیں۔ جیسے جَمِیْلٌ وہ شخص ہے جس میں خوبصورتی بطور پائداری کے قائم ہے ؛

اسم فاعل اور صفتِ مشبّہ میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفتِ مشبّہ میں صفت پائدار۔ پس ضَارِبٌ کوئی شخص اُس وقت کہلائے گا جبکہ ضَرْبٌ کی صفت اُس سے صادر ہو اور جَمِیْلٌ وہ جس میں جمال کی صفت ہر وقت پائی جائے ؛

صفت مشبّہ کے اوزان بہت ہیں مگر کوئی قاعدہ کُلّیہ اُن کے واسطے مقرر نہیں۔ مادہ کے دوسرے حرف کے بعد کبھی یؔ کبھی وؔ کبھی آ زیادہ کیا جاتا ہے جیسے شَرِیْفٌ (بھلا آدمی) وَقُوْرٌ (صاحب وقار) شُجَاعٌ (دلیر) کبھی مادہ قائم رہتا ہے اور صرف حرکات میں تغیر ہوتا ہے جیسے صَعْبٌ (دشوار) جُنُبٌ (ناپاک) صِفْرٌ (خالی) ؛

صفت مشبّہ عام طور پر مفصّلہ ذیل فعلوں سے اسطرح مشتق ہوتی ہے

(۱) ماضی مکسور العین سے فَعِلٌ کے وزن پر بشرطیکہ اُن میں رنگ یا عیب یا حلیہ کے معنی نہ پائے جائیں جیسے فَرِحَ سے فَرِحٌ (خوش)

(۲) ماضی مضموم العین سے فَعِیْلٌ کے وزن پر جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ

(۳) ماضی مفتوح العین سے فَعْلٌ کے وزن پر جیسے حَقٌّ (درست) کہ اصل میں حَقْقٌ تھا ؛

پہلی قسم سے صفت کا صیغہ بیشتر آتا ہے۔ دوسری قسم سے کم اور تیسری قسم سے کم تر ؛

(۴) جو افعال رنگ یا عیب ظاہری یا حلیہ کے معنے رکھتے ہوں اُن سے مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے اَحْمَرُ (مرد سرخ رنگ) حَمْرَاءُ (عورت سرخ رنگ) اَعْوَرُ (کانا مرد) عَوْرَاءُ

(کالی عورت) اَعْیَنُ (مرد فراخ چشم) عَیْنَاءُ (عورت فراخ چشم) +
پہلی مثال رنگ دوسری مثال عیب اور تیسری مثال حلیہ کی ہے +
(۵) جو صفات عارضی ہیں جیسے بھوک. پیاس یا اُن کی ضد ان سے صفت مذکر فَعْلَانُ کے وزن پر آتی ہے اور صفت مؤنث فَعْلیٰ کے وزن پر۔ جیسے جَوْعَانُ (بھوکا مرد) جَوْعیٰ (بھوکی عورت) عَطْشَانُ (پیاسا مرد) عَطْشیٰ (پیاسی عورت) +

صفت مشبّہ سے چھ صیغے آتے ہیں اور اسم فاعل کی طرح اُن کے آخر میں علامتیں لگائی جاتی ہیں مگر اَفْعَلُ کے آخر میں تنوین نہیں آتی اور نیز اس کے صیغۂ مؤنث کا ہمزہ تثنیہ بنانے میں واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے حَمْرَاوٗ حَمْرَاوَانِ اور مذکر و مؤنث دونوں کی جمع حُمْرٌ آئے گی +

تنبیہ:- غائب و مخاطب و متکلم کی تعیین کے واسطے جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے ضمیریں لگائی جاتی تھیں ویسی ہی صفت مشبّہ کے ساتھ لگائی جاتی ہیں جیسے ھُوَ سَیِّدٌ - اَنْتَ اَحْمَرُ - اَنَا جَوْعَانُ +

سوالات

(۱) سَلِیْمٌ اور فَرِحٌ کی گردان کرو؟
(۲) شَرِیْفٌ - حَسَنَاتٌ - حَمْرَاءُ کیا کیا صیغے ہیں؟
(۳) اَنْتَ شُجَاعٌ - ھُمَا سَلِیْمَتَانِ - نَحْنُ حَسَنُوْنَ کے معنی بیان کرو؟

عربی میں ترجمہ کرو؟

(۴) وہ ناپاک مرد - تو ایک خوبصورت عورت -
ہم دو بہادر آدمی - وہ سب سرخ عورتیں -
تو بھوکا مرد - میں پیاسی عورت -

سبق نمبر (۱۹)

مبالغے کے اوزان

جب فاعل میں مصدری معنے کی زیادتی پائی جائے اس کو مبالغہ کہتے ہیں جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) یہ لفظ مادہ میں کبھی حرف کے مکرر لانے اور کبھی یٰ یا وٗ یا الف کے زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ اس کے اوزان بھی سماعی ہیں اور کثیر الاستعمال یہ ہیں:-

فِعِّلٌ۔ فِعِیلٌ۔ فَعُولٌ۔ حَذِرٌ (بڑا بچنے والا) عَلِیمٌ (بہت جاننے والا) اَکُولٌ (بہت کھانے والا) فَعَّالٌ۔ فُعَّالٌ۔ فِعِّیلٌ۔ سَفَّاکٌ (بڑا خونریز) کُبَّارٌ (بہت بزرگ) صِدِّیقٌ (بہت سچا) مِفْعَلٌ۔ مِفْعَالٌ۔ مِفْعِیلٌ۔ مِجْزَمٌ (بہت کاٹنے والا) مِنْعَامٌ (بہت انعام دینے والا) مِنْطِیقٌ (بہت بولنے والا) فُعَالٌ۔ فَاعُولٌ۔ فُعَلَۃٌ۔ عُجَابٌ (بہت عجیب) فَارُوقٌ (بہت فرق کرنے والا) ضُحَکَۃٌ (جس کی ہنسی کی عادت ہو) فَعُّولٌ۔ فُعُّولٌ۔ فُعَّلٌ۔ قَیُّومٌ (بہت قیام کرنے والا) قُدُّوسٌ (بہت پاک) قُلَّبٌ (بہت پلٹنے والا)۔

(۱) اوزان مبالغہ میں تذکیر و تانیث کا کچھ فرق نہیں ہوتا۔ مگر کبھی زیادتی مبالغہ کے لئے آخر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں جیسے رَجُلٌ عَلَّامَۃٌ وَ امْرَأَۃٌ عَلَّامَۃٌ (بہت زیادہ جاننے والا۔ خواہ مرد ہو یا عورت)۔

(۲) جب فَعِیلٌ بمعنی فاعل اور فَعُولٌ بمعنی مفعول کے ہو تو اس وقت تذکیر و تانیث میں تفریق کی جاتی ہے جیسے ھُوَ عَلِیمٌ۔ ھِیَ عَلِیمَۃٌ۔ جَمَلٌ حَمُولٌ۔ نَاقَۃٌ حَمُولَۃٌ۔

(۳) اہل حرفہ اور پیشہ وروں کیلئے فَعَّالٌ کا وزن خاص ہے۔ جیسے خَیَّاطٌ (درزی) حَجَّامٌ (پچھنے لگانے والا) بَزَّازٌ (پارچہ فروش) بعض اوقات یہ وزن اسم جامد سے بھی بنایا جاتا ہے جیسے بَقَّالٌ کہ بَقْلَۃٌ سے نکلتا ہے جس کے معنی ساگ پات کے ہیں ایسا ہی جَمَّالٌ (شتربان) کہ جَمَلٌ سے بنا ہے جس کے معنی اونٹ کے ہیں۔

اسم تفضیل کا بیان +

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس میں اوروں کی نسبت مصدری معنے کی زیادتی پائی جائے جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنے خدا سب سے بزرگ ہے۔

مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ مبالغہ میں یہ زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں بمقابلہ دوسرے کے جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنیوالا) اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور "اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ" بہت مارنیوالا بہ نسبت زید کے)
اسم تفضیل کا مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر اور صیغہ مؤنث فُعْلیٰ کے وزن پر آتا ہے اور اس کے آخر کبھی تنوین نہیں آتی۔ اور گردان اسکی یوں ہوگی +

اَفْعَلُ (واحد مذکر) اَفْعَلَانِ (تثنیہ مذکر) اَفْعَلُوْنَ (جمع مذکر) اَفَاعِلُ (جمع مذکر)
فُعْلیٰ (واحد مؤنث) فُعْلَیَانِ (تثنیہ مؤنث) فُعْلَیَاتٌ (جمع مؤنث) فُعَلٌ (جمع مؤنث)

فائدہ:۔ اسم تفضیل ہمیشہ فاعل کے معنے دیا کرتا ہے جیسے "اَنْصَرُ" (بہت مدد دینے والا) مگر کبھی اسم مفعول کے واسطے بھی آجاتا ہے جیسے اَشْهَرُ (بہت مشہور)۔ اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) +

تنبیہ:۔ الوان اور عیوب سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ پس اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اَعْوَرُ (کانا) اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبّہ ہیں۔

سوالات:۔ (۱) ضَرَبَ۔ سَمِعَ۔ قَرُبَ سے اسم تفضیل کی گردان کرو۔ (۲) عَلِیْمٌ اور قَتِیْلٌ کیا صیغے ہیں اور ان کے صیغے مذکر و مؤنث میں کس طرح تمیز کی جاتی ہے؟

(۳) اَکْبَرُ اور اَحْمَرُ میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغہ مؤنث کس وزن پر آئے گا؟ (۴) عربی میں ترجمہ کرو؟

وہ (مرد) بہت مددگار + زید سے زیادہ مارنے والا ایک مرد۔ میں (عورت) بہت نزدیک۔ تم (مرد) بہت دور۔ وہ سب بزرگ عورتیں +

سبق نمبر (۲۰)

اسمِ آلہ کا بیان

اسمِ آلہ:- وہ اسم مشتق ہے کہ جو اس چیز کو بتلائے جو کام کرنے کا ذریعہ ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میم مکسور بڑھانے سے بنتا ہے اور اس کے تین وزن ہیں جن میں مذکر و مونث کی کچھ تفریق نہیں ۔

(۱) مِفْعَلٌ جیسے مِخْیَطٌ (سینے کا ذریعہ یعنی سوئی)
(۲) مِفْعَلَۃٌ جیسے مِرْوَحَۃٌ (ہوا دینے کا ذریعہ یعنی پنکھا)
(۳) مِفْعَالٌ جیسے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا ذریعہ یعنی چابی)

ان تینوں کی گردان یوں آتی ہے

واحد		تثنیہ		جمع
مِفْعَلٌ	واحد	مِفْعَلَانِ	تثنیہ	مَفَاعِلُ
مِفْعَلَۃٌ		مِفْعَلَتَانِ		مَفَاعِیْلُ
مِفْعَالٌ		مِفْعَالَانِ		جمع

اسمِ ظرف کا بیان

اسمِ ظرف:- وہ اسم مشتق ہے جو اس زمان پر یا مکان پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح بڑھانے سے بنتا ہے جیسے مَضْرِبٌ وہ وقت یا جگہ جس میں ضرب واقع ہو اس کے دو وزن ہیں مَفْعَلٌ (بفتح عین) اور مَفْعِلٌ (بکسرِ عین) گردان یوں آتی ہے۔ مَفْعَلٌ۔ مَفْعَلَانِ۔ مَفَاعِلُ (جمع کا وزن اسمِ آلہ اور اسمِ ظرف میں مشترک ہے) ۔

عین کلمے کی حرکات اسمِ ظرف مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے بفتح عین آتا ہے اور مضارع مکسور العین سے بکسرِ عین۔ صرف بارہ لفظ مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس مکسور العین آئے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے

(۱) مَنْسِکٌ (قربان گاہ) (۲) مَجْزِرٌ (مذبح شتراں، کمیلہ) (۳) مَنْبِتٌ (اگنے کی جگہ) (۴) مَطْلِعٌ (جائے طلوعِ آفتاب) (۵) مَشْرِقٌ (آفتاب نکلنے کی جگہ) (۶) مَغْرِبٌ (آفتاب غروب ہونے کی جگہ) (۷) مَفْرِقٌ (مانگ) (۸) مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ) (۹) مَسْکِنٌ (رہنے کی جگہ) ۔

(۱۰) مَرفِق (کہنی رکھنے کی جگہ) (۱۱) مَسجِد (مسلمانوں کی عبادت گاہ) (۱۲) مَنخِر (نتھنا)

فائدہ: کبھی ظرف کا صیغہ اسم جامد سے جب کہ کسی چیز کی مکانیت اور کثرت پر دلالت کرتا ہو۔ "مَفعَلَۃٌ" کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے "مَاسَدَۃٌ" (وہ جگہ جہاں اسد (شیر) بہت رہتے ہیں) لیکن "مَقبُرَۃٌ" (وہ جگہ جہاں مُردے کو دفن کرتے ہیں) "مِیذَنَۃٌ" (وہ جگہ جہاں اذان دیتے ہیں) مکانوں کے نام ہیں اسم ظرف نہیں +

سوالات: (۱) ضَرَبَ سے اسم آلہ اور جَلَسَ سے اسم ظرف کی گردان کرو

(۲) اسم آلہ کے کتنے وزن ہیں اور ان کے واسطے مادہ میں کیا کیا تبدیلی کرنی پڑتی ہے؟

(۳) اسم ظرف کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس آتے ہیں؟

(۴) مَحَلٌّ اور مَقبُرَۃٌ کیا کیا کلمے ہیں اور کس طرح بنائے گئے ہیں

صرفِ صغیر کا بیان

جسقدر افعال اور اسمائے مشتقہ بیان ہو چکے ہیں۔ صرفیوں نے اُن کی مشق کیواسطے قاعدے مقرر کئے ہیں اور اُن سب کا ایک ایک ابتدائی صیغہ لے کر مسلسل گردان کراتے ہیں اور اس گردان کو "صرفِ صغیر" سے نامزد کرتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے:-

ضَرَبَ یَضرِبُ ضَرْبًا[1] فَهُوَ ضَارِبٌ وضُرِبَ یُضرَبُ ضَرْبًا فَهُوَ مَضرُوبٌ۔ لَم یَضرِبْ لَم یُضرَبْ۔ لَا یَضرِبُ لَا یُضرَبُ۔ لَن یَضرِبَ لَن یُضرَبَ الامر منہ اِضرِبْ لِیُضرَبْ۔ لِیَضرِبْ لِیُضرَبْ والنهی عنہ لَا تَضرِبْ لَا تُضرَبْ لَا یَضرِبْ لَا یُضرَبْ الظرف منہ مَضرِبٌ والآلۃ منہ مِضرَبٌ وافعل التفضیل منہ اَضرَبُ +

---

[1] مصدر معروف و مجہول لفظوں میں یکساں ہوتے ہیں۔ صرف معنے میں تفریق کی جاتی ہے پس ضَربًا مصدر معروف کے معنے ہیں مارنا اور مصدر مجہول کے معنی ہیں مارا جانا +

سبق نمبر (۲۱)

ابنیہ کی بحث اسم کی اصلی بنائیں تین ہیں۔ ثلاثی (سہ حرفی) رباعی (چار حرفی) خماسی (پنج حرفی) اور فعل کی صرف دو (ثلاثی و رباعی) پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مجرد جس کے تمام حروف اصلی ہوں اور دوسری مزید فیہ جس میں حرف زائد بھی ہو پس حرف اصلی اور زائد کے لحاظ سے اسم کی چھ قسمیں اور فعل کی چار قسمیں ہوئیں اُن کی تفصیل یہ ہے ۔

اسم کی قسمیں

(۱) ثلاثی مجرد جیسے زَمَنٌ (وقت) (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے زَمَانٌ (وقت) (اسمیں الف زائد ہے) (۳) رباعی مجرد جیسے ثَعْلَبٌ (لومڑی) (۴) رباعی مزید فیہ جیسے قِنْدِیْلٌ (لالٹین) اس میں ی زائد ہے (۵) خماسی مجرد جیسے سَفَرْجَلٌ (۶) خماسی مزید فیہ جیسے عَضْرَفُوْطٌ بامعنی (اس میں واؤ زائد ہے)

فعل کی قسمیں

(۱) ثلاثی مجرد جیسے خَرَجَ (وہ نکلا) (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے اَخْرَجَ (اس نے نکالا) اس میں الف زائد ہے (۳) رباعی مجرد جیسے دَحْرَجَ (اُس نے لڑھکایا) (۴) رباعی مزید فیہ جیسے تَدَحْرَجَ (وہ لڑھکایا) اس میں ت زائد ہے)

فائدہ: مصادر اور اسمائے مشتقہ اگرچہ اسم کی قسم سے ہیں مگر اُن کو فعل کیساتھ ایک خاص تعلق (اشتقاق) ہے اس لئے اُن سے خماسی کی بنائیں نہیں آتیں ۔

۱؎ جو حرف کلمے کے تمام تغیرات کی حالت میں قائم رہتا ہے وہ اصلی ہے ورنہ زائد مثلاً ضَرَبَ یَضْرِبُ اِضْرِبْ ضَارِبٌ مَضْرُوْبٌ کو دیکھو کہ ض۔ ر۔ ب ان سب میں موجود ہے اسلئے یہ تینوں اصلی ہیں اور باقی حروف جو ایک میں ہیں اور دوسرے میں نہیں وہ زائد جیسے ی۔ الف واؤ فعل مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کیواسطے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب خاص ہے۔ پس اگر ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں حرف زائد نہ ہو گو اس کے مصدر اور مشتقات میں ہو تو اس فعل کو مجرد کہیں گے جیسے یَضْرِبُ اپنے ماضی ضَرَبَ کے لحاظ سے مجرد کہلائے گا۔ اور یُخْرِجُ اپنے ماضی اَخْرَجَ کے لحاظ سے مزید فیہ مصدر اور اسمائے مشتقہ بھی اس قاعدہ میں ماضی کے تابع ہیں ۔

وزن کی بحث تتبّع زبان سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ کوئی اسم یا فعل تین حرف سے کم نہیں ہوتا۔ اور نہ کوئی اسم سات حرف سے اور نہ کوئی فعل چھ حرف سے زیادہ آتا ہے اسم کے اصلی حرف پانچ تک اور فعل کے چار تک ہوں گے۔ صرفیوں نے ان کلمات کے اصلی اور زائد کی شناخت کیواسطے قاعدہ وزن ایجاد کیا ہے اور فَ۔ عَ۔ لَ کو اس کی میزان قرار دیا ہے جس طرح چیزوں کی کمی بیشی اور برابری کا حال ترازو سے ظاہر ہوتا ہے اسی طرح کلمات کے حرفوں کو ف۔ ع۔ ل کے ساتھ مقابل کرنے سے ان کی اصلیّت وزیادت منکشف ہو جاتی ہے۔ میزان کو وزن بھی کہتے ہیں اور جس کلمے کے حرفوں کا وزن سے مقابلہ کیا جائے اس کو موزوں۔ اس وزن کی تین صورتیں ہیں:۔

(۱) فَعَلٌ یعنی فَ۔ عَ۔ لَ۔ (یہ وزن ثلاثی مجرد کا ہے)

(۲) فَعْلَلٌ یعنی فَ۔ عَ۔ اور (۲) لَ (یہ وزن رباعی مجرد کا ہے)

(۳) فَعَلَّلٌ یعنی فَ۔ عَ اور (۳) لَ (یہ وزن خماسی مجرد کا ہے)

ان اوزان کے ذریعہ سے کسی کلمہ کا ثلاثی، رباعی یا خماسی اور مجرد یا مزید فیہ ہونا اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ موزون کے حرفوں کا مقابلہ وزن کے حرفوں سے ترتیب وار کیا جائے اور حرکات وسکنات کے موافق ہونے کا لحاظ رکھا جائے حرف اصلی کو فَ۔ عَ۔ لَ سے تعبیر کریں اور جو زیادتی ہو اُس کو وزن میں بعینہٖ لائیں تو جو حرف ف۔ ع۔ ل کے مقابل ہو وہ اصلی ہوگا اور جو اس کے سوا ہو وہ زائد دیکھو:۔ زَمَنٌ (فَعَلٌ)، ثَعْلَبٌ (فَعْلَلٌ)، سَفَرْجَلٌ (فَعَلَّلٌ) مجرد کہلائیں گے کہ موزون میں سب حرف اصلی ہیں +

زَمَانٌ (فَعَالٌ)، قِنْدِیْلٌ (فِعْلِیْلٌ)، عَضْرَفُوْطٌ (فَعْلَلُوْلٌ) مزید کہلائیں گے کہ موزون میں حرف زائد بھی ہیں۔

ف بعض اسم یا فعل جو بظاہر دو حرفی یا ایک حرفی معلوم ہوتے ہیں دراصل وہ بھی سہ حرفی ہیں۔ کثرت استعمال سے اُن کی یہ صورت ہو گئی ہے جیسے اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی) کہ اصل میں اَبَوٌ۔ اَخَوٌ تھے اور کُلْ (کھا) قِ (بچا) کہ اصل میں اُؤْکُلْ اور اِوْقِ تھے حذف ہو کر یہ شکل رہ گئی +

اوزان فعل | فعل ثلاثی (سہ حرفی) کے تین وزن ہیں فَعَلَ۔ فَعِلَ۔ فَعُلَ۔ یہ تینوں فعل ماضی ہیں اوزان میں سے ہر ایک کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں یَفْعَلُ۔ یَفْعِلُ۔ یَفْعُلُ۔ مگر کسی جگہ ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات متفق ہوتی ہیں اور کسی جگہ مختلف۔ صرفیوں نے ہر ماضی کیلئے مضارع کے چند اوزان دریافت کیے ہیں۔ چنانچہ

ماضی فَعَلَ کے تین مضارع ہیں
(۱) یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ۔ یَضْرِبُ
(۲) یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ۔ یَنْصُرُ
(۳) یَفْعَلُ جیسے مَنَعَ یَمْنَعُ

ماضی فَعِلَ کے دو مضارع ہیں
(۱) یَفْعَلُ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ
(۲) یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ۔ یَحْسِبُ

ماضی فَعُلَ کا صرف ایک مضارع ہے یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ۔ یَکْرُمُ

جب ماضی اور مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب (حسب تفصیل بالا) ملا کر بولا جائے تو اس مجموعہ کو باب کہتے ہیں۔ ان دونوں کے اختلاف حرکت ع کے باعث نو باب آنے چاہئیں تھے مگر مستعمل صرف چھ ہیں:۔

(۱) فَعَلَ یَفْعِلُ۔ ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین
(۲) فَعَلَ یَفْعُلُ۔ ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین
(۳) فَعِلَ یَفْعَلُ۔ ماضی مکسور العین۔ مضارع مفتوح العین
} یہ تینوں باب اصول کہلاتے ہیں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے ع کلمہ کی حرکات مختلف ہیں۔

(۴) فَعَلَ یَفْعَلُ۔ ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین
(۵) فَعُلَ یَفْعُلُ۔ ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین
(۶) فَعِلَ یَفْعِلُ۔ ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین
} یہ تینوں باب فروع کہلاتے ہیں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے ع کلمہ کی حرکات متفق ہیں۔

امثلۂ مشقیہ مفصلۂ ذیل مصدروں سے ہر باب کی صرف صغیر کرو :-

(۱) مصادر باب فَعَلَ يَفْعِلُ } اَلضَّرْبُ (مارنا) اَلْغُسْلُ (دھونا) اَلْغَلَبُ (غلبہ کرنا) اَلظُّلْمُ (ستم کرنا) اَلْكِذْبُ (جھوٹ بولنا)

(۲) مصادر باب فَعَلَ يَفْعُلُ } اَلنَّصْرُ (مدد کرنا) اَلطَّلَبُ (ڈھونڈھنا) اَلْقَتْلُ (مار ڈالنا) اَلدُّخُولُ (اندر آنا) اَلْفَسَادُ (تباہ کرنا)

(۳) مصادر باب فَعِلَ يَفْعَلُ } اَلسَّمْعُ (سننا) اَلْعِلْمُ (جاننا) اَلْفَهْمُ (سمجھنا) اَلْجَهْلُ (نہ جاننا) اَلشَّهَادَةُ (گواہی دینا)

اس باب کا اسم فاعل اکثر تو فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے سَامِعٌ۔ عَالِمٌ۔ مگر جب فاعل میں معنے ثبوت کے ملحوظ ہوں تو فَاعِلٌ کا وزن نہیں آتا بلکہ صفت مشبہ کا وزن فَعِيلٌ آتا ہے جیسے سَمِيعٌ۔ عَلِيمٌ +

(۴) مصادر باب فَعَلَ يَفْعَلُ } اَلْفَتْحُ (کھولنا) اَلْجَرْحُ (زخمی کرنا) اَلرَّهْنُ (گرو رکھنا) اَلْمَنْعُ (روکنا) اَلصَّبْغُ (رنگ کرنا) +

(۵) مصادر باب فَعُلَ يَفْعُلُ } اَلْكَرَمُ وَالْكَرَامَةُ (بزرگ ہونا) اَللُّطْفُ وَاللَّطَافَةُ (پاکیزہ ہونا) اَلْقُرْبُ (نزدیک ہونا) اَلْبُعْدُ (دور ہونا) اَلْكَثْرَةُ (بہت ہونا) اس باب سے اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہ کا صیغہ فَعِيلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے كَرِيمٌ اور یہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے +

(۶) مصادر باب فَعِلَ يَفْعِلُ } اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ (گمان کرنا) اَلنَّعْمَةُ (خوش عیش ہونا) اس باب کے چند مصادر آئے ہیں جن میں سے صحیح کے صرف دو میں۔

فائدہ۔ ابواب مندرجہ بالا کے سوا دو باب ثلاثی سے اور آئے ہیں +

(۱) فَعِلَ يَفْعُلُ ماضی مکسور العین مضارع مضموم العین جیسے فَضِلَ يَفْضُلُ اَلْفَضْلُ (زیادہ ہونا) (۲) فَعُلَ يَفْعَلُ ماضی مضموم العین مضارع مفتوح العین۔ جیسے كَادَ يَكَادُ اَلْكَوْدُ وَالْكَيْدُوْدَةُ (نزدیک تر ہونا) +

مگر اکثر صرفیوں کی رائے ہے کہ یہ دونوں کوئی مستقل باب نہیں بلکہ پہلا باب[۱] تداخل لغات سے ہے اور دوسرا سَمِعَ يَسْمَعُ سے +

[۱] تداخل کے یہ معنی ہیں کہ ماضی ایک باب سے ہو اور مضارع دوسرے باب سے جیسے فَضِلَ يَفْضُلُ منقول عربی میں ... مثالوں ... [illegible]

سبق نمبر (۲۳)

ابواب ثلاثی مزید فیہ | فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جو ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتدا یا وسط میں ایک یا دو یا تین حرف مقررہ بڑھانے سے بنتے ہیں اور تین حصوں میں منقسم ہیں :-

(۱) وہ ابواب جو ایک حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ تین ہیں۔
۱۔ اَفْعَلَ۔ فَ کلمہ کے پہلے ہمزہ زیادہ کرنے سے جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ۔
۲۔ فَعَّلَ۔ عَ کلمہ کو مشدد کرنے سے جیسے صَرَفَ سے صَرَّفَ۔
۳۔ فَاعَلَ۔ فَ کلمہ کے بعد الف زیادہ کرنے سے جیسے قَتَلَ سے قَاتَلَ۔

(۲) وہ ابواب جو دو حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ پانچ ہیں۔
۱۔ تَفَعَّلَ۔ اول میں تَ لانے اور عین کلمہ کو مشدد کرنے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَبَّلَ
۲۔ تَفَاعَلَ۔ اول میں تَ اور فَ کلمے کے بعد الف لانے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَابَلَ
۳۔ اِفْتَعَلَ۔ اول میں ہمزہ اور فَ کلمے کے بعد تَ لانے سے جیسے جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ۔
۴۔ اِنْفَعَلَ۔ اول میں ہمزہ اور نون لانے سے جیسے فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ
۵۔ اِفْعَلَّ۔ اول میں ہمزہ لانے اور لام کلمہ کو مشدد کرنے سے جیسے حَمُرَ سے اِحْمَرَّ

(۳) وہ ابواب جن میں تین حروف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ چار ہیں۔
۱۔ اِفْعَالَّ۔ اول میں ہمزہ اور عین کلمے کے بعد الف بڑھانے اور لام مشدد کرنے سے جیسے دَہِمَ سے اِدْہَامَّ
۲۔ اِسْتَفْعَلَ۔ اول میں ہمزہ، سین و تے کے لانے سے جیسے نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ
۳۔ اِفْعَوْعَلَ۔ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد واؤ اور عین لانے سے جیسے خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ
۴۔ اِفْعَوَّلَ۔ اول میں ہمزہ لانے اور عین کے بعد واؤ مشدد بڑھانے سے جیسے جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ

ان بارہ بابوں سے پہلے پانچ باب بے ہمزہ وصل کہلاتے ہیں۔ اور پچھلے سات باہمزہ وصل۔ باب افعال کے پہلے جو ہمزہ ہے وہ قطعی کہلاتا ہے۔

رباعی مجرد | کا صرف ایک باب ہے جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ ۔

ابواب رباعی مزید فیہ | رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرد کی ماضی میں ایک یا دو حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں اور دو حصوں میں منقسم ہیں۔

(۱) وہ باب جو ایک حرف کے بڑھانے سے بنتا ہے اور یہ صرف ایک ہے۔

۱- تَفَعْلُلْ ۔ اول قسم میں تؔ زیادہ کرنے سے۔ جیسے دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ ۔

(۲) وہ باب جن میں دو حرف بڑھانے کی ضرورت ہے اور یہ دو باب ہیں

۱- اِفْعِنْلَال ۔ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد نون لانے سے جیسے حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ

۲- اِفْعِلَّال ۔ اول میں ہمزہ لانے اور دوسرے لام کے مشدد پڑھنے سے جیسے قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ ۔

سبق نمبر (۲۴)

حرکات مضارع معروف | اِفْعَال ۔ تَفْعِیْل ۔ مُفَاعَلَہ ۔ فَعْلَلَہ ۔ چار بابوں میں کہ ان کی ماضی چار حرفی ہے۔ مضارع معروف میں علامت مضموم ہوگی اور باقی بابوں میں مفتوح۔ تَفَعُّل ۔ تَفَاعُل ۔ تَفَعْلُل ۔ تین بابوں میں کہ ان کے ماضی کے پہلے تؔ زائد آتی ہے مضارع کے آخر حرف کا ماقبل مفتوح ہوگا اور باقی بابوں میں مکسور۔

ہمزہ کا حذف | اِفْتِعَال ۔ اِنْفِعَال ۔ اِفْعِلَال ۔ اِفْعِیْلَال ۔ اِسْتِفْعَال ۔ اِفْعِیْعَال اِفْعِوَّال ۔ اِفْعِنْلَال ۔ اِفْعِلَّال نو بابوں کی ماضی کے پہلے جو ہمزۂ وصل آتا ہے بوقت لاحق ہونے علامت مضارع کے حذف ہو جاتا ہے جیسے یَجْتَنِبُ یَنْفَطِرُ وغیرہ۔ باب اِفْعَال کا ہمزہ ماضی اگرچہ قطعی ہے مگر مضارع میں وہ بھی حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے یُکْرِمُ کہ اصل میں یُأَکْرِمُ تھا۔

صفحہ ۲۴ پر آخری سطر میں ہمزۂ وصل اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں فرق صرف اس قدر ہے کہ ہمزۂ وصلی بحالت وصل کلام تلفظ میں نہیں آتا جیسے فَانْتَظِرُوا اِنِّی مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۔ (منتظر

سبق نمبر (۲۳)

ابواب ثلاثی مزید فیہ فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جو ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتدا یا وسط میں ایک یا دو یا تین حرف مقررہ بڑھانے سے بنتے ہیں اور تین حصوں میں منقسم ہیں:-

(۱) وہ ابواب جو ایک حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ تین ہیں۔
۱- اَفْعَلَ۔ فَ کلمہ کے پہلے ہمزہ زیادہ کرنے سے جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ۔
۲- فَعَّلَ۔ عَ کلمہ کو مشدّد کرنے سے جیسے صَرَفَ سے صَرَّفَ۔
۳- فَاعَلَ۔ فَ کلمہ کے بعد الف زیادہ کرنے سے جیسے قَتَلَ سے قَاتَلَ۔

(۲) وہ ابواب جو دو حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ پانچ ہیں۔
۱- تَفَعَّلَ۔ اول میں تَ لانے اور عین کلمہ کو مشدّد کرنے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَبَّلَ
۲- تَفَاعَلَ۔ اول میں تَ اور فَ کلمے کے بعد الف لانے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَابَلَ
۳- اِفْتَعَلَ۔ اول میں ہمزہ اور فَ کلمے کے بعد تَ لانے سے جیسے جَذَبَ سے اِجْتَذَبَ۔
۴- اِنْفَعَلَ۔ اول میں ہمزہ اور نون لانے سے جیسے فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ ۔
۵- اِفْعَلَّ۔ اول میں ہمزہ لانے اور لام کلمہ کو مشدد کرنے سے جیسے حَمِرَ سے اِحْمَرَّ

(۳) وہ ابواب جن میں تین حروف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ چار ہیں۔
۱- اِفْعَالَّ۔ اول میں ہمزہ اور عین کلمے کے بعد الف بڑھانے اور لام مشدد کرنے سے جیسے دَہِمَ سے اِدْہَامَّ ۔
۲- اِسْتَفْعَلَ۔ اول میں ہمزہ دس و تَ کے لانے سے جیسے نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ
۳- اِفْعَوْعَلَ۔ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد واؤ اور عین لانے سے جیسے خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ ۔
۴- اِفْعَوَّلَ۔ اول میں ہمزہ لانے اور عین کے بعد واؤ مشدّد بڑھانے سے جیسے جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ ۔

ان بارہ بابوں سے پہلے پانچ باب بے ہمزہ وصل کہلاتے ہیں۔ اور پچھلے سات باہمزۂ وصل۔ باب افعال کے پہلے جو ہمزہ ہے وہ قطعی کہلاتا ہے

رباعی مجرد | کا صرف ایک باب ہے جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ ✦

ابواب رباعی مزید فیہ | رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرد کی ماضی میں ایک یا دو حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں اور دو حصوں میں منقسم ہیں:-

(۱) وہ باب جو ایک حرف کے بڑھانے سے بنتا ہے اور یہ صرف ایک ہے۔

۱- تَفَعْلُلٌ - اول قسم میں تؔ زیادہ کرنے سے۔ جیسے دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ ✦

(۲) وہ باب جن میں دو حرف بڑھانے کی ضرورت ہے اور یہ دو باب ہیں

۱- اِفْعِنْلَالٌ - اول میں ہمزہ اور عین کے بعد نون لانے سے جیسے حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ

۲- اِفْعِلَّالٌ - اول میں ہمزہ لانے اور دوسرے لام کے مشدد پڑھنے سے جیسے قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ ✦

سبق نمبر (۲۴)

حرکات مضارع معروف | اِفْعَالٌ - تَفْعِیْلٌ - مُفَاعَلَۃٌ - فَعْلَلَۃٌ - چار بابوں میں کہ ان کی ماضی چار حرفی ہے۔ مضارع معروف میں علامت مضموم ہوگی اور باقی بابوں میں مفتوح۔ تَفَعُّلٌ - تَفَاعُلٌ - تَفَعْلُلٌ - تین بابوں میں کہ ان کے ماضی کے پہلے تؔ زائد آتی ہے مضارع کے آخر حرف کا ماقبل مفتوح ہوگا اور باقی بابوں میں مکسور ✦

ہمزہ کا حذف | اِفْتِعَالٌ - اِنْفِعَالٌ - اِفْعِلَالٌ - اِفْعِیْلَالٌ - اِسْتِفْعَالٌ - اِفْعِیْعَالٌ - اِفْعِوَّالٌ - اِفْعِنْلَالٌ - اِفْعِلَّالٌ نو بابوں کی ماضی کے پہلے جو ہمزہ وصل آتا ہے بوقت لاحق ہونے علامت مضارع کے حذف ہو جاتا ہے جیسے یَجْتَنِبُ یَنْفَطِرُ وغیرہ۔ باب اِفْعَالٌ کا ہمزہ ماضی اگرچہ قطعی ہے مگر مضارع میں وہ بھی حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے یُکْرِمُ کہ اصل میں یُؤَکْرِمُ تھا ✦

صؔ ۴۲ یہ آخری سطر میں ہمزہ وصل اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں فرق صرف اس قدر ہے کہ ہمزہ وصلی بحالت وصل کلام تلفظ میں نہیں آتا جیسے فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ۔ (منتظر

تائے تفعّل اور تفاعل کا حذف جب تائے تفعّل اور تفاعل پر تِ مضارع واحد مؤنث غائب کی داخل ہو تو مضارع معروف میں سے ایک تِ کا تخفیفاً حذف کرنا درست ہے۔ جیسے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ کہ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا ؛

حرکات ماضی مجہول جملہ ابواب کے ماضی مجہول میں ماقبل آخر مکسور اور باقی متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں جیسے اُجْتُنِبَ اور ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے قَاتَلَ سے قُوتِلَ ؛

حرکات مضارع مجہول تمام بابوں کے مضارع مجہول میں ماقبل آخر مفتوح اور علامت مضارع مضموم ہوگی اور باقی حرکات بدستور قائم رہیں گے۔ جیسے

حرکات اسم فاعل و اسم مفعول اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور آخر میں تنوین آتی ہے۔ مگر ماقبل آخر اسم فاعل کا مکسور اور ماقبل آخر اسم مفعول کا مفتوح ہے جیسے مُجْتَنِبٌ (اسم فاعل) اور مُجْتَنَبٌ (اسم مفعول) ؛

اسم ظرف و اسم آلہ و اسم تفضیل اسم ظرف اسم مفعول کے اوزان پر آتا ہے مگر اسم آلہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے اگر اسم آلہ کے معنے ادا کرنے منظور ہوں تو لفظ مَا بِہٖ کو مصدر پر بڑھائیں جیسے مَا بِہِ الْاِجْتِنَابُ (پرہیز کرنے کا ذریعہ) اگر اسم تفضیل کے معنے ادا کرنے ہوں تو لفظ اَشَدُّ یا اَکْبَرُ یا اُن کی مثل مصدر پر زیادہ کریں جیسے اَشَدُّ تَنْکِیْلًا (بہت ہی بڑا عذاب دینے والا) اَسْرَعُ اِلْتِہَابًا (بہت ہی جلد بھڑک اٹھنے والا) ؛

ثلاثی مجرد کے جن بابوں سے لون اور عیب کے معنے کے باعث اسم تفضیل نہیں آتا اُن سے بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں جیسے اَشَدُّ حُمْرَۃً (بہت ہی سرخ رنگ) اَشَدُّ صَمَمًا (بہت ہی بہرا)

اب ہر ایک باب کی صرف صغیر نقشہ منسلکہ صفحہ ۴۳، ۴۴ میں درج کی جاتی ہے اس کی گردان کر جاؤ ؛

باہمزۂ وصل	باب پنجم	اِسْتِفْعَالٌ	اَلْاِسْتِنْصَارُ (مدد چاہنا)	اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتِنْصَارًا	مُسْتَنْصِرٌ	اُسْتُنْصِرَ	يُسْتَنْصَرُ	اِسْتِنْصَارًا	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتَنْصِرْ	لَاتَسْتَنْصِرْ	اَلْاِسْتِغْفَارُ (آمرزش چاہنا)	اَلْاِسْتِفْسَارُ (پوچھنا)	اَلْاِسْتِخْلَافُ (جانشین ہونا)
	باب ششم	اِفْعِيعَالٌ	اَلْاِخْشِيشَانُ (کھردرا ہونا)	اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْشِنُ	اِخْشِيشَانًا	مُخْشَوْشِنٌ					اِخْشَوْشِنْ	لَاتَخْشَوْشِنْ	اَلْاِخْلِيلَاقُ (کپڑے کا پرانا ہونا)	اَلْاِمْلِيلَاحُ (پانی کا کھارا ہونا)	اَلْاِحْدِيدَابُ (کوزپشت ہونا)
	باب ہفتم	اِفْعِوَّالٌ	اَلْاِجْلِوَّاذُ (جلد چلنا)	اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلِوَّاذًا	مُجْلَوِّذٌ					اِجْلَوِّذْ	لَاتَجْلَوِّذْ	اَلْاِخْرِوَّاطُ (لکڑی کا تراشنا)	اَلْاِعْلِوَّاطُ (اونٹ کی گردن پر لٹک کر چڑھنا)	

ابواب رُباعی ❖

رباعی مجرد		باب اول	فَعْلَلَةٌ	اَلدَّحْرَجَةُ (لڑھکانا)	دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرَجَةً	مُدَحْرِجٌ					دَحْرِجْ	لَاتُدَحْرِجْ	اَلْبَعْثَرَةُ (برانگیختہ ہونا)	اَلزَّعْفَرَةُ (زعفرانی رنگنا)	اَلْقَنْطَرَةُ (پل باندھنا)
رباعی مزید فیہ	بے ہمزۂ وصل	باب اول	تَفَعْلُلٌ	اَلتَّدَحْرُجُ (لڑھکنا)	تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرُجًا	مُتَدَحْرِجٌ					تَدَحْرَجْ	لَاتَتَدَحْرَجْ	اَلتَّسَرْبُلُ (کرتہ پہننا)	اَلتَّزَنْدُقُ (بیدین ہونا)	اَلتَّبَخْتُرُ (ناز سے چلنا)
	باہمزۂ وصل	باب اول	اِفْعِنْلَالٌ	اَلْاِحْرِنْجَامُ (جمع ہونا)	اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرِنْجَامًا	مُحْرَنْجِمٌ					اِحْرَنْجِمْ	لَاتَحْرَنْجِمْ	اَلْاِبْلِنْدَاحُ (جگہ کا فراخ ہونا)	اَلْاِعْرِنْكَاسُ (بالوں کا سیاہ ہونا)	اَلْاِسْلِنْطَاحُ (چت کرنا)
		باب دوم	اِفْعِلَّالٌ	اَلْاِقْشِعْرَارُ (رونگٹا کھڑا ہونا)	اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشِعْرَارًا	مُقْشَعِرٌّ					اِقْشَعِرَّ اِقْشَعْرِرْ	لَاتَقْشَعِرَّ لَاتَقْشَعْرِرْ	اَلْاِقْبِطْرَارُ (بہت ناخوش ہونا)	اَلْاِشْفِتْرَارُ (پراگندہ ہونا)	اَلْاِزْمِهْرَارُ (غصے سے آنکھوں کا سرخ ہونا)

قواعد ضروریہ (۱) ثلاثی اور رباعی کا ہر باب حرف زائد کی کمی سے مجرد ہو سکتا ہے جیسے اَکْرَمَ سے کَرُمَ۔ صَرَّفَ سے صَرَفَ۔ قَاتَلَ سے قَتَلَ۔ تَقَابَلَ سے قَبِلَ۔ اِجْتَنَبَ سے جَنَبَ۔ اِنْفَطَرَ سے فَطَرَ۔ اِحْمَرَّ سے حَمِرَ۔ اِدْہَامَّ سے دَہِمَ۔ اِسْتَنْصَرَ سے نَصَرَ۔ اِخْشَوْشَنَ سے خَشُنَ۔ اِجْلَوَّذَ سے جَلَذَ۔ اِحْرَنْجَمَ سے حَرْجَمَ۔ اِقْشَعَرَّ سے قَشْعَرَ ❖ (۲) مجرد کا ہر باب حرف مختصر باب کی زیادتی سے مزید کے اکثر ابواب میں حسب استعمال اہل زبان آسکتا ہے جیسے خَرَجَ مادہ مجرد سے اَخْرَجَ۔ خَرَّجَ۔ خَارَجَ۔ تَخَرَّجَ۔ تَخَارَجَ۔ اِخْتَرَجَ۔ اِخْرَاجَّ۔ اِسْتَخْرَجَ ❖

شناخت ابواب (۱) ابواب مزید فیہ میں سے جب کسی فعل یا اسم مشتق کا پتہ دینا منظور ہو تو اس باب کے مصدر کا نام لے دینا چاہیئے مثلاً یُکرِمُ باب افعال سے اور یُقَاتِلُ باب مُفَاعلہ سے ہے ✣

(۲) باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے پہچاننے میں کبھی خفیف سا مغالطہ ہو جاتا ہے پس یاد رکھنا چاہیئے اگر تیسرا حرف تؔ ہو تو باب اِفْتِعَال ہے اور اگر دوسرا حرف نؔ ساکن ہو تو اِنْفِعَال ✣

(۳) اِفْعِیْلَال۔ اِفْعِیْعَال۔ اِفْعِنْلَال۔ اِفْعِلَّال یہ چاروں مصدر ایک وزن کے ہیں۔ اگر اصلی تین حرف اور لام کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِیْلَال ہے جیسے اِدْہِیْمَامٌ اور اگر عین کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِیْعَال جیسے اِخْشِیْشَان۔ اگر چار حرف اصلی اور عؔ کلمہ کے بعد نؔ زائد ہے تو اِفْعِنْلَال جیسے اِحْرِنْجَام۔ اگر چار حرف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِلَّال جیسے اِقْشِعْرَار ✣

مصادر غیر ثلاثی ثلاثی مزید فیہ اور ابواب رباعی کے بعض مصادر ان اوزان پر بھی آتے ہیں۔

(۱) باب تَفْعِیْل کا مصدر اکثر تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے تَخْرِجَۃٌ (نکالنا) اور یہ وزن ابواب ناقص سے خصوصیت کیساتھ آتا ہے۔ کبھی کبھی فَعَالٌ۔ فِعَالٌ۔ فِعَّالٌ۔ تَفْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے کَلَامٌ (بولنا) کِذَابٌ۔ کِذَّابٌ (جھٹلانا) تَکْرَارٌ (دوہرانا) ✣

(۲) باب مُفَاعَلَۃٌ کا مصدر بیشتر فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قِتَالٌ (لڑنا) کبھی فِیْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قِیْتَالٌ بمعنی قِتَالٌ ✣

(۳) باب فَعْلَلَۃٌ کا مصدر فِعْلَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے زِلْزَالٌ بمعنے زَلْزَلَۃٌ۔ کبھی فَعْلَلیٰ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قَہْقَریٰ۔ (پچھلے پاؤں چلنا)

(۴) باب اِفْعِلَّال کا مصدر کبھی فُعَلِّیْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے قُشَعْرِیْرَۃٌ بمعنے اِقْشِعْرَارٌ ✣

سبق نمبر (۲۷)

ملحق برباعی کا بیان

ملحق برباعی کے معنے یہ ہیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے زیادہ کیا جائے کہ وہ لفظ رُباعی کا ہم وزن بن جائے اُس کو ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کہتے ہیں اور الحاق دو کلموں کے باہم مماثل کرنے کا نام ہے مگر شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو۔ پس اَکْرَمَ یُکْرِمُ اگرچہ بظاہر دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ کے وزن پر آتا ہے۔ مگر چونکہ مصدر دونوں کا مختلف ہے اس واسطے اَکْرَمَ کو ملحق برباعی نہیں کہیں گے۔

ابواب ملحق برباعی

ملحق برباعی کے سولہ باب ہیں۔ ۷ ملحق بہ دَحْرَجَ اور ۷ ملحق بہ تَدَحْرَجَ اور ۲ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ۔ مصدر ان ابواب کے یہ ہیں:۔

ملحق بہ دحرج

(۱) فَعْلَلَۃٌ جیسے جَلْبَبَۃٌ (چادر اوڑھانا) (۲) فَیْعَلَۃٌ جیسے خَیْعَلَۃٌ (بے آستین کرتہ پہنانا)
(۳) فَوْعَلَۃٌ جیسے جَوْرَبَۃٌ (جراب پہنانا) (۴) فَعْنَلَۃٌ جیسے قَلْنَسَۃٌ (ٹوپی پہنانا)
(۵) فَعْیَلَۃٌ جیسے شَرْیَفَۃٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کاٹنا) (۶) فَعْوَلَۃٌ جیسے سَرْوَلَۃٌ (ازار پہنانا) (۷) فَعْلَاۃٌ جیسے قَلْسَاۃٌ (ٹوپی پہنانا) +

ملحق بہ تدحرج

(۱) تَفَعْلُلٌ جیسے تَجَلْبُبٌ (چادر اوڑھنا) (۲) تَفَیْعُلٌ جیسے تَخَیْعُلٌ (بے آستین کرتہ پہننا)
(۳) تَفَوْعُلٌ جیسے تَجَوْرُبٌ (جراب پہننا) (۴) تَفَعْنُلٌ جیسے تَقَلْنُسٌ (ٹوپی پہننا)
(۵) تَفَعْیُلٌ جیسے تَشَرْیُفٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کٹنا) (۶) تَفَعْوُلٌ جیسے تَسَرْوُلٌ (ازار پہننا) (۷) تَفَعْلٍ جیسے تَقَلْسٍ (ٹوپی پہننا)

ملحق بہ احرنجم

(۱) اِفْعِنْلَالٌ جیسے اِقْعِنْسَاسٌ (بہت کبڑا ہونا)
(۲) اِفْعِنْلَاءٌ جیسے اِسْلِنْقَاءٌ (چت سونا)

٭ الحاق اسم میں بھی ہوتا ہے۔ اسم ملحق کے یہ معنی ہیں کہ ثلاثی کو ایک حرف کی زیادتی سے رباعی کا ہم وزن یا رباعی کو ایک حرف کی زیادتی سے خماسی کا ہم وزن بنائیں جیسے کَوْکَبٌ کہ ملحق ہے جَعْفَرٌ سے اور عَقَنْقَلٌ کہ ملحق ہے سَفَرْجَلٌ سے +

سوالات

الف (۱) فعل کا مجرد یا مزید فیہ ہونا کس طرح معلوم ہو سکتا ہے؟
(۲) باب کسے کہتے ہیں۔ مجرد سے مزید فیہ کے بنانے کا کیا طریق ہے؟
(۳) ہمزۂ وصلی اور قطعی کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟
(۴) انتظام اور انقسام کس کس بات کے مصدر ہیں اور انہیں باہم تمیز کرنے کا کیا قاعدہ ہے؟
(۵) باب تفعیل کے مصادر کن اوزان پر آتے ہیں اور ناقص کیساتھ کونسا وزن خاص ہے؟
(۶) ملحق رباعی کسے کہتے ہیں اور الحاق کی کیا شرط ہے؟

ب - (۱) تَقَاتَلَ اور تُقَاتِلُ میں کیا فرق ہے اور یہ صیغے کس کس باب سے ہیں؟
(۲) اِجْتَنَبَ اور جَلْبَبَ اصل میں کیا تھے اور موجودہ صورت اختیار کرنیکی کیا وجہ ہے؟

ج - (۱) ضَرَبَ سے باب مفاعلہ کی نفی جحد بلم اور نَظَرَ سے باب افتعال کے مضارع کی گردان بالنون ثقیلہ کرو؟ (۲) باب تفعیل سے اسم ظرف اور باب استفعال سے اسم تفضیل بناؤ

د - فقرات ذیل میں مزید فیہ کے جو افعال واقع ہوتے ہیں ان کو بیان کرو؟

(۱) لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (احسان اور ایذا کے ساتھ اپنی خیرات کا ثواب مت کھوؤ)
(۲) اِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ (جس وقت تم گھروں میں داخل ہو تو ایک دوسرے کو سلام کرو)
(۳) اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ (اگر تم سختی کرو تو ویسی ہی کرو جیسی تمہارے ساتھ کیگئی ہے)
(۴) تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ (مجلسوں میں کھل کر بیٹھو)
(۵) وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (ایک دوسرے کو بُرے لقبوں سے مت پکارو)
(۶) اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ (گمان سے بہت بچا کرو)
(۷) وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ (اور جو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد معلوم کر لیں گے کہ کس جگہ پھر جائیں گے)
(۸) وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (زیادہ لینے کی غرض سے کسی پر احسان مت کر)
(۹) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (دیکھو اللہ کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں)
(۱۰) لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (تو ان پر داروغہ نہیں)

سبق نمبر (۲۸)

ہفت اقسام کا بیان

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرف علت ہوتا ہے اور کبھی ہمزہ اور کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتا۔

پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسماء و افعال کی ایک اور تقسیم کی ہے مثلاً جس کلمے میں حرف علت ہو اس کو "معتل" اور جس میں ہمزہ ہو اس کو مہموز اور جس میں دو حرف ہم جنس ہوں اُس کو مضاعف کہتے ہیں اور جس میں ان میں سے کوئی حرف نہ ہو اُس کو صحیح کہتے ہیں ۔

حرف علت کا بیان حرف علت تین ہیں (واؤ۔ الف۔ ی) اور حرکات ثلثہ کی درازی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی ضمہ کی درازی سے واؤ۔ فتحہ کی.... درازی سے الف۔ کسرہ کی درازی سے ی اسی واسطے صرفی واؤ کو اُختِ ضمہ الف کو اُختِ فتحہ۔ ی کو اُختِ کسرہ کہتے ہیں ۔

حرف علت کی وجہ تسمیہ ان حرفوں کو حرف علت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ علت کی معنے بیماری کے ہیں اور عرب کے مریضوں کی زبان سے بیماری کے وقت وا ای کا لفظ نکلتا ہے جو واؤ۔ الف۔ ی کا مجموعہ ہے ۔

حرف علت جب ساکن ہوں اور حرکت ماقبل ان کے موافق ہو تو مَدّہ کہلاتے ہیں اور جب حرکت ماقبل موافق نہ ہو تو لِین ۔

مَدّہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ مد کے معنی دراز کرنے کے ہیں اور یہ حرف درازی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں ۔

لِین اس واسطے کہ لِین کے معنے نرمی اور ضعف کے ہیں اور یہ مثل سانس کے نرم ہوتے ہیں اور حرکت ثقیل دکسرہ ضمہ) کی برداشت نہیں کر سکتے۔ خصوصاً الف اس قدر کمزور ہے کہ اس پر کوئی حرکت آہی نہیں سکتی۔ واؤ۔ ی صرف فتحہ کے متحمل ہو سکتے ہیں کہ خفیف ترین حرکات ہے ۔

(۱) صحیح - وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں ہمزہ و حرف علت اور دو حرف ہم جنس نہ ہوں جیسے ضَرَبَ و بَعْثَرَ - رَجُلٌ و جَعْفَرٌ ؛

(۲) مہموز - وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں ہمزہ ہو - فَ کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز الفاء کہلائے گا جیسے اَمَرَ - اِبِلٌ - عَ کلمہ کی جگہ ہو تو مہموز العین جیسے سَأَلَ - رَأْسٌ ؛ لِ کلمے کی جگہ ہو تو مہموز اللام جیسے قَرَأَ - جُزْءٌ ؛

(۳) معتل - وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں حرفِ علت ہو اس کی تین قسمیں ہیں ؛

۱- مُعتَلّ الفاء جسکا فَ کلمہ حرف علت ہو جیسے وَعَدَ - وَرْدٌ - اسکو مثال کہتے ہیں
۲- مُعتَلّ العین - جس کا عَ کلمہ حرف علت ہو جیسے - قَالَ - بَیْلٌ اس کو اجوف کہتے ہیں
۳- مُعتَلّ اللّام جس کا لام کلمہ حرف علت ہو جیسے رَمیٰ ظَبْیٌ اسکو ناقص کہتے ہیں -

اگر کلمے میں دو حرف علت ہوں تو اُس کو معتل بدو حرف اور لفیف کہتے ہیں - اور اس کی دو قسمیں ہیں :-

۱- لفیف مفروق - جس میں دو حرفِ علت منفصل ہوں جیسے وَلِیٌّ - وَحْیٌ ؛
۲- لفیف مقرون - جس میں دو حرفِ علت متصل ہوں جیسے طَوٰی - یَوْمٌ ؛
۳- مضاعف - وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں اگر عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہوں تو مضاعف ثلاثی کہلائے گا جیسے مَدَّ و سَبَبٌ اگر فَ و لامِ اول اور عین و لامِ ثانی ایک جنس کے ہوں تو مضاعف رباعی - جیسے زَلْزَلَۃٌ ؛

اس تفصیل کے موافق تو گیارہ قسمیں ہوتی ہیں مگر صرفیوں نے ان سب کو سات قسموں میں منحصر کیا ہے جنہیں ہفت اقسام کہتے ہیں ؛

شعر

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

سبق نمبر (۲۹)

تصرّفاتِ لفظ کا بیان

حروفِ علت اور ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے جو ثقل الفاظ میں واقع ہوتا ہے اُس کے دور کرنے کے آٹھ قاعدے مقرر ہیں :-

(۱) اِسکان۔ حرف سے حرکت کا دور کرنا خواہ بہ نقل ہو جیسے یقُوْلُ کہ اصل میں یقْوُلُ تھا خواہ باسقاط جیسے یَدْعُوْا کہ اصل میں یَدْعُوُ تھا۔

(۲) تحریک۔ دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا جیسے قُلِ الْحَقَّ کہ اصل میں قُلْ الْحَقَّ تھا۔

(۳) حذف[۱]۔ حرف یا حرکت کا گرا دینا جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔

(۴) زیادت[۲]۔ دو ہمزوں کے درمیان اَلِف* کا بڑھانا جیسے آ اَنْتَ کہ اصل میں ءَ اَنْتَ تھا۔

(۵) اِبدال[۳]:- ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا جیسے قَالَ کہ اصل میں قَوَلَ تھا یا تَلَقِّیْ کہ اصل میں تَلَقُّوٌ تھا پہلے میں واؤ کو الف سے اور دوسرے میں ضمّہ کو کسرہ سے بدلا واؤ بعد کسرہ کے ی ہوگئی۔

---

[۱] حرف حذف گیارہ ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے هُوَ حَفِیٌّ بِجنَایَتِہٖ۔

[۲] حرف زیادت یا زائد دس ہیں جن کا مجموعہ سَاَلْتُمُوْنِیْھَا (یا) هَوَیْتُ السَّمَان ہے

* الف اور ہمزہ میں یہ فرق ہے کہ الف ہمیشہ ساکن بے ضغطِ زبان کے ہوتا ہے جیسے مَا و لَا اور ہمزہ وہ جو متحرک ہو یا ساکن دقت سے پڑھا جائے جیسے اَمْرٌ و رَاْسٌ حروفِ علت کی نسبت ہمزہ میں ثقالت زیادہ ہے۔ باوجود اس ثقالت کے حرکاتِ قویّہ کا متحمّل ہو سکتا ہے۔

[۳] حرف ابدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ ہے۔ اَنْجَدُ مِنْ وَّطِیْهَا۔

(۶) ادغام[۱]۔ دوہم جنس حرفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا +

(۷) قلب۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم مؤخر کرنا جیسے اَیِسَ کہ اصل میں یَئِسَ تھا +

(۸) بَیْنَ بَیْنَ یا (تسہیل) ہمزہ کو درمیان مخرج[۲] ہمزہ اور اس حرف علت کے پڑھنا جو موافق حرکتِ ہمزہ یا موافق حرکتِ ماقبل ہمزہ کے ہو قسم اول کو بَیْنَ بَیْنَ قریب کہتے ہیں اور قسم ثانی کو بَیْنَ بَیْنَ بَعِید جیسے مُسْتَهْزِءُوْنَ پس اگر ہمزہ کو درمیان ہمزہ اور واؤ کے پڑھیں تو بَیْنَ بَیْنَ قریب ہوگا اور اگر درمیان ہمزہ اور یؔ کے پڑھیں تو بَیْنَ بَیْنَ بعید +

فائدہ:- ہفت اقسام میں جو تصرّف معتل میں ہوتا ہے اس کو اعلال اور تعلیل کہتے ہیں۔ اور جو مہموز میں ہو اس کو تخفیف اور جو مضاعف میں ہو اس کو ادغام +

اکثر ایک قسم میں تصرّف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں چنانچہ مہموز میں.... ابدال۔ حذف۔ زیادت تسہیل چار قاعدے + اعلال میں ابدال۔ حذف اسکان تین قاعدے + اور تین ہی ادغام میں۔ اسکان - ابدال۔ تحریک۔ ان میں کثیر الاستعمال صورتوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر درج ہوگا +

---

[۱] حرف ادغام تیرہ ہیں ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ن +

[۲] مخرج وہ جگہ ہے جہاں سے حرف کی آواز نکلے۔ مخرج کے اعتبار سے حرفوں کے کئی لقب ہیں۔

(۱) حروف حلقیّہ۔ جن کا مخرج حلق ہے یعنی ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ء۔ ہ +

(۲) حروف شفویّہ:۔ جن کا مخرج لب ہے یعنی ب۔ ف۔ واؤ۔ میم +

(۳) حروف لہوایّہ:۔ جن کا مخرج تالو ہے۔ یعنی ج۔ ق۔ ک۔ ی +

(۴) حروف سنیّہ:۔ جن کا مخرج دانت کی جڑ ہے یعنی ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ط۔ ظ ل۔ ن +

(۵) حروف اسلیّہ:۔ جنکا مخرج زبان کی جڑ ہے یعنی ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض +

سبق نمبر (۳۰)

مثال کا بیان

مثال کی گردان میں صرف چند جگہ تغیر واقع ہوتا ہے جس کے قاعدے ذیل میں درج ہیں :-

(۱) جو واؤ علامت مضارع مفتوح اور کسرۂ عین کے درمیان واقع ہو حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا +

فائدہ :- یَهَبُ اور یَضَعُ سے واؤ اس واسطے گرا کہ عین کلمہ ان کا بھی دراصل مکسور تھا۔ مگر عین اور لام کلمہ کے حرف حلقی ہونے کے باعث ان کو باب فتَحَ یَفتَحُ میں لائے اور کسرۂ عین کو فتحہ سے بدلا +

(۲) جو مصدر مثال واوی* سے فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع سے واؤ حذف ہو چکا ہو۔ اس واؤ کو مصدر سے حذف کرتے ہیں اور اس کی عوض آخر میں ۃ بڑھاتے ہیں جیسے عِدَةٌ کہ اصل میں وِعْدٌ تھا +

(۳) جو واؤ کہ ساکن غیر مدغم ہو اور اس کا ماقبل مکسور وہ یٓ سے بدل جاتا ہے جیسے مِیزَانٌ (صیغہ اسم آلہ) اِیجَلْ (صیغہ امر) کہ اصل میں مِوْزَانٌ واِوْجَلْ تھا

(۴) جو یٓ ساکن غیر مدغم اور اس کا ماقبل مضموم ہو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے مُوقِنٌ (صیغہ اسم فاعل) یُوسِرُ (صیغہ مضارع) کہ اصل میں مُیْقِنٌ ویُیْسِرُ تھا۔

تنبیہ :- جو صفت مشبہ فُعْلٰی کے وزن پر یا اَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور عین کلمہ یٓ ہو تو ضمۂ ماقبل یٓ کو کسرہ سے بدلیں گے جیسے حِیکٰی سے حُیکٰی بِیضٌ (جمع اَبْیَضُ وبَیْضَاءُ) سے بُیْضٌ +

(۵) جو واؤ یا یٓ کہ باب افتعال کے فٓ کلمہ میں واقع ہو اور ہمزہ کے عوض میں نہ ہو تو اس کو تٓ سے وجوبًا بدلتے ہیں اور تٓ کو تٓ میں ادغام کرتے ہیں جیسے اِتَّقَدَ واِتَّسَرَ کہ اصل میں اِوْتَقَدَ واِیْتَسَرَ تھا +

* اگر معتل کے فٓ یا عٓ یا لام کلمہ میں واؤ واقع ہو تو اس کو معتل واوی کہیں گے اگر یٓ واقع ہو تو اس کو معتل یائی جیسے وَعَدَ مثال واوی اور یَسَرَ مثال یائی ہے +

مجرد کے ابواب مثال واوی ثلاثی مجرد کے پانچ بابوں سے اور مثال یائی چار بابوں سے آتی ہے۔ مندرجہ ذیل صرف صغیروں کو بپابندی قواعد صفحہ ۴۸ کے گردان کر جاؤ:-

مثال واوی					مثال یائی			
باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا)	باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْوَهْبُ (بخشنا)	باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْوَجَلُ (ڈرنا)	باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے اَلْوَسَامَةُ (خوبصورت ہونا)	باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے اَلْوَرَمُ (سوجنا)	باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْیَسْرُ (آسان ہونا)	باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْیَنْعُ (میوے کا پکنا)	باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْیُتْمُ (یتیم ہونا)	باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے اَلْیَقْظُ (جاگنا)
وَعَدَ	وَهَبَ	وَجِلَ	وَسُمَ	وَرِمَ	یَسَرَ	یَنَعَ	یَتِمَ	یَقُظَ
یَعِدُ	یَهَبُ	یَوْجَلُ	یَوْسُمُ	یَرِمُ	یَیْسِرُ	یَیْنَعُ	یَیْتَمُ	یَیْقُظُ
عِدَةً	هِبَةً	وَجَلًا	وَسَامَةً	وَرَمًا	یُسْرًا	یَنْعًا	یُتْمًا	یَقَظًا
وَاعِدٌ	وَاهِبٌ	وَاجِلٌ	وَسِیْمٌ	وَارِمٌ	یَاسِرٌ	یَانِعٌ	یَتِیْمٌ	یَقِیْظٌ
وُعِدَ	وُهِبَ	وُجِلَ	.	.	.	.	.	.
یُوْعَدُ	یُوْهَبُ	یُوْجَلُ	.	.	.	.	.	.
عِدَةً	هِبَةً	وَجَلًا	.	.	.	.	.	.
مَوْعُوْدٌ	مَوْهُوْبٌ	مَوْجُوْلٌ	.	.	.	.	.	.
عِدْ	هَبْ	اِیْجَلْ	اُوْسُمْ	رِمْ	اِیْسِرْ	اِیْنَعْ	اِیْتَمْ	اُیْقُظْ
لَا تَعِدْ	لَا تَهَبْ	لَا تَوْجَلْ	لَا تَوْسُمْ	لَا تَرِمْ	لَا تَیْسِرْ	لَا تَیْنَعْ	لَا تَیْتَمْ	لَا تَیْقُظْ
مَوْعِدٌ	مَوْهِبٌ	مَوْجَلٌ	مَوْسَمٌ	مَوْرِمٌ	مَیْسِرٌ	مَیْنَعٌ	مَیْتَمٌ	مَیْقَظٌ
مِیْعَدٌ	مِیْهَبٌ	مِیْجَلٌ	مِیْسَمٌ	مِیْرَمٌ	مِیْسَرٌ	مِیْنَعٌ	مِیْتَمٌ	مِیْقَظٌ
اَوْعَدُ	اَوْهَبُ	اَوْجَلُ	اَوْسَمُ	اَوْرَمُ	اَیْسَرُ	اَیْنَعُ	اَیْتَمُ	اَیْقَظُ

۱؎ صفحہ ۳۹ میں اسم ظرف کی حرکت عین کی نسبت جو لکھا جا چکا ہے وہ صرف صحیح میں منحصر ہے غیر صحیح میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اسم ظرف مثال سے مَفْعِلٌ (بکسر عین) اور ناقص و مضاعف سے مَفْعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر ہمیشہ آتا ہے خواہ مضارع کی حرکت عین کچھ ہی ہو مگر مَوْجَبٌ اور دیگر چند الفاظ خلاف قاعدہ آئے ہیں۔

سبق نمبر (۳۱)

مزید فیہ کے ابواب | باب افعال اور استفعال کے مصدر کا فا کلمہ اگر واؤ ہو یٰ ہو جاتا ہے (ق ۳) جیسے اُوْقِدَ۔ اِیْقَادًا و اُسْتُوْقِدَ۔ اِسْتِیْقَادًا۔ قاعدہ نمبر (۳ و ۵) کو مدِ نظر رکھ کر ابواب ذیل کی گردان کرو:۔

باب افعال:۔ اَوْقَدَ۔ یُوْقِدُ۔ اِیْقَادًا۔ مُوْقِدٌ۔ اَوْقِدْ۔ لَا تُوْقِدْ ❖

باب استفعال:۔ اِسْتَوْقَدَ۔ یَسْتَوْقِدُ۔ اِسْتِیْقَادًا۔ مُسْتَوْقِدٌ۔ اِسْتَوْقِدْ۔ لَا تَسْتَوْقِدْ

باب افتعال:۔ اِتَّقَدَ۔ یَتَّقِدُ۔ اِتِّقَادًا۔ مُتَّقِدٌ۔ اِتَّقِدْ۔ لَا تَتَّقِدْ ❖

مثال یائی میں کہا جائیگا۔ اَیْسَرَ۔ یُوْسِرُ۔ اِیْسَارًا۔ اِسْتَیْقَظَ۔ یَسْتَیْقِظُ اِسْتِیْقَاظًا ❖

تکمیل | قواعد مندرجہ سابقہ کے علاوہ یہ دو قاعدے اور بھی یاد رکھنے کے لائق ہیں ❖

(۶) جو واؤ فٓ کلمہ یا عین کلمہ میں مضموم ہو۔ اُس کا ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُجُوْہٌ۔ اَدْؤُرٌ کہ اصل میں وُجُوْہٌ۔ اَدْوُرٌ۔ تھا ❖

بعض صرفی واؤ مکسور کو بھی جو فٓ کلمہ میں واقع ہو۔ ہمزہ سے بدل لیتے ہیں جیسے اِشَاحٌ۔ اِسَادَۃٌ کہ اصل میں وِشَاحٌ۔ وِسَادَۃٌ تھا۔

اور واؤ مفتوحہ کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے جیسے اَحَدٌ۔ اَنَاۃٌ کہ اصل میں وَحَدٌ۔ وَنَاۃٌ تھا ❖

(۷) اگر دو واؤ اول کلمہ میں واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلا واؤ وجوباً ہمزہ ہو جاتا ہے جیسے اَوَاصِلُ۔ اُوَیْصِلٌ کہ اصل میں وَوَاصِلُ وُوَیْصِلٌ تھا۔ پہلا جمع وَاصِلَۃٌ اور دوسرا التصغیر وَاصِلٌ کی ہے ❖

اگر دوسرا واؤ ساکن ہو تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُوْرِیَ کہ اصل میں وُوْرِیَ تھا اور اُوْلٰی ہیں کہ اصل میں وُوْلٰی تھا۔ اُوَلٌ کی موافقت کے لحاظ سے واؤ وجوباً ہمزہ ہوا ❖

سوالات۔

الف۔ (۱) یَہَبُ کا عین کلمہ مفتوح ہے۔ واؤ کس طرح حذف ہوا ؟

(۲) مِیْزَانٌ کیا کلمہ ہے ی اس میں کہاں سے آئی ہے ؟

(۳) عِدَۃٌ کیا کلمہ ہے اور اس کی ۃ کیسی ہے ؟

(۴) یُوْعِدُ کا عین کلمہ مکسور ہے و کیوں نہیں گرا ؟

(۵) یٰ ساکن ماقبل مضموم کا ضمہ کہاں قائم رہتا ہے اور کہاں کسرہ سے بدل جاتا ہے ؟

(۶) جب اسم ظرف الواب صحیح اور مثال سے مشتق ہو تو اس کے عین کلمہ کی حرکت میں کیا اختلاف ہوتا ہے ؟

ب۔ (۱) اُوْلیٰ اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی ؟

(۲) اِتَّخَذَ اور اِتَّسَرَ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیونکر بنی ؟

ج۔ (۱) وَعَدَ سے باب افتعال کا اسم فاعل اور امر کیا ہوگا ؟

(۲) وَصَلَ سے باب افتعال کی نفی حجد بلم اور وجب سے باب استفعال کی نہی غائب کیا آئیگی ؟

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسمار کہ معتل الفار ہوں انکو بیان کرو ؟

(۱) وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائیگا)

(۲) اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (خدا بے نیاز ہے نہ کوئی اس سے پیدا ہوا ہی اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے) +

(۳) فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ (بس مجھے اپنے پاس سے ولی عطا کر جو میرا وارث ہو) (۴) اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ (زمین تو اللہ تعالیٰ کی ہے جسے چاہتا ہے اُس کا وارث بنا دیتا ہے) +

(۵) وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ (اور جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے خدا اُس کیلئے کافی ہے)

(۶) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً (اور ہم نے موسیٰ سے تیس ۳۰ راتوں کا وعدہ کیا) +

(۷) مَثَلُھُمْ کَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا (ان کی کہاوت آگ جلانے والے کی کہاوت ہے) +

سبق نمبر (۳۲ و ۳۳)

اجوف کا بیان

اجوف واوی[1] ابواب ذیل سے آتا ہے:-

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے قَالَ یَقُوْلُ (اَلْقَوْلُ (بات کرنا)

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے خَافَ یَخَافُ (اَلْخَوْفُ (ڈرنا)

اجوف یائی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے بَاعَ یَبِیْعُ (اَلْبَیْعُ (بیچنا)

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے۔ جیسے نَالَ یَنَالُ (اَلنَّیْلُ (پانا)

ان میں سے سَمِعَ یَسْمَعُ کثیر الوقوع ہے اور اس سے کم ضَرَبَ یَضْرِبُ اور سب سے کم نَصَرَ یَنْصُرُ۔

اجوف کے متعدد صیغوں میں تعلیل ہوتی ہے اور اس کیلئے چند قاعدے ہیں۔ ان سب کا ایک جا درج کرنا موجب تطویل سمجھ کر ہر ایک گردان کے محاذ میں پہلے تعلیل لکھی گئی ہے۔ پھر جس قاعدے سے تعلیل ہوئی وہ قاعدہ اسی مقام پر علیحدہ درج کیا گیا ہے جیسا کہ بیانات آئندہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا۔

---

[1] قلیل طور پر اجوف واوی ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ کَرُمَ یَکْرُمُ سے اور اجوف یائی نَصَرَ یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے جیسے

طَاحَ یَطِیْحُ اجوف واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلطَّوْحُ ہلاک کرنا)

طَالَ یَطُوْلُ اجوف واوی باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے (اَلطُّوْلُ دراز ہونا)

بَادَ یَبُوْدُ اجوف یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے (اَلْبُیُوْدُ ہلاک ہونا)

گردان ماضی معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
قَالَ	بَاعَ	خَافَ	قَالَ۔ بَاعَ۔ خَافَ اصل میں قَوَلَ بَیَعَ۔ خَوِفَ تھا۔ واوٗ۔ یٰ متحرک ماقبل اسکا مفتوح (واوٗ۔ یٰ) کو الف سے بدلا (قاعدہ) یہی تعلیل قَالَا۔ قَالُوْا۔ قَالَتْ۔ قَالَتَا اور کی امثال میں جاری ہوگی + قُلْنَ۔ بِعْنَ۔ خِفْنَ۔ اصل میں قَوَلْنَ بَیَعْنَ خَوِفْنَ تھا۔ (واوٗ۔ یٰ) متحرک ماقبل مفتوح واوٗ۔ یٰ کو الف سے بدلا (قاعدہ) دو ساکن جمع ہوئے۔ الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔ بعد ازاں قؔ کلمہ کے فتحہ کو قُلْنَ میں ضمہ سے بدلا کہ عین کلمہ واوٗ اور ماضی غیر مکسور العین ہے) اور بِعْنَ خِفْنَ میں کسرہ سے (کہ پہلے میں عین کلمہ (یٰ) اور دوسرے میں ماضی مکسور العین ہے (قاعدہ ۹) اخیر تک یہی تعلیل ہوگی	(قاعدہ ۸) جو واؤ اور یٰ متحرک اور ماقبل اُس کا مفتوح ہو وہ (واؤ۔ یٰ) الف سے بدل جائیگی + (قاعدہ ۹) جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ (واؤ۔ یٰ) بسبب اجتماع ساکنین کے گر جائے اور وہ کلمہ یائی یا ماضی مکسور العین ہو تو فؔ کلمہ کو کسرہ دیا جائے گا اور اگر یائی یا ماضی مکسور العین نہ ہو تو ضمہ
قَالَا	بَاعَا	خَافَا		
قَالُوْا	بَاعُوْا	خَافُوْا		
قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ		
قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا		
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ		
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ		
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا		
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ		
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ		
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا		
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ		
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ		
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا		

اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے :-

(۱) (وٗ۔ یٰ۔ فؔ) کلمے میں نہ ہو جیسے تَوَسَّطَ و تَیَقَّظَ +

(۲) عین کلمہ ناقص یا بالصورت عین ناقص کے نہ ہو جیسے طَوٰی و اِرْعَوٰی +

(۳) الف تثنیہ کے پہلے نہ ہو جیسے دَعَوَا و رَمَیَا +

(۴) مدہ زائدہ کے پہلے نہ ہو جیسے طَوِیْلٌ و غَیُوْرٌ +

(۵) یائے مشدّد اور نون تاکید کے پہلے نہ ہو جیسے عَلَوِیٌّ و اِخْشَیَنَّ +

(۶) وہ کلمہ ایسے کلمہ کا ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل کا قاعدہ مفقود ہے جیسے عَوِرَ بمعنی اِعْوَرَّ و اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ کہ ان دونوں میں واوٗ کا ماقبل ساکن مانع تعلیل ہے +

(۷) فَعَلَانٌ فَعَلٰی و فَعَلَۃٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے دَوَرَانٌ۔ حَیَدٰی و حَوَکَۃٌ +

گردان ماضی مجہول

واوی	یائی	واوی
قِیلَ	بِیعَ	خِیفَ
قِیلَا	بِیعَا	خِیفَا
قِیلُوْا	بِیعُوْا	خِیفُوْا
قِیلَتْ	بِیعَتْ	خِیفَتْ
قِیلَتَا	بِیعَتَا	خِیفَتَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا

تعلیل

قِیلَ۔ بِیعَ۔ خِیفَ اصل ہیں قُوِلَ۔ بُیِعَ۔ خُوِفَ تھا۔ کسرہ و۔ ی پر دشوار تھا۔ ماقبل کی حرکت دور کرکے ماقبل کو دیا۔ قِوْلَ۔ بِیْعَ۔ خِوْفَ ہوا۔ (قاعدہ نمبر ۱۰) پھر قِوْلَ اور خِوْفَ میں و ساکن ماقبل مکسور و کو ی سے بدلا۔ اور بِیعَ اپنی حالت پر رہا۔ (قاعدہ ۱۰) +
قُلْنَ بِعْنَ۔ خِفْنَ اصل ہیں قُوِلْنَ۔ بُیِعْنَ۔ خُوِفْنَ تھا کسرہ و۔ ی پہ دشوار تھا۔ نقل کرکے ماقبل کو دیا (قاعدہ ۱۰) و۔ ی اجتماع ساکنین سے گر گئے۔ اب قُلْنَ کا کسرہ ضمہ سے بدلا اور بِعْنَ خِفْنَ کا کسرہ بحال رہا +
(قاعدہ ۹) +

قاعدہ ۱۰:-

جو و۔ ی کہ ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور ہو اور ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو اس کا کسرہ بعد ازالہ حرکت ماقبل کو دیں گے اگر و ہے تو ی سے بدل جائے گی۔ اور ی ہے تو قائم رہے گی +

سبق نمبر (۳۴)

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
يَقُوْلُ	يَبِيْعُ	يَخَافُ	يَقُوْلُ - يَبِيْعُ يَخَافُ اصل میں يَقْوُلُ يَبْيِعُ - يَخْوَفُ تھا۔ (وٓ-یٓ) متحرک ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن حرکت (وٓ-یٓ) کی ماقبل کو دی يَقُوْلُ - يَبِيْعُ ہوا (قاعدہ ۱۱) اور يَخْوَفُ میں یہ کہا جائیگا کہ وٓ اصل میں متحرک تھا اب ماقبل اس کا مفتوح ہوا (وٓ-الف) سے بدلکر يَخَافُ بنا (قاعدہ ۱۱) يَقُلْنَ يَبِعْنَ يَخَفْنَ اصل میں يَقْوُلْنَ - يَبْيِعْنَ يَخْوَفْنَ تھا حرکت (وٓ-یٓ) کی ماقبل کو دی + (قاعدہ ۱۱) واوٓ-یٓ اجتماع ساکنین سے گر گئے يَقُلْنَ يَبِعْنَ ہوا - يَخْوَفْنَ میں بعد نقل حرکت وٓ کو الف سے بدلا - (قاعدہ ۱۱) الف بسبب اجتماع ساکنین کے حذف ہوا + ...	(قاعدہ ۱۱) جو (وٓ-یٓ) متحرک مابعد حرف ساکن کے واقع ہو اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیجائیگی اور وہ حرکت فتحہ ہو تو (وٓ-یٓ) سے بدلیں گے۔ اگر ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ واؤ سے اور کسرہ یٓ سے نقل کیا گیا ہو تو وہ دونوں اپنی حالت پر رہیں گے۔ اور اگر ضمہ یٓ سے اور کسرہ واؤ سے نقل کیا گیا ہو تو موافق اس حرکت کے بدل جائیں گے
يَقُوْلَانِ	يَبِيْعَانِ	يَخَافَانِ		
يَقُوْلُوْنَ	يَبِيْعُوْنَ	يَخَافُوْنَ		
تَقُوْلُ	تَبِيْعُ	تَخَافُ		
تَقُوْلَانِ	تَبِيْعَانِ	تَخَافَانِ		
يَقُلْنَ	يَبِعْنَ	يَخَفْنَ		
تَقُوْلُ	تَبِيْعُ	تَخَافُ		
تَقُوْلَانِ	تَبِيْعَانِ	تَخَافَانِ		
تَقُوْلُوْنَ	تَبِيْعُوْنَ	تَخَافُوْنَ		
تَقُوْلِيْنَ	تَبِيْعِيْنَ	تَخَافِيْنَ		
تَقُوْلَانِ	تَبِيْعَانِ	تَخَافَانِ		
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ		
اَقُوْلُ	اَبِيْعُ	اَخَافُ		
نَقُوْلُ	نَبِيْعُ	نَخَافُ		

(اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے)

(۱) وٓ-یٓ فعل یا مصدر یا مشتق کے عین کلمے میں واقع ہوں (۲) ان کے قبل حرف لین زائدہ نہ ہو جیسے بُوْيِعَ - بَسْيِيْدٌ + (۳) وہ کلمہ ملحق نہ ہو جیسے اِجْوَنْدَدَ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ (۴) وہ کلمہ ناقص نہ ہو جیسے يَقْوٰى - يَحْيٰى - (۵) وہ کلمہ باب افعلال اور افعیلال سے نہ ہو جیسے اِسْوَادَّ و اِعْوَرَّ + (۶) وہ کلمہ صیغہ تعجب اور مِفْعَلٌ اور مِفْعَالٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے مَا اَقْوَلَهٗ، وَ اَقْوِلْ بِهٖ مِقْوَلٌ - مِقْوَالٌ +

سبق نمبر ۳۵

گردانِ مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی
يُقَالُ	يُبَاعُ	يُخَافُ
يُقَالَانِ	يُبَاعَانِ	يُخَافَانِ
يُقَالُوْنَ	يُبَاعُوْنَ	يُخَافُوْنَ
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ
يُقَلْنَ	يُبَعْنَ	يُخَفْنَ
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ
تُقَالُوْنَ	تُبَاعُوْنَ	تُخَافُوْنَ
تُقَالِيْنَ	تُبَاعِيْنَ	تُخَافِيْنَ
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ
تُقَلْنَ	تُبَعْنَ	تُخَفْنَ
أُقَالُ	أُبَاعُ	أُخَافُ
نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ

تعلیل

يُقَالُ۔ يُبَاعُ۔ يُخَافُ اصل میں يُقْوَلُ يُبْيَعُ۔ يُخْوَفُ تھا۔ وٗ۔ یٗ متحرک ماقبل اُس کا حرف صحیح ساکن۔ حرکت وٗ۔ یٗ کی ماقبل کو دی (قاعدہ ۱۱)۔

پھر یہ کیا کہ وٗ۔ یٗ اصل میں متحرک تھے اب ماقبل اُن کا مفتوح ہوا۔ وٗ۔ یٗ کو الف سے بدلا۔ (قاعدہ ۱۱)

يُقَلْنَ۔ يُبَعْنَ۔ يُخَفْنَ اصل میں يُقْوَلْنَ۔ يُبْيَعْنَ۔ يُخْوَفْنَ تھا تعلیل مثل يَخَفْنَ معروف کے ہے۔

سبق نمبر (٣٦)

بحث نفی تاکید بہ لن فعل مستقبل معروف			بحث نفی جحد بہ لم فعل مضارع معروف		
لَن یَّقُولَ	لَن یَّبِیعَ	لَن یَّخَافَ	لَم یَقُل	لَم یَبِع	لَم یَخَف
لَن یَّقُولَا	لَن یَّبِیعَا	لَن یَّخَافَا	لَم یَقُولَا	لَم یَبِیعَا	لَم یَخَافَا
لَن یَّقُولُوا	لَن یَّبِیعُوا	لَن یَّخَافُوا	لَم یَقُولُوا	لَم یَبِیعُوا	لَم یَخَافُوا
لَن تَقُولَ	لَن تَبِیعَ	لَن تَخَافَ	لَم تَقُل	لَم تَبِع	لَم تَخَف
لَن تَقُولَا	لَن تَبِیعَا	لَن تَخَافَا	لَم تَقُولَا	لَم تَبِیعَا	لَم تَخَافَا
لَن یَّقُلنَ	لَن یَّبِعنَ	لَن یَّخَفنَ	لَم یَقُلنَ	لَم یَبِعنَ	لَم یَخَفنَ
لَن تَقُولَ	لَن تَبِیعَ	لَن تَخَافَ	لَم تَقُل	لَم تَبِع	لَم تَخَف
لَن تَقُولَا	لَن تَبِیعَا	لَن تَخَافَا	لَم تَقُولَا	لَم تَبِیعَا	لَم تَخَافَا
لَن تَقُولُوا	لَن تَبِیعُوا	لَن تَخَافُوا	لَم تَقُولُوا	لَم تَبِیعُوا	لَم تَخَافُوا
لَن تَقُولِی	لَن تَبِیعِی	لَن تَخَافِی	لَم تَقُولِی	لَم تَبِیعِی	لَم تَخَافِی
لَن تَقُولَا	لَن تَبِیعَا	لَن تَخَافَا	لَم تَقُولَا	لَم تَبِیعَا	لَم تَخَافَا
لَن تَقُلنَ	لَن تَبِعنَ	لَن تَخَفنَ	لَم تَقُلنَ	لَم تَبِعنَ	لَم تَخَفنَ
لَن اَقُولَ	لَن اَبِیعَ	لَن اَخَافَ	لَم اَقُل	لَم اَبِع	لَم اَخَف
لَن نَّقُولَ	لَن نَّبِیعَ	لَن نَّخَافَ	لَم نَقُل	لَم نَبِع	لَم نَخَف

(قاعدہ ۱۲) جو حرف علت کہ حالت جزم میں اجتماع ساکنین سے حذف ہو گیا ہو جب لام کلمہ بسبب اتصال ضمیر یا نون تاکید کے متحرک ہو حرف علت اپنی جگہ آجائیگا جیسے لَم یَقُل میں لام ضمہ کے ساتھ الف ضمیر کا متصل ہوا تو لَم یَقُولَا بن گیا۔

سبق نمبر (۳۷)

بحث امر حاضر معروف			بحث نہی حاضر معروف		
قُلْ ۱	بِعْ ۱	خَفْ ۱	لَا تَقُلْ	لَا تَبِعْ	لَا تَخَفْ
قُوْلَا ۲	بِيْعَا ۲	خَافَا ۲	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
قُوْلُوْا	بِيْعُوْا	خَافُوْا	لَا تَقُوْلُوْا	لَا تَبِيْعُوْا	لَا تَخَافُوْا
قُوْلِيْ	بِيْعِيْ	خَافِيْ	لَا تَقُوْلِيْ	لَا تَبِيْعِيْ	لَا تَخَافِيْ
قُوْلَا	بِيْعَا	خَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خَفْنَ	لَا تَقُلْنَ	لَا تَبِعْنَ	لَا تَخَفْنَ

بحث امر غائب و متکلم معروف			بحث نہی غائب و متکلم معروف		
لِيَقُلْ	لِيَبِعْ	لِيَخَفْ	لَا يَقُلْ	لَا يَبِعْ	لَا يَخَفْ
لِيَقُوْلَا	لِيَبِيْعَا	لِيَخَافَا	لَا يَقُوْلَا	لَا يَبِيْعَا	لَا يَخَافَا
لِيَقُوْلُوْا	لِيَبِيْعُوْا	لِيَخَافُوْا	لَا يَقُوْلُوْا	لَا يَبِيْعُوْا	لَا يَخَافُوْا
لِتَقُلْ	لِتَبِعْ	لِتَخَفْ	لَا تَقُلْ	لَا تَبِعْ	لَا تَخَفْ
لِتَقُوْلَا	لِتَبِيْعَا	لِتَخَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
لِيَقُلْنَ	لِيَبِعْنَ	لِيَخَفْنَ	لَا يَقُلْنَ	لَا يَبِعْنَ	لَا يَخَفْنَ
لِاَقُلْ	لِاَبِعْ	لِاَخَفْ	لَا اَقُلْ	لَا اَبِعْ	لَا اَخَفْ
لِنَقُلْ	لِنَبِعْ	لِنَخَفْ	لَا نَقُلْ	لَا نَبِعْ	لَا نَخَفْ

۱ اصل میں اُقْوُلْ۔ اِبْيِعْ۔ اِخْوَفْ تھا۔ بموجب (قاعدہ ۱۱) و۔ی کی حرکت ماقبل کو دیکر و۔ی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا بسبب متحرک ہو جانے ف کلمہ کے ہمزۂ وصل کی حاجت نہ رہی۔ ۲ اصل میں اُقْوُلَا۔ اِبْيِعَا۔ اِخْوَفَا تھا بموجب (قاعدہ ۱۱) و۔ی کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزہ کی ضرورت نہ رہی۔ حرفِ علت بسبب نہ ہونے اجتماع ساکنین کے قائم رہا۔

سبق نمبر (۳۸ و ۳۹)

اسم فاعل کی بحث

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
قَائِلٌ	بَائِعٌ	خَائِفٌ	قَائِلٌ . بَائِعٌ ۔ خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ . بَایِعٌ خَاوِفٌ تھا۔ و ۔ ی مکسور بعد الف زائدہ کے واقع ہو کر ہمزہ سے بدلا ۔ اور قَائِلٌ بَائِعٌ ۔ خَائِفٌ ہو گیا ✦	قاعدہ (۱۳) جو و ۔ ی کسی صیغہ کے عین کلمہ میں واقع ہو بعد الف زائدہ کے اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو تو وہ اس کا ہمزہ سے بدل جاتا ہے ✦
قَائِلَانِ	بَائِعَانِ	خَائِفَانِ		
قَائِلُوْنَ	بَائِعُوْنَ	خَائِفُوْنَ		
قَائِلَةٌ	بَائِعَةٌ	خَائِفَةٌ		
قَائِلَتَانِ	بَائِعَتَانِ	خَائِفَتَانِ		
قَائِلَاتٌ	بَائِعَاتٌ	خَائِفَاتٌ		

اسم مفعول کی بحث

واوی	یائی	واوی	تعلیل
مَقُوْلٌ	مَبِیْعٌ	مَخُوْفٌ	مَقُوْلٌ . مَبِیْعٌ ۔ مَخُوْفٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ ۔ مَبْیُوْعٌ مَخْوُوْفٌ تھا۔ و ۔ ی متحرک ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن و ۔ ی کی حرکت ماقبل کو دی (ق ۱۱) مَقُوْوْلٌ مَبُیْوْعٌ ۔ مَخُوْوْفٌ ہوا۔ و ۔ ی اجتماع ساکنین سے گر گئے ۔ مَقُوْلٌ ۔ مَبُوْعٌ ۔ مَخُوْفٌ ہوا۔ مَبُوْعٌ میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا (تاکہ واوی اور یائی میں فرق ہو جائے) مَبِوْعٌ ہوا ۔ اب واو ساکن ماقبل اس کا مکسور کو ی سے بدلا مَبِیْعٌ ہوا ✦
مَقُوْلَانِ	مَبِیْعَانِ	مَخُوْفَانِ	
مَقُوْلُوْنَ	مَبِیْعُوْنَ	مَخُوْفُوْنَ	
مَقُوْلَةٌ	مَبِیْعَةٌ	مَخُوْفَةٌ	
مَقُوْلَتَانِ	مَبِیْعَتَانِ	مَخُوْفَتَانِ	
مَقُوْلَاتٌ	مَبِیْعَاتٌ	مَخُوْفَاتٌ	

تنبیہ

اجوف یائی کے مفعول تصحیح زیادہ مستعمل ہے ۔ جیسے مَدْیُوْنٌ (قرضدار) مَعْیُوْبٌ (عیب دار) اور اجوف واوی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم ۔ جیسے مَصْوُوْنٌ (نگہداشتہ شدہ) ✦

افعال واوی	افعال یائی	استفعال واوی	استفعال یائی	افتعال واوی	افتعال یائی	انفعال واوی	انفعال یائی	تفعیل واوی	تفعیل یائی	تفعّل واوی	تفعّل یائی	مفاعلة واوی	مفاعلة یائی	تفاعل واوی	تفاعل یائی
اَلْاِقَامَةُ	اَلْاِطَارَةُ	اَلْاِسْتِعَانَةُ	اَلْاِسْتِمَالَةُ	اَلْاِجْتِیَابُ	اَلْاِخْتِیَارُ	اَلْاِنْقِیَادُ	اَلْاِنْقِیَاضُ	اَلتَّجْوِیْزُ	اَلتَّمْیِیْزُ	اَلتَّقَوُّلُ	اَلتَّبَیُّنُ	اَلْمُعَاوَنَةُ	اَلْمُعَایَنَةُ	اَلتَّنَاوُلُ	اَلتَّدَایُنُ
کھڑا کرنا	اڑانا	مدد مانگنا	باتوں سے خوش کرنا	جنگل کو طے کرنا	چننا	فرماں بردار ہونا	دیوار پھٹنا	روا رکھنا	جدا کرنا	افترا باندھنا	ظاہر ہونا ظاہر کرنا	باہم مدد کرنا	آنکھ سے دیکھنا	پکڑنا	ادھار خرید و فروخت کرنا
اَقَامَ	اَطَارَ	اِسْتَعَانَ	اِسْتَمَالَ	اِجْتَابَ	اِخْتَارَ	اِنْقَادَ	اِنْقَاضَ	جَوَّزَ	مَیَّزَ	تَقَوَّلَ	تَبَیَّنَ	عَاوَنَ	عَایَنَ	تَنَاوَلَ	تَدَایَنَ
یُقِیْمُ	یُطِیْرُ	یَسْتَعِیْنُ	یَسْتَمِیْلُ	یَجْتَابُ	یَخْتَارُ	یَنْقَادُ	یَنْقَاضُ	یُجَوِّزُ	یُمَیِّزُ	یَتَقَوَّلُ	یَتَبَیَّنُ	یُعَاوِنُ	یُعَایِنُ	یَتَنَاوَلُ	یَتَدَایَنُ
اِقَامَةً الخ	اِطَارَةً الخ	اِسْتِعَانَةً الخ	اِسْتِمَالَةً الخ	اِجْتِیَابًا الخ	اِخْتِیَارًا الخ	اِنْقِیَادًا الخ	اِنْقِیَاضًا الخ	تَجْوِیْزًا الخ	تَمْیِیْزًا الخ	تَقَوُّلًا الخ	تَبَیُّنًا الخ	مُعَاوَنَةً الخ	مُعَایَنَةً الخ	تَنَاوُلًا الخ	تَدَایُنًا الخ
مُقِیْمٌ	واوی اصل میں اَقْوَمَ یُقْوِمُ اِقْوَامًا مُقْوِمٌ الخ اور یائی ،، اَطْیَرَ یُطْیِرُ اِطْیَارًا مُطْیِرٌ الخ	مُسْتَعِیْنٌ	واوی اصل میں اِسْتَعْوَنَ یَسْتَعْوِنُ اِسْتِعْوَانًا مُسْتَعْوِنٌ الخ اور یائی ،، اِسْتَمْیَلَ یَسْتَمْیِلُ اِسْتِمْیَالًا مُسْتَمْیِلٌ الخ	مُجْتَابٌ	واوی اصل میں اِجْتَوَبَ یَجْتَوِبُ اِجْتِوَابًا مُجْتَوِبٌ الخ اور یائی ،، اِخْتَیَرَ یَخْتَیِرُ اِخْتِیَارًا مُخْتَیِرٌ الخ	مُنْقَادٌ	واوی اصل میں اِنْقَوَدَ یَنْقَوِدُ اِنْقِوَادًا مُنْقَوِدٌ الخ اور یائی ،، اِنْقَیَضَ یَنْقَیِضُ اِنْقِیَاضًا مُنْقَیِضٌ الخ	ان چار بابوں میں تعلیل نہیں ہوتی - گردان بعینہ مثل صحیح کے سمجھو +							
اُقِیْمَ		اُسْتُعِیْنَ		اُجْتِیْبَ		.									
یُقَامُ		یُسْتَعَانُ		یُجْتَابُ		.									
اِقَامَةً		اِسْتِعَانَةً		اِجْتِیَابًا		.									
مُقَامٌ		مُسْتَعَانٌ		مُجْتَابٌ		.									
اَقِمْ		اِسْتَعِنْ		اِجْتَنِبْ		اِنْقَدْ									
لَا تُقِمْ		لَا تَسْتَعِنْ		لَا تَجْتَنِبْ		لَا تَنْقَدْ									

تنبیہ:- (۱) باب افعال و استفعال کے ماضی معروف اور مضارع مجہول اور اسم مفعول کی تعلیل مثل یُقَالُ و یُبَاعُ کے ہے ماضی مجہول اور مضارع معروف اور اسم فاعل کی تعلیل یوں ہوئی کہ کسرہ و او پر ثقیل تھا ماقبل کو دیا لیکن پھر واوی میں و بقاعدہ میزان کے ی ہوگیا۔ مصدر کی تعلیل میں یہ قاعدہ مستعمل کہ جو و یا ی ایسے مصدروں کے عین کلمے میں واقع ہو وہ برعایت موافقت فعل الف ہوجاتا ہے۔ پھر الف کو بسبب اجتماع ساکنین کے حذف کرکے اس کے عوض آخر میں ت بڑھا دیتے ہیں۔ تنبیہ (۲) باب افتعال اور انفعال کے ماضی معروف اور مضارع معروف و مجہول اور اسم فاعل اور مفعول کی تعلیل مثل یُقَالُ و یُبَاعُ کے ہے اور ماضی مجہول کی مثل قِیْلَ و بِیْعَ کے مصدر واوی کی تعلیل میں یہ کہا جائیگا کہ و مصدر کے عین کلمہ میں واقع ہو کر برعایت موافقت فعل ی ہوگیا۔ ان دونوں میں اسم فاعل و اسم مفعول صورتا میں ایک اور اصل میں مختلف ہیں اسم فاعل مکسور العین اور باقی مفتوح العین ہوتے ہیں +

سوالات

الف (۱) اجوف کسے کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام کیا ہے ؟
(۲) تصرّفاتِ لفظی میں سے کون سا قاعدہ اجوف میں برتا جاتا ہے ؟
(۳) اعلال اور ابدال میں کیا فرق ہے ؟ مثال دیکر سمجھاؤ ؟
(۴) تَخَافُ میں کیا تعلیل ہوئی اور واؤ ساکن بعد فتحہ کے کس طرح الف ہو گیا ؟
(۵) بِیْعَا (تثنیہ بِعْ) میں کس قاعدے سے یائے محذوف لوٹ آئی ہے ؟
(۶) مَبِیْعٌ اور مَقُوْلٌ کی تعلیل کرو اور بتلاؤ کہ مَعْیُوْبٌ بلا تعلیل بھی بولا جا سکتا ہے ؟ +

ب (۱) قُلْنَ ۔ بِعْنَ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے ہر ایک کی اصل مع تعلیل بیان کرو ؟
(۲) خِفْنَ اور بُعْنَ میں کیا فرق ہے ؟ اور یہ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں ؟

ج (۱) قَامَ باب افعال میں لاکر نفی جحد بلم کی گردان کرو اور بتاؤ کہ اس کے مصدر میں کیا کچھ تغیّر ہوا ہے ؟ +
(۲) بَاعَ سے باب مفاعلہ کا امر حاضر معروف گردانو اور بتاؤ کہ یٰ کے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے ؟

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم اجوف ہیں انکو بیان کرو ؟
(۱) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ (اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ...)
(۲) زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ (ہم نے نچلے آسمان کو ستاروں سے زینت دی)
(۳) شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ (ہر کام میں اُن سے مشورہ لے) +
(۴) اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا (اگر تمہارے پاس کوئی بدکار خبر لائے تو تحقیق کرو) +
(۵) تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (نیک کام میں ایکدوسرے کو مدد دو) +
(۶) اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں) +
(۷) اِبْیَضَّتْ عَیْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ (گریہ زاری سے اس کی آنکھیں سفید

سبق نمبر ۴۰ و ۴۱

ناقص کا بیان

ناقص وادی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے دَعَا یَدْعُوْ (اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَۃُ بلانا)

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے رَضِیَ یَرْضٰی (اَلرِّضْوَانُ خوشنود ہونا)

کَرُمَ یَکْرُمُ سے جیسے رَخُوَ یَرْخُوْ (اَلرَّخَاوَۃُ سست ہونا)

فَتَحَ یَفْتَحُ سے جیسے مَحَا یَمْحٰی (اَلْمَحْوُ مٹانا)

ناقص یائی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے رَمٰی یَرْمِیْ (اَلرَّمْیُ تیر اندازی کرنا)

(۲) فَتَحَ یَفْتَحُ سے جیسے سَعٰی یَسْعٰی۔ (اَلسَّعْیُ کوشش کرنا)

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے خَشِیَ یَخْشٰی (اَلْخَشْیَۃُ ڈرنا)

ناقص میں جو تعلیلیں ہوتی ہیں ہر صیغے کے محاذات میں لکھی گئی ہیں۔ اور ان کے قواعد بھی موقع موقع پر تحریر ہوئے ہیں جیسا کہ گردانوں سے ظاہر ہوگا۔

ف قلیل طور پر ناقص وادی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اور ناقص یائی کَرُمَ یَکْرُمُ اور نَصَرَ یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے۔ جیسے

جَثٰی یَجْثِیْ ناقص وادی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلْجُثُوُّ گھٹنوں پر بیٹھنا)

نَهُوَ یَنْهُوْ ناقص یائی باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے (اَلنِّهَایَۃُ کمال عقل کو پہنچنا)

کَنٰی یَکْنُوْ ناقص یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے (اَلْکِنَایَۃُ پوشیدہ بات کرنا)

گردان ماضی معروف

واوی	یائی	تعلیل
دَعَا	رَمٰی	اصل میں دَعَوَ اور رَمَیَ تھے (و۔ی) متحرک بعد فتحہ کے الف ہوگیا۔ (قاعدہ ۸)
دَعَوَا	رَمَیَا	تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ قاعدہ نمبر ۸ کی تیسری شرط کا نہ ہونا مانع تعلیل ہے
دَعَوْا	رَمَوْا	اصل میں دَعَوُوْا۔ رَمَیُوْا تھے (و۔ی) متحرک بعد فتحہ کے الف ہوا اب الف اور واؤ دو ساکن اکٹھے ہوئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا
دَعَتْ	رَمَتْ	اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَیَتْ تھے۔
دَعَتَا	رَمَتَا	اصل میں دَعَوَتَا اور رَمَیَتَا تھے۔ (و۔ی) الف ہوا۔ چونکہ تائے تانیث ساکن کے حکم میں ہے۔ اس لئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔
دَعَوْنَ	رَمَیْنَ	بروزن نَصَرْنَ وضَرَبْنَ اپنی اصل پر ہیں۔
دَعَوْتَ	رَمَیْتَ	یہ سب صیغے اپنی اصل پر ہیں۔
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	
دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	
دَعَوْتِ	رَمَیْتِ	
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	
دَعَوْتُنَّ	رَمَیْتُنَّ	
دَعَوْتُ	رَمَیْتُ	
دَعَوْنَا	رَمَیْنَا	

فائدہ:۔ جو الف اصل میں واؤ ہو اُس کو بصورت الف اور جو الف اصل میں یا ہو اُس کو بصورت یٰ لکھتے ہیں جیسے دَعَا (دَعَوَ) اور رَمٰی (رَمَیَ)۔

بحث ناقص

واوی	تعلیل	قاعدہ
رَضِیَ	اصل میں رَضِوَ تھا و طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہو کر ی ہو گیا (ق ۱۴) ◆	(قاعدہ ۱۴) جو و بعد کسرہ کے طرف کلمہ میں واقع ہو وہ ی ہو جاتا ہے ◆ (قاعدہ ۱۵) جب لام کلمہ میں حرف علت مضموم ہو اور ماقبل اس کا مکسور ہو۔ اور اس کے بعد ی ہو تو ضمہ دور کر کے اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں ◆ اگر و ی ہو تو حرکت حذف کر دیتے ہیں ◆
رَضِیَا	اصل میں رَضِوَا تھا تعلیل مثل رَضِیَ کے	
رَضُوْا	اصل میں رَضِوُوْا تھا۔ و۔ ی سے بدل کر رَضِیُوْا ہوا۔ ضمہ ی پر دشوار تھا ماقبل کو دیا ی بسبب اجتماع ساکنین کے گر گئی (ق ۱۵) ◆	
رَضِیَتْ، رَضِیَتَا	اصل میں رَضِوَتْ، رَضِوَتَا ہے تعلیل مثل رَضِیَ کے	
رَضِیْنَ، رَضِیْتَ، رَضِیْتُمَا، رَضِیْتُمْ، رَضِیْتِ، رَضِیْتُمَا، رَضِیْتُنَّ، رَضِیْتُ، رَضِیْنَا	ان سب صیغوں میں و۔ یا سے بدلا ہے	

سبق نمبر ۴۲ گردان ماضی مجہول

واوی	تعلیل	یائی	تعلیل	واوی	تعلیل
دُعِیَ	اصل میں دُعِوَ تھا و طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہو کر ی ہو گیا (قاعدہ ۱۱)	رُمِیَ	اپنے اصل پر ہے	رُضِیَ	اصل میں رُضِوَ تھا تعلیل مثل رَضِیَ معروف (ق ۱۱)
دُعِیَا	اصل میں دُعِوَا تھا	رُمِیَا	اپنے اصل پر ہے	رُضِیَا	اصل میں رُضِوَا تھا
دُعُوْا	اصل میں دُعِوُوْا تھا	رُمُوْا	اصل میں رُمِیُوْا تھا۔ ضمہ ی پر دشوار تھا ماقبل کو دیا۔ ی بسبب اجتماع ساکنین گر گئی (ق ۱۵)	رُضُوْا	اصل میں رُضِوُوْا تھا تعلیل مثل رَضُوْا معروف (ق ۱۵)
دُعِیَتْ دُعِیَتَا دُعِیْنَ دُعِیْتَ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُمْ دُعِیْتِ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُنَّ دُعِیْتُ دُعِیْنَا	ان سب صیغوں میں ی و سے بدلا ہوا ہے +	رُمِیَتْ رُمِیَتَا رُمِیْنَ رُمِیْتَ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُمْ رُمِیْتِ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُنَّ رُمِیْتُ رُمِیْنَا	یہ سب صیغے اصل پر ہیں +	رُضِیَتْ رُضِیَتَا رُضِیْنَ رُضِیْتَ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُمْ رُضِیْتِ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُنَّ رُضِیْتُ رُضِیْنَا	اِن صیغوں میں و ی سے بدلا ہوا ہے

سبق نمبر (۴۳)

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیل	قاعدہ
یَدْعُوْ	یَرْمِیْ	اصل میں یَدْعُوُ اور یَرْمِیُ تھے ضمہ و، ی پر دشوار تھا	
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔	
یَدْعُوْنَ	یَرْمُوْنَ	اصل میں یَدْعُوُوْنَ و یَرْمِیُوْنَ تھے ضمہ و، ی پر دشوار تھا۔ یَدْعُوُوْنَ میں و کو ساکن کیا (ق ۱۶) یَرْمِیُوْنَ میں حرکت ماقبل کو دی (ق ۱۵) اجتماع ساکنین سے و، ی گر گئے +	
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ کے	
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔	
یَدْعُوْنَ	یَرْمِیْنَ	بروزن یَنْصُرْنَ اور یَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں	
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	مثل صیغہ ہائے واحد غائب	
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	مثل صیغہ ہائے تثنیہ مذکر غائب۔	
تَدْعُوْنَ	تَرْمُوْنَ	مثل صیغہ ہائے جمع مذکر غائب۔	
تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ	اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَرْمِیِیْنَ تھے کسرہ و، ی پر دشوار تھا۔ تَدْعُوِیْنَ میں حرکت ماقبل کو دی۔ (ق ۱۷) تَرْمِیِیْنَ میں حرکت کو حذف کیا (ق ۱۸) و، ی اجتماع ساکنین سے گر گئے +	
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	مثل صیغہ ہائے تثنیہ مذکر غائب	
تَدْعُوْنَ	تَرْمِیْنَ	بروزن تَنْصُرْنَ و تَضْرِبْنَ	
اَدْعُوْ	اَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ	
نَدْعُوْ	نَرْمِیْ		

قاعدہ

ق نمبر ۱۶:- جو حرف علّت لام کلمے میں مضموم اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہو اس کی حرکت کو حذف کرتے ہیں پھر اجتماع ساکنین کا ہو تو گرا دیتے ہیں +

ق نمبر ۱۷:- جو حرف علّت لام کلمے میں مکسور ہو اور اس کا ماقبل مکسور نہ ہو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں بشرطیکہ اُس کے بعد ی ہو۔ ورنہ حذف کرتے ہیں پھر بسبب اجتماع ساکنین کے گرا دیتے ہیں +

ق نمبر ۱۸- جو حرف علّت لام کلمے میں مکسور ہو اور اس کا ماقبل بھی مکسور ہو اس کی حرکت کو حذف کرتے ہیں پھر اجتماع ساکنین کا ہو تو گرا دیتے ہیں +

بحث ناقص

قاوی	تعلیل	قاعدہ
یَرْضٰی	اصل میں یَرْضَوُ تھا واؤ تیسری جگہ تھا۔ اب چوتھی جگہ ہو گیا اور حرکت ماقبل اسکے مخالف تھی ی سے بدلا (ق ۱۹) اور ی بعد فتحہ کے الف ہو گیا	ق نمبر ۱۹:- جو واؤ کلمے میں تیسری جگہ جب بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ یا اس سے زیادہ ہو جائے اور حرکت ماقبل اس کے مخالف ہو۔ وہ واؤ ی ہو جاتا ہے +
یَرْضَیَانِ	اصل میں یَرْضَوَانِ تھا واؤ کو ی سے بدلا (ق ۱۹)	
یَرْضَوْنَ	اصل میں یَرْضَوُوْنَ تھا واؤ کو ی سے بدلا (ق ۱۹) یَرْضَیُوْنَ ہوا۔ ی متحرک بعد فتحہ کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی	
تَرْضٰی	اصل میں تَرْضَوُ تھا مثل یَرْضٰی +	
تَرْضَیَانِ	اصل میں تَرْضَوَانِ تھا مثل یَرْضَیَانِ +	
یَرْضَیْنَ	اصل میں یَرْضَوْنَ تھا بر وزن یَسْمَعْنَ کے واؤ بحکم قاعدہ (۱۹) ی	
تَرْضٰی	مثل یَرْضٰی	
تَرْضَیَانِ	مثل یَرْضَیَانِ +	
تَرْضَوْنَ	اصل میں تَرْضَوُوْنَ تھا مثل یَرْضَوْنَ کے عمل کیا +	
تَرْضَیْنَ	اصل میں تَرْضَوِیْنَ تھا۔ و۔ ی سے بدلا تَرْضَیِیْنَ ہوا ی متحرک بعد فتحہ کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی۔	
تَرْضَیَانِ	مثل یَرْضَیَانِ۔	
تَرْضَیْنَ	مثل یَرْضَیْنَ۔	
اَرْضٰی نَرْضٰی	مثل یَرْضٰی کے	

سبق (۴۴)

مضارع مجہول بحث ناقص

واوی	یائی	واوی
یُدْعٰی (اصل میں یُدْعَوُ تھا)	یُرْمٰی (اصل میں یُرْمَیُ تھا)	یُرْضٰی (اصل میں یُرْضَوُ تھا)
یُدْعَیَانِ	یُرْمَیَانِ	یُرْضَیَانِ
یُدْعَوْنَ (اصل میں یُدْعَوُوْنَ تھا)	یُرْمَوْنَ (اصل میں یُرْمَیُوْنَ تھا)	یُرْضَوْنَ (اصل میں یُرْضَوُوْنَ تھا)
تُدْعٰی	تُرْمٰی	تُرْضٰی
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
یُدْعَیْنَ	یُرْمَیْنَ	یُرْضَیْنَ
تُدْعٰی	تُرْمٰی	تُرْضٰی
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
تُدْعَوْنَ	تُرْمَوْنَ	تُرْضَوْنَ
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْضَیْنَ
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْضَیْنَ
اُدْعٰی	اُرْمٰی	اُرْضٰی
نُدْعٰی	نُرْمٰی	نُرْضٰی

سبق نمبر ۵۴

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف			بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف		
لَنْ یَّدْعُوَ	لَنْ یَّرْمِیَ	لَنْ یَّرْضٰی	لَمْ یَدْعُ	لَمْ یَرْمِ	لَمْ یَرْضَ
لَنْ یَّدْعُوَا	لَنْ یَّرْمِیَا	لَنْ یَّرْضَیَا	لَمْ یَدْعُوَا	لَمْ یَرْمِیَا	لَمْ یَرْضَیَا
لَنْ یَّدْعُوْا	لَنْ یَّرْمُوْا	لَنْ یَّرْضَوْا	لَمْ یَدْعُوْا	لَمْ یَرْمُوْا	لَمْ یَرْضَوْا
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِیَ	لَنْ تَرْضٰی	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِیَا	لَنْ تَرْضَیَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِیَا	لَمْ تَرْضَیَا
لَنْ یَّدْعُوْنَ	لَنْ یَّرْمِیْنَ	لَنْ یَّرْضَیْنَ	لَمْ یَدْعُوْنَ	لَمْ یَرْمِیْنَ	لَمْ یَرْضَیْنَ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِیَ	لَنْ تَرْضٰی	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَرْضَ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِیَا	لَنْ تَرْضَیَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِیَا	لَمْ تَرْضَیَا
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَرْضَوْا	لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَرْضَوْا
لَنْ تَدْعِیْ	لَنْ تَرْمِیْ	لَنْ تَرْضَیْ	لَمْ تَدْعِیْ	لَمْ تَرْمِیْ	لَمْ تَرْضَیْ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِیَا	لَنْ تَرْضَیَا	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِیَا	لَمْ تَرْضَیَا
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِیْنَ	لَنْ تَرْضَیْنَ	لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِیْنَ	لَمْ تَرْضَیْنَ
لَنْ اَدْعُوَ	لَنْ اَرْمِیَ	لَنْ اَرْضٰی	لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ	لَمْ اَرْضَ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَّرْمِیَ	لَنْ نَّرْضٰی	لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَرْضَ

تنبیہ

مُضارع مجہول پر لَنْ لگانے سے نفی تاکید بلن مجہول کے صیغے بنتے ہیں
جیسے۔ لَنْ یُّدْعٰی۔ لَنْ یُّرْمٰی۔ لَنْ یُّرْضٰی تا آخر +
اور لَمْ لگانے سے نفی جحد بلم کے صیغے۔ جیسے لَمْ یُدْعَ۔ لَمْ یُرْمَ۔
لَمْ یُرْضَ تا آخر +

سبق نمبر (۴۶)

بحث امر حاضر معروف			بحث نہی حاضر معروف		
اُدْعُ	اِرْمِ	اِرْضَ	لَاتَدْعُ	لَاتَرْمِ	لَاتَرْضَ
اُدْعُوَا	اِرْمِیَا	اِرْضَیَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِیَا	لَاتَرْضَیَا
اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِرْضَوْا	لَاتَدْعُوْا	لَاتَرْمُوْا	لَاتَرْضَوْا
اُدْعِیْ	اِرْمِیْ	اِرْضَیْ	لَاتَدْعِیْ	لَاتَرْمِیْ	لَاتَرْضَیْ
اُدْعُوَا	اِرْمِیَا	اِرْضَیَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِیَا	لَاتَرْضَیَا
اُدْعُوْنَ	اِرْمِیْنَ	اِرْضَیْنَ	لَاتَدْعُوْنَ	لَاتَرْمِیْنَ	لَاتَرْضَیْنَ

بحث امر غائب و متکلم معروف			بحث نہی غائب و متکلم معروف		
لِیَدْعُ	لِیَرْمِ	لِیَرْضَ	لَایَدْعُ	لَایَرْمِ	لَایَرْضَ
لِیَدْعُوَا	لِیَرْمِیَا	لِیَرْضَیَا	لَایَدْعُوَا	لَایَرْمِیَا	لَایَرْضَیَا
لِیَدْعُوْا	لِیَرْمُوْا	لِیَرْضَوْا	لَایَدْعُوْا	لَایَرْمُوْا	لَایَرْضَوْا
لِتَدْعُ	لِتَرْمِ	لِتَرْضَ	لَاتَدْعُ	لَاتَرْمِ	لَاتَرْضَ
لِتَدْعُوَا	لِتَرْمِیَا	لِتَرْضَیَا	لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِیَا	لَاتَرْضَیَا
لِیَدْعُوْنَ	لِیَرْمِیْنَ	لِیَرْضَیْنَ	لَایَدْعُوْنَ	لَایَرْمِیْنَ	لَایَرْضَیْنَ
لِاَدْعُ	لِاَرْمِ	لِاَرْضَ	لَااَدْعُ	لَااَرْمِ	لَااَرْضَ
لِنَدْعُ	لِنَرْمِ	لِنَرْضَ	لَانَدْعُ	لَانَرْمِ	لَانَرْضَ

فائدہ :- (۱) مضارع مجہول کے پہلے لام مکسور لگانے سے امر غائب و حاضر و متکلم مجہول کے صیغے بن جاتے ہیں ۔

فائدہ :- (۲) نون ثقیلہ و خفیفہ جیسا مضارع بالام تاکید پر آتا ہے ویسا ہی امر و نہی پر بھی۔ جیسے اُدْعُوَنَّ ۔ اُدْعُوْنْ ۔ لِیَدْعُوَنَّ ۔ لِیَدْعُوْنْ ۔ لَاتَدْعُوَنَّ ۔ لَاتَدْعُوْنْ وغیرہ ۔

اسم فاعل کی بحث

داعٍ	رامٍ	راضٍ	اصل میں داعِوٌ۔ رامِیٌ۔ راضِوٌ تھا داعِوٌ
داعِیانِ	رامِیانِ	راضِیانِ	راضِوٌ میں و بعد کسرہ کے طرف میں واقع
داعُونَ	رامُونَ	راضُونَ	ہو کر داعِیٌ۔ راضِیٌ ہوا (ق ۱۴) ضمہ ی
داعِیَۃٌ	رامِیَۃٌ	راضِیَۃٌ	پر دشوار تھا۔ تینوں جگہ ساکن کیا۔ اب ی
داعِیَتانِ	رامِیَتانِ	راضِیَتانِ	اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے ی اجتماع
داعِیاتٌ	رامِیاتٌ	راضِیاتٌ	ساکنین سے گر گئی داعٍ ۔ رامٍ ۔ راضٍ رہا ٭

اسم مفعول کی بحث

مَدْعُوٌّ	مَرْمِیٌّ	مَرْضِیٌّ	مَدْعُوّانِ	مَرْمِیّانِ	مَرْضِیّانِ
مَدْعُوُّونَ	مَرْمِیُّونَ	مَرْضِیُّونَ	مَدْعُوَّۃٌ	مَرْمِیَّۃٌ	مَرْضِیَّۃٌ
مَدْعُوَّتانِ	مَرْمِیَّتانِ	مَرْضِیَّتانِ	مَدْعُوّاتٌ	مَرْمِیّاتٌ	مَرْضِیّاتٌ

اصل میں مَدْعُوْوٌ۔ مَرْمُوْیٌ مَرْضُوْوٌ تھا۔ مَدْعُوْوٌ میں دو و جمع ہوئے ایک کو دوسرے میں ادغام کیا (ق ۲۰) مَدْعُوٌّ بنا۔ مَرْضُوْوٌ میں ماضی و مضارع و اسم فاعل کی موافقت سے و کو ی کیا۔ اب مَرْمُوْیٌ و مَرْضُوْیٌ میں و۔ ی ایک جگہ ہوئے۔ اول ساکن تھا و کو ی سے بدلا اور ی کو ی میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو واسطے مناسبت ی کے کسرہ سے بدلا (ق ۲۱) مَرْمِیٌّ مَرْضِیٌّ ہوا ٭

ق ۲۰۔ جب دو و ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول ساکن ہو تو اسے دوسرے میں ادغام کر دیتے ہیں (ق ۲۱) جب و۔ ی ایک کلمہ میں جمع ہوں اول ان میں سے ساکن ہو تو و کو ی سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور اگر ماقبل مضموم ہو تو ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں ٭

سبق نمبر (۴۷)

لفیف کا بیان

لفیف مفروق تین بابوں سے آیا ہے اور لفیف مقرون دو سے تفصیل انکی یہ ہے۔

لَفِیفْ مَفْرُوق			لَفِیفْ مَقْرُون	
باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوِقَایَۃُ (نگاہ رکھنا)	باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْوَجٰی (سُم کا گھسنا)	باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے اَلْوَلْیُ (نزدیک ہونا)	باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلطَّیُّ (لپیٹنا)	باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْقُوَّۃُ (مضبوط ہونا)
وَقٰی	وَجِیَ	وَلِیَ	طَوٰی	قَوِیَ
یَقِیْ	یَوْجٰی	یَلِیْ	یَطْوِیْ	یَقْوٰی
وِقَایَۃً	وَجْیًا	وَلْیًا	طَیًّا	قُوَّۃً
وَاقٍ	وَاجٍ	وَالٍ وَلِیٌّ	طَاوٍ	قَوِیٌّ
وُقِیَ	—	وُلِیَ	طُوِیَ	—
یُوْقٰی	...	یُوْلٰی	یُطْوٰی	...
وِقَایَۃً	...	وَلْیًا	طَیًّا	...
مَوْقِیٌّ	...	مَوْلِیٌّ	مَطْوِیٌّ	...
قِ	اِیْجَ	لِ	اِطْوِ	اِقْوَ
لَا تَقِ	لَا تَوْجَ	لَا تَلِ	لَا تَطْوِ	لَا تَقْوَ
مَوْقًی	مَوْجًی	مَوْلًی	مَطْوًی	مَقْوًی

گردان ماضی - وَقٰی - وَقَیَا - وَقَوْا - وَقَتْ - وَقَتَا - وَقَیْنَ - الخ

گردان مضارع - یَقِیْ - یَقِیَانِ - یَقُوْنَ - تَقِیْ - تَقِیَانِ - یَقِیْنَ - الخ

گردان امر - قِ - قِیَا - قُوْا - قِیْ - قِیَا - قِیْنَ -

تنبیہ :- لفیف مفروق میں فا کلمے کی تعلیل مثل وَعَدَ یَعِدُ کے اور لام کلمے کی مثل رَمٰی یَرْمِیْ اور رَضِیَ یَرْضٰی کے ہے۔ لفیف مقرون کے عین کلمے میں تعلیل بالکل نہیں اسلئے اس کی تعلیل اور گردان بعینہٖ مثل رَمٰی یَرْمِیْ اور رَضِیَ یَرْضٰی کی ہے

متفرق تعلیلیں

ق ۲۲:۔ فَعْلیٰ اسمی کے لام کلمے کی جگہ یٰ ہو تو وٗ ہو جاتی ہے جیسے فَتْوٰی و تَقْوٰی کہ اصل میں فَتْیَا اور تَقْیَا تھا مگر فَعْلیٰ وصفی میں یٰ قائم رہتی ہے جیسے صَدْیَا مونث صَدْیَان *

ق ۲۳:۔ فُعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ کی جگہ وٗ ہو تو یٰ ہو جاتی ہے جیسے دُنْیَا و عُلْیَا کہ اصل میں دُنْوَا و عُلْوَا تھا مگر فُعْلیٰ وصفی میں وٗ قائم رہتی ہے جیسے غُزْوٰی مونث اَغْزیٰ *

(ق ۲۴) جو وٗ۔یٰ اسم کے آخر میں بعد الف زائد کے ہو ہمزہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ اس کے آخر میں تائے تانیث لازم نہ ہو جیسے دُعَاءٌ و بِنَاءٌ کہ اصل میں دُعَاوٌ و بِنَایٌ تھا۔ برخلاف عَدَاوَۃٌ و ہِدَایَۃٌ کے *

(ق ۲۵) جو وٗ یٰ اسم کے آخر میں بعد ضمہ اصلی کے ہو اور ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو ضمہ ماقبل کسرہ سے بدل ہوتا ہے۔ اور وٗ بر عایت کسرہ ماقبل یٰ ہو جاتی ہے جیسے اَدْلٍ و تَقَلُّسٍ کہ اصل میں اَدْلُوٌ و تَقَلُّسُیٌ تھے *

ابواب مزید فیہ کی تعلیلیں

۱۔ اِعْلَاءٌ و اِغْنَاءٌ کہ اصل میں اِعْلَاوٌ و اِغْنَایٌ تھا۔ وٗ۔ یٰ طرف کلمہ میں بعد الف زائد کے واقع ہو کہ ہمزہ ہو گیا *

(۲) تَسْمِیَۃٌ و تَقْوِیَۃٌ اصل میں تَسْمِیْوٌ و تَقْوِیْوٌ تھے۔ بحکم قاعدہ مَرْمِیٌّ کے اسے تَسْمِیٌّ و تَقْوِیٌّ ہونا چاہیے تھا مگر ایک یٰ کو تخفیفاً حذف کیا اور دوسری کو فتحہ دے کر ت بعوض یائے محذوفہ آخر میں بڑھا دی تَسْمِیَۃٌ و تَقْوِیَۃٌ ہوا *

(۳) مُعَادَاۃٌ و مُلَاقَاۃٌ اصل میں مُعَادَوَۃٌ و مُلَاقَیَۃٌ تھے وٗ۔ یٰ بقاعدہ قَالَ الف سے بدل ہوا *

(۴) تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا اصل میں تَعَدُّوًا و تَمَنُّیًا تھے وٗ۔ یٰ متحرک ضمہ کے بعد آخر اسم میں واقع ہوئے۔ ضمہ کو کسرہ سے اور وٗ کو بسبب کسرہ ماقبل یٰ سے بدلا تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا ہوا *

(۵) تَلَاقِیًا و تَوَالِیًا اصل میں تَلَاقُوًا و تَوَالُیًا تھے ان کی تعلیل بعینہٖ مثل تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا کے ہے *

سبق نمبر ۴۸ ابواب مزید فیہ کی مشق (بحث ناقص ولفیف)

اِفْعَالٌ		تَفْعِیْلٌ		مُفَاعَلَۃٌ		تَفَعُّلٌ		تَفَاعُلٌ		اِفْتِعَالٌ		اِنْفِعَالٌ		اِسْتِفْعَالٌ	
واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
اَلْاِعْلَاءُ	اَلْاِغْنَاءُ	اَلتَّسْمِیَۃُ	اَلتَّقْوِیَۃُ	اَلْمُعَادَاۃُ	اَلْمُلَاقَاۃُ	اَلتَّعَدِّیْ	اَلتَّمَنِّیْ	اَلتَّلَافِیْ	اَلتَّوَالِیْ	اَلْاِجْتِبَاءُ	اَلْاِتِّقَاءُ	اَلْاِنْمِحَاءُ	اَلْاِنْزِوَاءُ	اَلْاِسْتِعْلَاءُ	اَلْاِسْتِغْنَاءُ
(بلند کرنا)	(بے پرواہ ہونا)	(نام رکھنا)	(قوت دینا)	(باہم دشمنی کرنا)	(باہم ملنا)	(حد سے بڑھنا)	(آرزو کرنا)	(تدارک کرنا)	(پے در پے کام کرنا)	(چن لینا)	(بچنا)	(محو ہونا)	(گوشہ نشین ہونا)	(بلند ہونا)	(بے پرواہ ہونا)
اَعْلٰی	اَغْنٰی	سَمّٰی	قَوّٰی	عَادٰی	لَاقٰی	تَعَدّٰی	تَمَنّٰی	تَلَافٰی	تَوَالٰی	اِجْتَبٰی	اِتَّقٰی	اِنْمَحٰی	اِنْزَوٰی	اِسْتَعْلٰی	اِسْتَغْنٰی
یُعْلِیْ	یُغْنِیْ	یُسَمِّیْ	یُقَوِّیْ	یُعَادِیْ	یُلَاقِیْ	یَتَعَدّٰی	یَتَمَنّٰی	یَتَلَافٰی	یَتَوَالٰی	یَجْتَبِیْ	یَتَّقِیْ	یَنْمَحِیْ	یَنْزَوِیْ	یَسْتَعْلِیْ	یَسْتَغْنِیْ
اِعْلَاءً	اِغْنَاءً	تَسْمِیَۃً	تَقْوِیَۃً	مُعَادَاۃً	مُلَاقَاۃً	تَعَدِّیًا	تَمَنِّیًا	تَلَافِیًا	تَوَالِیًا	اِجْتِبَاءً	اِتِّقَاءً	اِنْمِحَاءً	اِنْزِوَاءً	اِسْتِعْلَاءً	اِسْتِغْنَاءً
مُعْلٍ	الخ	مُسَمٍّ	الخ	مُعَادٍ	الخ	مُتَعَدٍّ	الخ	مُتَلَافٍ	الخ	مُجْتَبٍ	الخ	مُنْمَحٍ	مُنْزَوٍ	مُسْتَعْلٍ	مُسْتَغْنٍ
اُعْلِیَ		سُمِّیَ		عُوْدِیَ		تُعُدِّیَ		تُلُوْفِیَ		اُجْتُبِیَ		...		اُسْتُعْلِیَ	الخ
یُعْلٰی		یُسَمّٰی		یُعَادٰی		یُتَعَدّٰی		یُتَلَافٰی		یُجْتَبٰی				یُسْتَعْلٰی	
اِعْلَاءً		تَسْمِیَۃً		مُعَادَاۃً		تَعَدِّیًا		تَلَافِیًا		اِجْتِبَاءً				اِسْتِعْلَاءً	
مُعْلًی		مُسَمًّی		مُعَادًی		مُتَعَدًّی		مُتَلَافًی		مُجْتَبًی				مُسْتَعْلًی	
اَعْلِ		سَمِّ		عَادِ		تَعَدَّ		تَلَافَ		اِجْتَبِ		اِنْمَحِ		اِسْتَعْلِ	
لَاتُعْلِ		لَاتُسَمِّ		لَاتُعَادِ		لَاتَتَعَدَّ		لَاتَتَلَافَ		لَاتَجْتَبِ		لَاتَنْمَحِ		لَاتَسْتَعْلِ	

سوالات

الف۔ (۱) ناقص کسے کہتے ہیں؟ اس میں اور لفیف میں کیا تمیز ہے؟

(۲) ناقص اور لفیف میں کون کونسا قاعدہ تصرّفات لفظی کا عمل میں آتا ہے؟

(۳) قَوِیَ اور رَمَی دونوں میں وی متحرک ہیں اور عمل مختلف اس کی وجہ کیا ہے؟

(۴) مَرْمِیٌّ اور مَوْقِیٌّ کی اصل کیا ہے۔ اُن کی تعلیل کرو؟

(۵) یَرْضَیْنَ اور یَعْفُوْنَ میں و کس قاعدے سے ی ہوئی؟

(۶) نونِ تاکید کے آنے سے اس کے ماقبل میں کیا تغیر ہوتا ہے۔ بیان کرو؟

ب۔ (۱) تَدْعُوْنَ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے اور اس کی اصل کیا ہے؟

(۲) تَرْمِیْنَ اور تَقِیْنَ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں اور ان میں کیا کیا تعلیل ہوئی ہے؟

ج۔ (۱) دَعَا اور وَقٰی سے باب افتعال کی ماضی معروف گردانو؟

(۲) مَشٰی سے باب تفعّل اور عَلٰی سے باب تفاعل کا مصدر کیا آئیگا؟ مع تعلیل بیان کرو؟

د۔ فقرات ذیل میں ناقص اور لفیف کے جو الفاظ واقع ہوئے ہیں انکو بیان کرو؟

(۱) وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا (خدا کے بندے زمین پر نرمی سے چلتے ہیں)؟

(۲) اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ۔ (کوئی فرقہ نہیں کہ اس میں ڈرانیوالا نہ آیا ہو)

(۳) وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ (اے خداوند ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)

(۴) رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ (وہ لوگ کہ ان کو سوداگری اور بیچنا خدا

(۵) وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا (اور ہر کسی کو ایک طرف ہے کہ ادھر منہ کرتا ہے)

(۶) نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ ۔ (نوحؑ نے ہم کو پکارا اور ہم بہت اچھی پکار پر پہنچنے والے

(۷) اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْهُ (جب تم ادھار پر ایک وقت تک معاملہ کرو تو اس کو لکھ لو)

(۸) اِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا (اگر وہ اطاعت کریں پس تحقیق انہوں نے راہ پائی)

(۹) اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ (اگر پھر جائیں پس تجھ پر پہنچا دینا ہے)

(۱۰) لَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ (اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوتا)

سبق نمبر ۴۹-۵۰

مُضاعف کا بیان

مضاعف تین بابوں سے آتا ہے۔

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے مَدَّ یَمُدُّ (اَلْمَدُّ کھینچنا)

(۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے فَرَّ یَفِرُّ (اَلْفِرَارُ بھاگنا)

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے مَسَّ یَمَسُّ (اَلْمَسُّ چھونا)

قلیل طور پر کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آیا ہے جیسے حَبَّ یَحَبُّ و لَبَّ یَلُبُّ ٭

مضاعف میں تکرار حروف سے جو تغیرات واقع ہوتے ہیں اُسکی تین صورتیں ہیں ٭

(۱) ادغام قیاسی۔ جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا دال کو دال میں ادغام کیا)

(۲) حذف سماعی۔ جیسے ظَلْتُمْ کہ اصل میں ظَلِلْتُمْ تھا پہلے لام کو حذف کیا)

(۳) ابدال سماعی۔ جیسے اَمْلَیْتُ کہ اصل میں اَمْلَلْتُ تھا دوسری لام کو ی سے بدلا)

ان میں سے تغیر کا موجب اکثر ادغام ہوتا ہے جس حرف کو ادغام کرتے ہیں اسکو مدغم اور جس میں ادغام کرتے ہیں اس کو مدغم فیہ کہتے ہیں جیسے مَدَّ میں پہلی دال مدغم اور دوسری دال مدغم فیہ ہے مضاعف کی گردان اور اس کے تغیرات کے ضوابط صفحات آئندہ پر درج ہیں ٭

فائدہ

اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں حرف ایک جنس کے ہوں تو تلفظ میں دونوں آئیں گے اور کتابت میں صرف ایک جیسے مَدَّ میں اور اگر دونوں قریب المخرج ہوں تو کتابت میں دونوں قائم رہیں گے اور تلفظ میں ایک۔ جیسے صَعِدْتُّ اور پڑھیں گے صَعِتَّ ٭

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	تغیر	قاعدہ
مَدَّ	مُدَّ	یَمُدُّ	یُمَدُّ	مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔ دو حرف متحرک ایک جنس کے جمع ہوئے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا (ق ۱) یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا دو حرف متحرک ایک جنس کے جمع ہوئے اور ما قبل ان کا حرف صحیح ساکن پہلے حرف کی حرکت ما قبل کو دی اور دوسرے میں ادغام کیا (ق ۲) مَدَدْنَ اور یَمْدُدْنَ میں ادغام ممتنع ہے کیونکہ دوسرا حرف ساکن بسکون لازم ہے قاعدہ (۳)	ق: (۱) جب دو حرف [illegible]
مَدَّا	مُدَّا	یَمُدَّانِ	یُمَدَّانِ		
مَدُّوْا	مُدُّوْا	یَمُدُّوْنَ	یُمَدُّوْنَ		
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ	تُمَدُّ		
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ		
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	یَمْدُدْنَ	یُمْدَدْنَ		
مَدَدْتَ	مُدِدْتَ	تَمُدُّ	تُمَدُّ		
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ		
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	تُمَدُّوْنَ		
مَدَدْتِ	مُدِدْتِ	تَمُدِّیْنَ	تُمَدِّیْنَ		
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ		
مَدَدْتُنَّ	مُدِدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ		
مَدَدْتُ	مُدِدْتُ	اَمُدُّ	اُمَدُّ		
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ		

شرائطِ ادغام

(۱) اعلال مزاحم نہ ہو جیسے اِدَّعوٰی۔

(۲) اسم متحرک العین جس میں ادغام کرنے سے التباس لازم آئے نہ ہو جیسے سَبَبٌ و سُرُرٌ۔

(۳) پہلا حرف ہمزہ اور الف سے بدل نہ ہو جیسے اُوْدِیَ (اِیْوُ اُئَ) سے وُقُوْدٌ (ل دُمُقَادَلَۃٌ سے)۔

(۴) حرف اول مشدد نہ ہو۔ جیسے حَلْبَبَ (تَحْبِیْبٌ سے)۔

(۵) پہلا حرف متحرک اور دوسرا الحاق کیواسطے نہ ہو۔ جیسے جَلْبَبَ۔

سبق نمبر (۱۵)

نفی تاکید بلن	نفی جحد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ	امر	نہی	تعلیل
لن یمدّ	لم یمدّ / لم یمدُد	لیمدّنّ	لیمدّن	مُدّ / اُمدُد	لا تمدّ / لا تمدُد	لم یمدّ اصل میں لم یمدُد تھا فک ادغام کی حالت میں لم یمدُد پڑھیں گے اور ادغام کی حالت میں بعد نقل حرکت کے لم یمدّ ہوا بسبب اجتماع ساکنین کے حرف دوم کو فتحہ یا کسرہ یا ضمہ دیا لم یمدّ بنا (قاعدہ ۳۱) علیٰ ہذا امر میں کہیں گے مُدّ (بحرکات ثلثہ) اُمدُد فِرّ (بالفتح والکسر) اِفرِر مَسّ بالفتح والکسر اِمسَس (اور ہمزہ وصل بحالت ادغام ساقط ہو جائے گا)۔
لن یمدّا	لم یمدّا	لیمدّانّ	...	مُدّا	لا تمدّا	
لن یمدّوا	لم یمدّوا	لیمدُّنّ	لیمدُّن	مُدّوا	لا تمدّوا	
لن تمدّی	لم تمدّی / لم تمددی	لتمدِّنّ	لتمدِّن	مُدّی	لا تمدّی	
لن تمدّا	لم تمدّا	لتمدّانّ	...	مُدّا	لا تمدّا	
لن یمددن	لم یمددن	لیمددنانّ	...	اُمدُدن	لا تمددن	
لن تمدّ	لم تمدّ / لم تمدُد	لتمدّنّ	لتمدّن	لیمدّ / لیمدُد	لا یمدّ / لا یمدُد	
لن تمدّا	لم تمدّا	لتمدّانّ	...	لیمدّا	لا یمدّا	
لن تمدّوا	لم تمدّوا	لتمدُّنّ	لتمدُّن	لیمدّوا	لا یمدّوا	
لن تمدّی	لم تمدّی	لتمدِّنّ	لتمدِّن	لتمدّ / لتمدُد	لا تمدّ / لا تمدُد	
لن تمدّا	لم تمدّا	لتمدّانّ	...	لتمدّا	لا تمدّا	
لن تمددن	لم تمددن	لتمددنانّ	...	لیمددن	لا تمددن	... ...
لن اَمدّ	لم اَمدّ / لم اَمدُد	لاَمدّنّ	لاَمدّن	لاَمدّ / لاَمدُد	لا اَمدّ / لا اَمدُد	... ... / ... ...
لن نمدّ	لم نمدّ / لم نمدُد	لنمدّنّ	لنمدّن	لنمدّ / لنمدُد	لا نمدّ / لا نمدُد	... ... / ... ...

ق (۳۲) جس جگہ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوں اور ان میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے کا سکون اگر لازم ہو تو ادغام ممتنع ہے جیسے مَدَدْنَ اور اگر سکون جزمی یا وقفی ہو تو ادغام بنقل حرکت اور فک ادغام دونوں جائز ہیں بحالت ادغام دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دیتے ہیں اور اگر ما قبل مضموم ہو تو اس کی موافقت کیلئے ضمہ بھی جائز ہے۔

صیغہ	مفعول	تغیر	فائدہ
مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ تھا دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کیا مَادٌّ ہوا۔ (ق ۲)	مادٌّ میں دو ساکن جمع ہوئے ہیں۔ اول مدہ دوسرا مدغم اور جب اجتماع ساکنین ایک کلمے میں ہو تو وہ جائز ہوتا ہے اور اس کو اجتماع ساکنین علیٰ حدہٖ کہتے ہیں مگر جب اول مدہ یا دوسرا مدغم نہ ہو یا اجتماع دو کلموں میں ہو تو وہ ناجائز ہوتا ہے اور اس کو اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کہتے ہیں جیسے خُفَنْ اور قُلِ الْحَقُّ ✤
مَادَّانِ	مَمْدُوْدَانِ		
مَادُّوْنَ	مَمْدُوْدُوْنَ		
مَادَّةٌ	مَمْدُوْدَةٌ		
مَادَّتَانِ	مَمْدُوْدَتَانِ		
مَادَّاتٌ	مَمْدُوْدَاتٌ		

قَاعِدَہ ۴: جس جگہ دو حرف ہم جنس اکٹھے ہوں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جیسے مَدٌّ وَصَرَّفَ کہ اصل میں مَدْدٌ وَصَرْرَفَ تھا ✤

ایسا ہی اگر دو حرف قریب المخرج اکٹھے ہوں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے سے بدل کر ادغام کرتے ہیں جیسے اِدَّعٰی کہ اصل میں اِدْتَعٰی تھا ت کو دال سے بدلا۔ اور دال میں ادغام کیا ✤

ت افتعال کے احکام اگر فا کلمہ افتعال کا د۔ ذ۔ ز ہو تو تائے افتعال دال سے بدل جاتی ہے۔ جیسے اِدِّعَاءٌ۔ اِدِّخَارٌ۔ اِزْدِحَامٌ کہ اصل میں اِدْتِعَاءٌ اِذْتِخَارٌ۔ اِزْتِحَامٌ تھا۔ اگر فا افتعال کی ص۔ ض۔ ط۔ ظ ہو تو ت۔ ط ہو جاتی ہے جیسے۔ اِصْطِلَاحٌ۔ اِضْطِرَابٌ۔ اِطِّلَاعٌ۔ اِظْطِلَامٌ کہ اصل میں اِصْتِلَاحٌ اِضْتِرَابٌ۔ اِطْتِلَاعٌ۔ اِظْتِلَامٌ تھا ✤

ت تفعّل اور تفاعل کے احکام جب تفعّل اور تفاعل کا فا کلمہ منجملہ گیارہ حرف (ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ) کے ہو تو جائز ہے کہ ت تفعّل اور تفاعل کو فا کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کریں۔ اس صورت میں مصدر اور ماضی اور امر کے پہلے ہمزۂ وصل آئے گا جیسے اِطَّهَّرَ۔ يَطَّهَّرُ۔ اِطَّهُّرًا۔ اِثَّاقَلَ۔ يَثَّاقَلُ۔ اِثَّاقُلًا ✤

سبق نمبر (۵۲)

ابواب مزید فیہ کی مشق

افعال	استفعال	افتعال	انفعال	مفاعلۃ	تفاعل	تفعیل	تفعّل
اَلْاِمْدَادُ (مدد دینا)	اَلْاِسْتِمْدَادُ (مدد چاہنا)	اَلْاِمْتِدَادُ (دراز ہونا)	اَلْاِنْسِدَادُ (بند ہونا)	اَلْمُمَاسَّۃُ (باہم ملنا)	اَلتَّمَاسُّ (ملنا)	اَلتَّقْرِیْرُ (ثابت کرنا)	اَلتَّقَرُّرُ (ثابت ہونا)
اَمَدَّ	اِسْتَمَدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسَّ	تَمَاسَّ	قَرَّرَ	تَقَرَّرَ
یُمِدُّ	یَسْتَمِدُّ	یَمْتَدُّ	یَنْسَدُّ	یُمَاسُّ	یَتَمَاسُّ	یُقَرِّرُ	یَتَقَرَّرُ
اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	اِنْسِدَادًا	مُمَاسَّۃً	تَمَاسًّا	تَقْرِیْرًا	تَقَرُّرًا
مُمِدٌّ	مُسْتَمِدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرِّرٌ	مُتَقَرِّرٌ
اُمِدَّ	اُسْتُمِدَّ	اُمْتُدَّ	...	مُوْسَّ	تُمُوْسَّ	قُرِّرَ	...
یُمَدُّ	یُسْتَمَدُّ	یُمْتَدُّ	...	یُمَاسُّ	یُتَمَاسُّ	یُقَرَّرُ	...
اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	...	مُمَاسَّۃً	تَمَاسًّا	تَقْرِیْرًا	...
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	...	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	...
اَمِدَّ	اِسْتَمِدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسَّ	تَمَاسَّ	قَرِّرْ	تَقَرَّرْ
اَمْدِدْ	اِسْتَمْدِدْ	اِمْتَدِدْ	اِنْسَدِدْ	مَاسِسْ	تَمَاسَسْ	...	...
لَا تُمِدَّ	لَا تَسْتَمِدَّ	لَا تَمْتَدَّ	لَا تَنْسَدَّ	لَا تُمَاسَّ	لَا تَتَمَاسَّ	لَا تُقَرِّرْ	لَا تَتَقَرَّرْ
لَا تُمْدِدْ	لَا تَسْتَمْدِدْ	لَا تَمْتَدِدْ	لَا تَنْسَدِدْ	لَا تُمَاسِسْ	لَا تَتَمَاسَسْ	...	...
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	مُتَقَرَّرٌ

فائدہ ۱- باب افعال اور استفعال میں قاعدہ یمدّ (قاعدہ ۱۸ جاری) ہوگا اور باب افتعال سے تفاعل تک قاعدہ مدّ (ق ۱) تفعیل اور تفعّل وغیرہ ابواب مثل صحیح کے آئیں گے۔

فائدہ ۲- باب افعال استفعال تفعیل تفعّل کے باقی ابواب کے اسم فاعل اسم مفعول اسم ظرف صورت میں ایک ہیں لیکن دراصل اسم فاعل عین کسرہ سے ہے اور اسم مفعول و ظرف عین کے فتحہ سے۔

سوالات

الف (۱) مضاعف کسے کہتے ہیں اور اس کو صحیح میں شمار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

(۲) مضاعف میں کیا تغیرات واقع ہوتے ہیں ان کے نام مع تعریف بیان کرو؟

(۳) جہاں ادغام نا جائز ہوتا ہے وہاں رفع ثقالت کی کیا تجویز ہو سکتی ہے؟

(۴) اُمْدُدْ کی اصل کیا ہے اور دوسری دال کو کیا حرکت آسکتی ہے؟

(۵) کیا ہر ایک قسم کے دو ہم جنس حرفوں میں ادغام ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۶) یَمْدُدْنَ میں ادغام ممتنع ہے اور لَمْ یَمْدُدْ میں جائز اس کی کیا وجہ ہے؟

ب (۱) تَآدٌّ کیا صیغہ ہے اور اس میں اجتماع ساکنین کے جائز ہونے کی کیا وجہ ہے؟

(۲) سَبَبٌ اور قُوُوْل میں ادغام کرنے کی کیا خرابی پیدا ہوتی ہے؟

ج (۱) مَدٌّ سے باب تفعیل کا مضارع معروف اور باب افعال کی ماضی مجہول گردانو؟

(۲) خَبَّ سے باب استفعال کا امر حاضر معروف گردانو؟

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسماء کہ مضاعف ہوں انکو بیان کرو؟

۱- اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کرسکو)

۲- وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (رفتار میں میانہ روی اور آواز میں آہستگی کر) (۳) اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (فتنہ قتل سے بہت سخت ہے)

(۴) مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (زمین پر ہر ایک چلنے والے کا رزق خدائے تعالیٰ کے ذمے ہے)

(۵) اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ (جس کو تو چاہے ہدایت نہیں کر سکتا)

(۶) قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (جس شخص نے اپنے آپ کو گناہوں میں چھپا لیا نامراد ہوا)

(۷) مَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (جو خدا تعالیٰ اور رسول کی مخالفت کرے گا)

(۸) لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا (نہ جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت)

(۹) اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ (اب حق کھل گیا)

سبق نمبر (۵۳)

مہموز کا بیان

ہمزہ کبھی اکیلا آتا ہے اور کبھی دوسرے ہمزہ سے مل کر پہلی صورت میں تخفیف جوازی ہوتی ہے اور دوسری میں وجوبی سہولت کی غرض سے ہر ایک کے قاعدے الگ الگ بیان کئے جاتے ہیں +

ایک ہمزہ کی تخفیف ایک ہمزہ کی تخفیف کے چار قاعدے ہیں[۱] +

(۱) اگر ہمزہ ساکن اور ماقبل اس کا متحرک ہو تو ہمزہ کو حرف علت کیساتھ موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے بدل دینا جائز ہے (یعنی بعد فتحہ کے الف سے اور بعد ضمہ کے واؤ سے اور بعد کسرہ کے یٰ سے) جیسے رَاسٌ ۔ بُوسٌ ۔ ذِیبٌ کہ اصل میں رَأْسٌ ۔ بُؤْسٌ ۔ ذِئْبٌ تھا +

(۲) اگر ہمزہ مفتوح اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ بعد ضمہ کے وٓ سے اور بعد کسرہ کے یٓ سے جوازاً بدل جاتا ہے جیسے جُوَنٌ ۔ مِیَرٌ کہ اصل میں جُؤَنٌ ۔ مِئَرٌ تھا +

(۳) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا وٓ یا یٓ ساکن زائد غیر الحاقی اسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ کو جنس ماقبل سے بدلنا جائز ہے اور بعد ابدال کے ادغام واجب جیسے مَقْرُوٌّ ۔ خَطِیَّۃٌ ۔ اُفَیْئِسٌ کہ اصل میں مَقْرُوْءٌ ۔ خَطِیْئَۃٌ ۔ اُفَیْئِسٌ تھا +

---

[۱] یہ قاعدہ اور قواعد مابعد سب جگہ جاری ہوتے ہیں مگر جہاں تخفیف ہمزہ کے قاعدہ کیساتھ اعلال یا ادغام کا قاعدہ بھی پایا جائے تو وہاں قاعدۂ اعلال و ادغام کو ترجیح دیجاتی ہے دیکھو یَاْوِسُ اور یَاْمُمُ میں اس قاعدے کیساتھ قاعدۂ اعلال و ادغام بھی موجود ہے مگر چونکہ مقصود تخفیف ہے اور اعلال و ادغام میں تخفیف زیادہ ہے اس واسطے ان ہی دونوں کو عمل میں لاکر یَئُوسُ اور یَؤُمُّ پڑھا۔ اور یہ قاعدہ تخفیف کا عمل میں نہ آیا +

(۴) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا ساکن سوائے مدّہ زائدہ اور نون انفعال اور یائے تصغیر کے ہو تو جائز ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو حذف کریں جیسے یَسَلُ ۔ شَیٌ ۔ ضَوٌ ۔ قَدُ اَفلَحَ ۔ کہ اصل میں یَسْئَلُ ۔ شَیْءٌ ۔ ضَوْءٌ ۔ قَدْ اَفْلَحَ تھا +

دو ہمزوں کی تخفیف | دو ہمزے جو ایک کلمے میں ہوں اُن کی تخفیف کے تین قاعدے ہیں +

(۵) اگر دو ہمزوں میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو موافق حرکت اول کے بدلنا واجب ہے جیسے اٰمَنَ ۔ اُوْمِنَ ۔ اِیْمَانًا ۔ اصل میں ءَاْمَنَ ۔ اُؤْمِنَ ۔ اِئْمَانًا ۔ تھا

فائدہ ۔ کُلْ ۔ خُذْ ۔ مُرْ کہ اصل میں اُؤْکُلْ ۔ اُؤْخُذْ ۔ اُؤْمُرْ تھے اور قاعدہ بالا کے مطابق ۔ اُوْکُلْ ۔ اُوْخُذْ ۔ اُوْمُرْ آنا چاہیئے تھا ۔ دونوں ہمزے خلاف قیاس حذف کیئے جاتے ہیں ۔ کُلْ اور خُذْ میں تو حذف واجب ہے مگر مُرْ کی دو حالتیں ہیں ۔ شروع کلام میں ہمزہ حذف ہوگا ۔ درج کلام میں باقی رہے گا ۔ (دیکھو صفحہ ۵۴) +

(۶) اگر دو ہمزے متحرک ہوں اور ایک اُن میں سے مکسور تو دوسرے ہمزہ کو یٰ سے بدلنا واجب ہے ۔ جیسے جَاءٍ کہ اصل میں جَاءِءٌ تھا ۔ مگر اَیِمَّۃٌ میں (کہ اصل میں اَئِمَّۃٌ تھا) یہ قاعدہ جوازی ہے +

(۷) اگر دونوں متحرک ہوں اور کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے ۔ جیسے اَوَادِمُ ۔ اُوَیْدِمٌ کہ اصل میں ءَءَادِمُ ۔ ءُءَیْدِمٌ تھا

مستثنےٰ ۔ ہمزہ اُکْرِمُ کہ اصل میں اُءَکْرِمُ تھا ۔ خلاف قیاس حذف ہوا ہے اور باقی گردان سے اُکْرِمُ کی موافقت کیلیئے گو ان میں اجتماع ہمزتین نہیں ہے +

سبق نمبر (۵۴)

مجرد کے ابواب مہموز الفا ثلاثی مجرد کے چار بابوں سے اور مہموز العین اور مہموز اللام میں تین بابوں سے آتا ہے۔ مہموز کی گردان عموماً مثل صحیح کے ہوتی ہے

ابواب ذیل کی صرف صغیر کو صحیح کے قیاس پر گردان کر جاؤ +

	(۱) مہموز الفاء				(۲) مہموز العین			(۳) مہموز اللام		
	باب نَصَرَ یَنْصُرُ [illegible]	باب ضَرَبَ یَضْرِبُ [illegible]	باب کَرُمَ یَکْرُمُ [illegible]	باب سَمِعَ یَسْمَعُ [illegible]	باب فَتَحَ یَفْتَحُ [illegible]	باب کَرُمَ یَکْرُمُ [illegible]	باب سَمِعَ یَسْمَعُ [illegible]	باب فَتَحَ یَفْتَحُ [illegible]	باب کَرُمَ یَکْرُمُ [illegible]	باب سَمِعَ یَسْمَعُ [illegible]
ماضی	أَمَرَ	أَدَبَ	أَدُبَ	أَمِنَ	سَأَلَ	لَؤُمَ	يَئِسَ	قَرَأَ	جَرُؤَ	صَدِيَ
مضارع	يَأْمُرُ	يَأْدِبُ	يَأْدُبُ	يَأْمَنُ	يَسْأَلُ	يَلْؤُمُ	يَيْأَسُ	يَقْرَأُ	يَجْرُؤُ	يَصْدَىٰ
مصدر	أَمْرًا	أَدْبًا	أَدْبًا	أَمْنًا	سُؤَالًا	لُؤْمًا	يَأْسًا	قِرَاءَةً	جُرْأَةً	صَدًى
اسم فاعل	آمِرٌ	آدِبٌ	أَدِيبٌ	آمِنٌ	سَائِلٌ	لَئِيمٌ	يَائِسٌ	قَارِئٌ	جَرِيءٌ	صَدِيٌ
ماضی	أُمِرَ	أُدِبَ	...	أُمِنَ	سُئِلَ	...	...	قُرِئَ	...	...
مضارع	يُؤْمَرُ	يُؤْدَبُ	...	يُؤْمَنُ	يُسْأَلُ	...	...	يُقْرَأُ	...	...
مصدر	أَمْرًا	أَدْبًا	...	أَمْنًا	سُؤَالًا	...	...	قِرَاءَةً	...	...
اسم مفعول	مَأْمُورٌ	مَأْدُوبٌ	...	مَأْمُونٌ	مَسْئُولٌ	...	...	مَقْرُوءٌ	...	...
امر	مُرْ	إِيدِبْ	أُودُبْ	إِيمَنْ	إِسْأَلْ	أُلْؤُمْ	إِيْأَسْ	إِقْرَأْ	أُجْرُؤْ	إِصْدَ
نہی	لَا تَأْمُرْ	لَا تَأْدِبْ	لَا تَأْدُبْ	لَا تَأْمَنْ	لَا تَسْأَلْ	لَا تَلْؤُمْ	لَا تَيْأَسْ	لَا تَقْرَأْ	لَا تَجْرُؤْ	لَا تَصْدَ
ظرف	مَأْمَرٌ	مَأْدِبٌ	مَأْدَبٌ	مَأْمَنٌ	مَسْأَلٌ	مَلْأَمٌ	مَيْأَسٌ	مَقْرَأٌ	مَجْرَأٌ	مَصْدًى
اسم آلہ	مِئْمَرٌ	مِئْدَبٌ	مِئْدَبٌ	مِئْمَنٌ	مِسْأَلٌ	مِلْأَمٌ	مِيْأَسٌ	مِقْرَأٌ	مِجْرَأٌ	مِصْدًى
اسم تفضیل	آمَرُ	آدَبُ	آدَبُ	آمَنُ	أَسْأَلُ	أَلْأَمُ	أَيْأَسُ	أَقْرَأُ	أَجْرَأُ	أَصْدَى

تنبیہ۔ ان افعال اور اسمار میں قواعد مہموز بطریق ذیل جاری ہوں گے +

(۱) مہموز الفار کے مضارع معروف اور اسم ظرف میں رَاسٌ کا قاعدہ۔ مضارع مجہول میں لُوْمٌ کا قاعدہ اسم آلہ میں ذِیْبٌ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا مگر مضارع معروف ومجہول کے واحد متکلم اور افعل التفضیل میں آمَنَ کا قاعدہ وجوبی طور پر ہوگا +

امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر حاضر قاعدہ اُوْمِنَ وایمانًا کے تحت ہے۔ جیسے اُدُبْ یا اِدِبْ سے اِیْدِبْ۔ اُدُبْ یا دُبُ سے اُوْدُبْ مگر اُمُرْ یا مُرْ سے خلاف قیاس مُرْ آیا ہے۔ گردان یوں ہوگی +

امر حاضر:۔ مُرْ۔ مُرَا۔ مُرُوْا۔ مُرِی۔ مُرَا۔ مُرْنَ +

بالنون ثقیلہ:۔ مُرَنَّ۔ مُرَانِّ۔ مُرُنَّ۔ مُرِنَّ۔ مُرَانِّ۔ مُرْنَانِّ +

بالنون خفیفہ:۔ مُرَنْ ــــــ مُرُنْ مُرِنْ ــــــ

فائدہ:۔ مُرْ شروع کلام میں بغیر ہمزہ کے آتا ہے جیسے مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا اور درج کلام میں ہمزہ کیساتھ جیسے وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ +

(۲) مہموز العین کے مضارع اور اسم مفعول اور امر میں یَسْاَلُ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا اور امر میں اس قاعدہ کے بعد ہمزہ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہوجائیگا جیسے سَاَلَ یَسْئَلُ سے سَلْ آئے گا۔

اور گردان یوں ہوگی:۔

سَلْ۔ سَلَا۔ سَلُوْا۔ سَلِی۔ سَلَا۔ سَلْنَ

بالنون ثقیلہ:۔ سَلَنَّ .... سَلَانِّ

فائدہ:۔ سَلْ شروع میں بغیر ہمزہ کے اور درج کلام میں ہمزہ کیساتھ آتا ہے جیسے سَلْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔ فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ +

(۳) مہموز اللام میں جہاں شرائط پائی جائیں پہلا قاعدہ جاری ہوگا۔ اور اسم مفعول میں تیسرا قاعدہ اور یہ دونوں جوازی ہوں گے +

سبق نمبر (۵۵)

مزید کے ابواب | سبق نمبر ۳۳ میں بیان ہو چکا ہے کہ مادہ مجرد مزید فیہ کے اکثر ابواب میں پھر سکتا ہے۔ اب دیکھو۔ اگر اَمِنَ کو باب افعال میں اَمَرَ کو باب افتعال میں اور اَذِنَ کو باب استفعال میں لے جائیں تو ابواب مزید فیہ کی یہ صورت ہو گی

باب افعال۔ آمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا مُؤْمِنٌ الامر منہ آمِنْ والنہی عنہ لَا تُؤْمِنْ ٭ باب افتعال۔ اِیْتَمَرَ یَأْتَمِرُ اِیْتِمَارًا ٭ مُؤْتَمِرٌ الامر منہ اِیْتَمِرْ والنہی عنہ لَا تَأْتَمِرْ ٭

باب استفعال۔ اِسْتَأْذَنَ۔ یَسْتَأْذِنُ۔ اِسْتِئْذَانًا۔ مُسْتَأْذِنٌ الامر منہ اِسْتَأْذِنْ والنہی عنہ لَا تَسْتَأْذِنْ ٭

یہی حال باقی ابواب کا ہے مگر تخفیف کے احکام صرف انہیں تین بابوں سے متعلق ہیں اور وہ بھی اس حال میں جبکہ مہموز الفا ہوں۔ تَفَعُّل تَفَاعُل تَفْعِیل۔ مُفَاعَلَہ وغیرہ میں کوئی تغیر نہیں ہوتا ٭ جیسے

تَأَثَّرَ یَتَأَثَّرُ تَأَثُّرًا (باب تفعّل مادہ اثر سے)
تَفَاءَلَ یَتَفَاءَلُ تَفَاؤُلًا (باب تفاعل مادہ فأل سے)
بَرَّأَ یُبَرِّئُ تَبْرِئَۃً (باب تفعیل مادہ برء سے)
آخَذَ یُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَۃً (باب مفاعلہ مادہ اخذ سے)

ہر سہ باب مذکورہ بالا میں ہمزہ کی تخفیف کا حال مثل ابواب مجرد کی ہے کسی جگہ وجوبی کسی جگہ جوازی۔ مثلاً باب افعال اور افتعال کی ماضی امر اور مصدر میں تخفیف وجوبی ہے۔ مضارع۔ اسم فاعل اسم مفعول اور اسم ظرف اور باب استفعال کے جملہ مشتقات میں تخفیف جوازی ٭

سوالات

الف (۱) یَأمُرُ اور یُؤمَرُ میں مہموز کا کون کونسا قاعدہ جاری ہوا ہے ؟
(۲) مِئمَرٌ (اسم آلہ) اور آمَرُ (اسم تفضیل) میں ہمزہ کی تبدیلی جوازی ہے یا وجوبی ؟
(۳) مہموز العین کے امر حاضر میں ہمزہ کے اثبات اور حذف کا کیا طریق ہے ؟
(۴) مُر کیا صیغہ ہے اس کے ہمزہ کا حذف جوازی کس حالت میں ہوگا اور وجوبی کس حالت میں ؟
(۵) مزید فیہ کے کون کون ابواب ہیں جن میں ہمزہ کے آنے سے کچھ تغیر نہیں ہوتا ؟
(۶) باب افعال اور افتعال کے کس کس کلمے میں ہمزہ کی تخفیف وجوبی ہے اور کس کس میں جوازی ؟

ب (۱) تُکرِمُ کی اصل کیا ہے اور ہمزہ کس قاعدے سے حذف ہوا ؟
(۲) یُؤسٌ کی اصل کیا ہے اور اس میں رَأسٌ کا قاعدہ کیوں جاری نہیں ہوا ؟

ج (۱) اَدَبٌ سے باب تَفَعُّل کا مضارع جمع مؤنث غائب اور امر واحد مؤنث حاضر بیان کرو ؟ (۲) قَرَءَ سے باب استفعال کی نفی جحد بلم واحد مؤنث حاضر اور نہی واحد غائب بالنون ثقیلہ کیا آئے گی ؟

د- فقرات مندرجہ ذیل ہیں جو فعل اور اسم مہموز کے واقع ہوئے ہیں اُن کو بیان کرو ؟ (۱) کُلُوا وَاشرَبُوا وَلَا تُسرِفُوا (کھاؤ پیو اور حد سے زیادہ نہ بڑھو)
(۲) فَاقرَءُوا مَا تَیَسَّرَ مِنَ القُرآنِ (جتنا ہو سکے قرآن پڑھو)
(۳) هُوَ الَّذِیٓ اَنشَاَکُم مِن نَّفسٍ وَّاحِدَةٍ (وہ خدا جس نے تم کو جان واحد سے پیدا کیا)
(۴) نَبِّئُونِی بِعِلمٍ اِن کُنتُم صٰدِقِینَ (مجھے یقینی خبر دو اگر تم سچے ہو)
(۵) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذنَا اِن نَّسِینَا (اے ہمارے خدا ہمیں بھول چوک پہ مواخذہ نہ کر)
(۶) لَا تَسئَلنِ مَا لَیسَ لَکَ بِهٖ عِلمٌ (اس چیز کی نسبت مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں +
(۷) لَا تَدخُلُوا بُیُوتًا غَیرَ بُیُوتِکُم حَتّٰی تَستَأنِسُوا - (بیگانے گھروں میں بے اجازت مت جاؤ) +

سبق نمبر (۵۶)

ابواب مخلوط کا بیان

باب مخلوط وہ ہے جو مختلف جنسوں سے مل کر بنے یہ جنسیں تیرہ[۱۳] ہیں۔
(۱) مہموز الفاء (۲) مہموز العین (۳) مہموز اللام (۴) مثال واوی (۵) مثال یائی (۶) اجوف واوی (۷) اجوف یائی (۸) ناقص واوی (۹) ناقص یائی (۱۰) لفیف مفروق (۱۱) لفیف مقرون (۱۲) مضاعف ثلاثی (۱۳) مضاعف رباعی۔ اور جب ایک کو ان میں سے دوسرے کیساتھ ملایا جائے تو بہت سی قسمیں بنتی ہیں۔ مگر اس جگہ صرف کثیر الاستعمال اقسام درج ہوں گے +

۱۔ **مہموز الفاء واجوف واوی**۔ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاَوْبُ (رجوع کرنا) آبَ یَؤُوْبُ بر وزن قَالَ یَقُوْلُ ہمزے میں قواعد مہموز جاری ہوں گے اور و میں قواعد معتل واوی مگر جس جگہ مہموز اور معتل کے قاعدے میں تعارض ہوگا معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی۔ یَؤُوْبُ کہ اصل میں یَأْوُبُ تھا۔ قاعدہ رَأْسٌ مقتضی ہے کہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کیا جاوے اور قاعدہ معتل واوی مقتضی ہے کہ حرکت واؤ کو اس کے ماقبل کی طرف نقل کیا جائے اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے +

(۲) **مہموز الفاء واجوف یائی** باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاَیْدُ (قوی ہونا) آدَ یَئِیْدُ بر وزن بَاعَ یَبِیْعُ اس باب میں بھی قاعدہ بالا جاری رہیگا۔ اور یَئِیْدُ بقاعدہ نقل حرکت یَبِیْعُ کے وزن پر رہیگا۔

(۳) **مہموز الفاء وناقص واوی** باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاُلُوُّ (کوتاہی کرنا) اَلَا یَاْلُوْ بر وزن دَعَا یَدْعُوْ ہمزہ میں قاعدہ مہموز اور و میں قاعدہ ناقص جاری ہوگا +

(۴) **مہموز الفاء وناقص یائی** باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاِتْیَانُ (آنا) اَتٰی یَاْتِیْ بر وزن رَمٰی یَرْمِیْ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْاِبَاءُ (انکار کرنا) اَبٰی یَاْبٰی +

(۵)۔ مہموز الفاء و لفیف مقرون باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاُوِیُّ (پناہ لینا) اَوٰی یَأْوِیْ بر وزن طَوٰی یَطْوِیْ +

(۶)۔ مہموز العین و مثال واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوَأْدُ (زندہ در گور کرنا) وَأَدَ یَئِدُ بروزن وَعَدَ یَعِدُ +

(۷)۔ مہموز العین و ناقص یائی باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلرُّؤْیَۃُ (دیکھنا اور جاننا) رَأٰی یَرٰی۔ مہموز کا قاعدہ نمبر (۴) اس باب کے افعال میں وجوباً جاری ہوگا۔ اور اسمائے مشتقہ میں اسم مفعول مَرْئِیٌّ و اسم ظرف مَرْأًی اور اسم آلہ مِرْآۃٌ کے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کا حذف جوازی ہے +

(۸)۔ مہموز العین و لفیف مفروق باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوَأْیُ (وعدہ کرنا) وَأٰی یَئِیْ بروزن وَقٰی یَقِیْ +

(۹)۔ مہموز اللام و اجوف یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْمَجِیْئُ (آنا) جَاءَ یَجِیْئُ بروزن بَاعَ یَبِیْعُ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْمَشِیْئَۃُ۔ (چاہنا) شَاءَ یَشَاءُ +

(۱۰) مہموز الفاء و مضاعف باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاَمَامَۃُ (امام ہونا) اَمَّ یَؤُمُّ بروزن مَدَّ یَمُدُّ۔ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ نہی۔ اور ظرف میں مضاعف کا قاعدہ جاری ہوگا۔ مضارع میں چونکہ ادغام اور تخفیف ہمزہ کے درمیان تعارض واقع ہوتا ہے۔ قاعدۂ مضاعف کو ترجیح دیں گے۔ پس اُؤْمُمْ میں یَمُدُّ کا حکم جاری ہوگا اور آمَنَ کا قاعدہ جاری نہ ہوگا۔ مگر بعد ادغام کے بقاعدہ دو ہمزۂ متحرک دوسرے ہمزہ کو واو بنایا جائے گا +

(۱۱) مثال واوی و مضاعف باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْوُدُّ۔ (دوست رکھنا) وَدَّ یَوَدُّ بروزن مَسَّ یَمَسُّ +

سبق نمبر (۵۷)

خاصیات ..... ابواب

صرفیوں کی اصطلاح میں خاصیات ابواب معانی ابواب کو کہتے ہیں یہ معنی کبھی بہ سبب خصوصیت وضع باب کے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے اوصاف خلقی باب کَرُمَ یَکْرُمُ اور عوارض نفسانی باب سَمِعَ یَسْمَعُ کا خاصہ ہیں مگر کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں لیجانے سے علاوہ معنی مادہ کے ایک دوسرے معنے اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسے خُرُوْج (نکلنا) لازم ہے جب اُس کو باب افعال میں لائے تو اِخْرَاج (نکالنا) ہوا جس میں زائد معنے تعدیت کے پیدا ہو گئے۔

اسی طرح بعض اوقات اسم جامد کو ماخذ قرار دیکر اس سے فعل بناتے ہیں جس سے علاوہ معنے ماخذ کے اور معنے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے ذَہَبٌ (سونا) اسم جامد ہے اور ذَہَّبَ (سونے کا گلٹ کیا) فعل مشتق ہے اس اشتقاق سے گلٹ کرنے کے جدید معنے پیدا ہوئے اور یہ اشتقاق زیادہ تر ابواب مزید فیہ میں ہوتا ہے۔

ثلاثی اور رباعی کے جو ابواب پہلے بیان ہو چکے ہیں اُن میں سے ہر ایک میں کچھ خاصیتیں پائی جاتی ہیں مگر ثلاثی مجرد کے پہلے تین باب (ضَرَبَ۔ نَصَرَ۔ سَمِعَ) کثیر الخواص ہیں ان تینوں کو کثرت استعمال اور اختلاف حرکت عین ماضی و مضارع کے باعث اصول اور اُمّ الابواب بھی کہتے ہیں۔ اب ہر ایک کی خاصیتیں مع مثالوں کے بیان کی جاتی ہیں۔

ثلاثی مجرّد کے ابواب کی خاصیتیں

باب	بیانِ خاصیّت
نَصَرَ	اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنے یہ ہیں کہ ایک فعل شخص غالب کے اظہارِ غلبہ کیواسطے باب مفاعلہ کے بعد لائیں جیسے یُخَاصِمُنِیْ زَیْدٌ فَاَخْصُمُہٗ (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں) مگر میں جھگڑنے میں اُس پر غالب ہوں (آتا) ✤
ضَرَبَ	اس باب کا خاصہ بھی مغالبہ ہے۔ مگر جب کہ مثال واجوف یائی و ناقص یائی ہو جیسے یُبَایِعُنِیْ زَیْدٌ فَاَبِیْعُہٗ (زید مجھ سے خرید فروخت کرتا ہے مگر میں اس خرید و فروخت میں اس سے بڑھ جاتا ہوں) ✤

تنبیہ:۔ اظہارِ غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ اگر فعل صحیح یا اجوف یا ناقص وادی ہو تو بہر کیف باب نَصَرَ سے ذکر کیا جائیگا۔ خواہ اصل وضع میں اس سے مستعمل نہ ہو جیسے یُضَارِبُنِیْ زَیْدٌ فَاَضْرُبُہٗ (زید میں اور مجھ میں مار کٹائی ہوتی ہے مگر میں اُس پر مار کٹائی میں غالب آتا ہوں) اگر فعل مذکور مثال وادی یا یائی یا اجوف یا ناقص یائی ہو تو اظہارِ غلبہ عموماً ضرب سے ہوگا جیسے یُنَاہِیْنِیْ زَیْدٌ فَاَنْہِیْہِ (زید کا مجھ سے زیرکی میں مقابلہ ہوتا ہے مگر میں زیرکی میں اس پر غالب آتا ہوں) ✤

ان دونوں مثالوں میں اَضْرِبُ کو اَضْرُبُ بضمّ الرّا اور اَنْہُوْ کو اَنْہِیْ بکسر الہا پڑھیں گے۔ اگرچہ دراصل پہلا مکسور الرّا اور دوسرا مضموم الہا ہے ✤

سبق نمبر (۵۸)

بیان خاصیت	نمبر
یہ باب زیادہ تر لازم ہوا کرتا ہے اور رنج خوشی ۔ بیماری ۔ رنگ ۔ عیوب اور حلیۂ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں جیسے حَزِنَ (غمناک ہوا) فَرِحَ (خوش ہوا) سَقِمَ (بیمار ہوا) کَدِرَ (گدلا ہوا) عَوِرَ (کانا ہوا) بَلِجَ (کشادہ ابرو ہوا)	سَمِعَ یَسْمَعُ ۹
اس باب کی خاصیت لفظی ہے ۔ اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کلمے کی جگہ حرف حلقی ہو ۔ جیسے ذَہَبَ (وہ گیا) وَضَعَ (اس نے رکھا) مگر رَکَنَ یَرْکَنُ و اَبیٰ یَاْبیٰ چند الفاظ خلاف قاعدہ اس باب سے آتے ہیں ✦	فَتَحَ یَفْتَحُ ۹

تنبیہ :- عین یا لام کلمے کا حرف حلقی ہونا اس کی دلیل نہیں ہے کہ وہ لفظ باب فتح سے ہے ۔ جیسے وَعَدَ یَعِدُ ۔ بَلَغَ یَبْلُغُ ۔ اگر عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں حلقی ہوں تو وہ لفظ اس باب سے نہیں آتا ✦

یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور اس کے معنی میں اوصاف خلقی پائے جاتے ہیں جیسے حَسُنَ (خوبصورت ہوا) شَجُعَ (دلیر ہوا) اور جو اوصاف بار بار کے تجربہ اور مشق سے مثل اوصاف طبعی کے ہو گئے ہوں وہ بھی اس میں داخل ہیں جیسے فَقُہَ (سمجھدار ہوا) اَدُبَ (صاحب ہوا)	کَرُمَ یَکْرُمُ ۹ ۹۹

نکتۂ لطیفہ :- اوصاف خلقی و عوارض نفسانی باب سَمِعَ سے بھی آتے ہیں مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ ماضی مضموم العین سے جو اوصاف آتی ہیں وہ عموماً دوام پر دلالت کرتے ہیں جیسے حَسُنَ اور ماضی مکسور العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ اکثر زمانہ قلیل کے واسطے ہوتے ہیں جیسے فَرِحَ خَافَ ✦

اس باب کی خاصیت لفظی ہے صرف دو لفظ صحیح کے (حَسِبَ و نَعِمَ) اور چند الفاظ مثال واوی کے آتے ہیں جو تعداد میں تھوڑے ہیں جیسے وَرِمَ (سوج گیا) وَرِثَ (وارث ہوا) وغیرہ ✦	حَسِبَ یَحْسِبُ ۹

۵ حرف حلقی چھ ہیں ۔ ہمزہ ۔ ہاؔ ۔ حاؔ ۔ خاؔ ۔ عینؔ و غینؔ ✦

سبق نمبر ۵۹ و ۶۰

ابواب ثلاثی مزید فیہ

نام	تفعیل	افعال	باب
تعدیہ	فَرِحَ زَيْدٌ فَرَّحْتُهٗ (زید خوش ہوا) (میں نے اسکو خوش کیا)	خَرَجَ زَيْدٌ أَخْرَجْتُهٗ (زید نکلا) (میں نے اس کو نکالا) حَفَرَ زَيْدٌ نَهْرًا أَحْفَرْتُهٗ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی) (میں نے اس سے نہر کھدوائی)	لازم کو متعدی اور متعدی میں ایک اور مفعول کی زیادتی کرنا ... ...
تصییر	وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان کو زہ دار بنایا) (ماخذ وتر)	أَشْرَكْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتی شراک دار بنائی) (ماخذ شراک تسمہ)	کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا۔
سلب	قَرَّدْتُ الْإِبِلَ (میں نے اونٹ سے قراد چیچڑی کو دور کیا) ماخذ قراد	شَكَی زَيْدٌ فَأَشْكَيْتُهٗ (زید نے شکایت کی) (میں نے اس کی شکایت کو دور کیا)	کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا
بلوغ	عَمَّقَ زَيْدٌ (زید عمق تک پہنچا یعنی بہت دور اندیشی کی) خَيَّمَ عَمْرٌو (عمرو خیمے میں آیا)	أَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) أَعْرَقَ عَمْرٌو (عمرو عراق میں پہنچا)	ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا
مبالغہ	صَرَّحَ الْأَمْرُ (بات اچھی طرح کھل گئی) جَوَّلَ زَيْدٌ (زید بہت گھوما)	أَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہو گئی) أَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کا درخت کثرت سے پھل لایا)	کسی شے کی کیفیت یا مقدار کی زیادتی بیان کرنا۔
وجدان	... ...	أَبْخَلْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو بخیل پایا) ماخذ بخل	کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا

مزید فیہ کے خواص

تعریض	مفعول کو محل ماخذ میں لیجانا	اَبعَتُ الفَرَسَ {میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ لے گیا (یعنی منڈی میں)}	... ...
صیرورت	صاحب ماخذ ہونا	اَلبَنَ البَقَرُ گائے دودھ والی ہوگئی ماخذ لَبَن	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوگیا) ماخذ نَور
حینونت	کسی چیز کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا	اَحصَدَ الزَّرعُ کھیتی کاٹنے کا وقت پہنچا ماخذ احصاد	... ...
مطاوعت فَعَّلَ	فَعَّلَ کے بعد اس کا اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا۔	بَشَّرتُہٗ فَاَبشَرَ {میں نے اس کو خوشخبری دی پس وہ خوش ہوا}	... ...
نسبت ماخذ	کسی چیز کو ماخذ کی طرف نسبت کرنا	اَکفَرتُ زَیدًا (میں نے زید کو کفر کی نسبت کی)	فَسَّقتُ زَیدًا (میں نے زید کو فسق کی نسبت کی) ماخذ فسق (بدکاری)
الباس ماخذ	کسی چیز کو ماخذ پہنانا	... ...	جَلَّلتُ الفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی) ماخذ جُلّ
تخلیط ماخذ	کسی چیز کو ماخذ سے جڑنا	... ...	ذَهَّبتُ الاِنَاءَ (میں نے برتن کو سنہری کیا) ماخذ ذَہَب
تحویل	کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	... ...	نَصَّرَ زَیدٌ عَمرًوا (زید نے عمر کو نصرانی بنایا) ماخذ نصرانی
قصر	اختصار کیواسطے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا	... ...	هَلَّلَ (اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا)
ابتدا	کسی فعل کا ابتداءً اس باب سے آنا بدون اس کے مجرد سے آیا ہو	اَشفَقَ زَیدٌ (زید ڈرا) مادہ مجرد شفقت {مہربانی کرنا}	کَلَّمتُہٗ (میں نے اس سے کلام کیا) مادہ مجرد کَلم (مجروح کرنا)

سبق نمبر (۶۱)

تفعّل

نام	باب	تفعّل	
تکلّف	ماخذ میں تصنع ظاہر کرنا	تَکَوَّفَ زَیْدٌ (زید بزور کوفی بنا) ماخذ کوفہ	تَشَجَّعَ عَمْرٌو (عمرو بتکلف بہادر بنا) ماخذ شجاعت
تجنّب	ماخذ سے پرہیز کرنا	تَاَثَّمَ زَیْدٌ (زید گناہ سے بچا) ماخذ اثم	تَحَوَّبَ عَمْرٌو (عمرو نے گناہوں سے پرہیز کیا) ماخذ حوب
تعمّل	ماخذ کو کام میں لانا	تَخَتَّمَ زَیْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی) ماخذ خاتم	تَتَرَّسَ عَمْرٌو (عمرو ڈھال کو کام میں لایا) ماخذ ترس
اتخاذ	کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا	تَوَسَّدَ الحَجَرَ زَیْدٌ (زید نے پتھر کو تکیہ بنایا) ماخذ وسادہ	تَاَبَّطَ الصَّبِیَّ عَمْرٌو (عمرو نے بچے کو بغل میں لیا) ماخذ ابط
تدریج	کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا	تَجَرَّعَ زَیْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پیا) ماخذ جرعہ	تَحَفَّظَ عَمْرٌو (عمرو نے تھوڑا تھوڑا حفظ کیا) ماخذ حفظ
تحوّل	کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ کے ہونا	تَنَصَّرَ زَیْدٌ (زید نصرانی ہو گیا) ماخذ نصرانی	تَبَحَّرَ عَمْرٌو (عمرو دریا کی مانند ہو گیا) ماخذ بحر
صیرورت	اس کے معنی اوپر گزر چکے	تَمَوَّلَ زَیْدٌ (زید مالدار ہو گیا) ماخذ مال	... ...
مطاوعت فعل	"	عَلَّمْتُہٗ فَتَعَلَّمَ (یعنی اسکو سکھلایا پس وہ سیکھ گیا) ماخذ علم	... ...
ابتدا	"	تَکَلَّمَ عَمْرٌو (عمرو نے کلام کیا یا دہ مجرد کلم (زخم) کرنا)	... ...

* اس میں ماخذ فعل مطلوب و مرغوب ہوتا ہے ؛

سبق نمبر (۶۲)

نام	باب	مفاعلة	تفاعل
اشتراک	دو شخصوں کا ملکر کسی کام کو کرنا مگر ایک ان میں سے فاعل بھی ہو اور مفعول بھی	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید اور عمرو نے باہم قتال کیا)	تَلَاطَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم دھول دھپا کیا)
تخییل	دوسرے کو حصول ماخذ کا اپنے میں دکھانا	… … …	تَمَارَضَ زَیْدٌ (زید نے دکھاوے کیلئے اپنے تئیں بیمار بنایا)
موافقت مجرد	مجرد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ زَیْدٌ (زید نے سفر کیا) بمعنی سَفَرَ	… … …
موافقت افعل	افعل کے ہم معنی ہونا	بَاعَدْتُهٗ (میں نے اس کو دور کیا) بمعنی اَبْعَدْتُهٗ	… … …
موافقت فعّل	فعّل کے ہم معنی ہونا	ضَاعَفْتُ الشَّیْءَ (میں نے اسکو دو چند کر دیا) بمعنی ضَعَّفْتُ	… … …
مطاوعت فاعل	اس کے معنے اوپر گذرے	… … …	نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اسکو چیز دی پس اس نے لے لی)
ابتدا		… … …	تَبَارَكَ اللّٰهُ (خدا تعالیٰ بہت بابرکت ہے) مجرد اسکا بَرَكَ ہے (یعنی اونٹ بیٹھا)

فائدہ - باب مفاعلہ اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کیواسطے آتے ہیں. لفظاً ان دونوں میں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ باب مفاعلہ میں ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول آتا ہے اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل لیکن معنے میں کچھ فرق نہیں یعنی دونوں بابوں میں ہر دو شخص فاعل اور مفعول ایک دوسرے کے ہوتے ہیں +

ؔ تکلف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں ماخذ فعل مرغوب فیہ ہوتا ہے بخلاف تخییل کے کہ اس میں صرف دوسرے شخص کو دھوکا دینا مطلوب ہوتا ہے اور ماخذ فعل طبعاً مکروہ +

سبق نمبر (۶۳)

نام	باب	افتعال	استفعال*
اتخاذ	معنے اوپر گذرے	اِحْتَجَرَ الْفَارُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحر	اِسْتَوْطَنَ الْهِنْدَ (اس نے ہندوستان کو وطن بنا لیا) ماخذ وطن
تصرّف	تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا	اِکْتَسَبَ الْعِلْمَ[1] (اس نے کوشش سے علم حاصل کیا) ماخذ کسب	... ...
تخیّر	فاعل کا فعل اپنے لئے کرنا	اِکْتَالَ الشَّعِیرَ (اس نے اپنے لئے جَو ناپے) ماخذ کیل	... ...
مطاوعت فعل	معنے اوپر گذرے	حَمَّلْتُهٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر بوجھ لادا تو وہ لد گیا)	... ...
طلب	ماخذ طلب کرنا	... ...	اِسْتَغْفَرَ زَیْدٌ (زید نے مغفرت مانگی) ماخذ غفر
لیاقت	کسی چیز کا ماخذ لائق ہونا	... ...	اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے قابل ہو گیا) ماخذ رقعہ
وجدان[2]	معنے اوپر گذرے صـ ۹۷	... ...	اِسْتَکْرَمْتُهٗ (میں نے اس کو کریم پایا) ماخذ کرم
حسبان	کسی چیز کو موصوف بماخذ بیان کرنا	... ...	اِسْتَحْسَنْتُهٗ (میں نے اس کو نیک گمان کیا) ماخذ حسن
تحوّل	قلب ماہیت یا صفت ہو کر ماخذ بن جانا	... ...	اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ (مٹی پتھر ہو گئی) ماخذ حجر
قصر	معنے اوپر گذرے صـ ۹۸	... ...	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہا)

[1] کسب اور اکتساب میں یہ فرق ہے کہ کسب مطلق تحصیل شے کا نام ہے اور اکتساب کے معنی ہیں کسی شے کے حاصل کرنے میں مبالغہ اور کوشش کرنا خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ (یعنی ہر جی کو اُس کا نفع پہنچ جاتا ہے جو اس نے ادنیٰ سے ادنیٰ محنت سے کی ہو۔ اور وبال اسی صورت میں آتا ہے کہ نافرمانی کے لیے کوشش کی ہو) * چونکہ اس باب کے معنے میں طلب ہوتی ہے اس لیے فعل لازم اس باب میں آنے سے متعدی ہو جاتا ہے۔ [2] وجدان میں معنے یقین کے ہوتے ہیں اور حسبان میں معنے شک کے +

سبق نمبر (۶۴)

نام باب	لزوم وعلاج	مطاوعت فعّل و افعل	ابتدا	مبالغہ و لون و عیب	*اقتضاب
اِنْفِعَال	یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور جو لفظ اس باب سے آئے اس کے واسطے ضروری ہے کہ فعل جوارح کا اثر یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضائے ظاہری کا کام ہو اور اُس کے فا کلمہ میں یہ سات حرف نہیں آتے۔ ل۔ م۔ ر۔ ن اور تین حرف علّت۔ اگر یہ حرف ہوں اس باب کو افتعال سے لاتے ہیں ؛				
	کَسَرْتُہٗ اِنْکَسَرَ ۔ اِنْزَعَجَ (زَعَجْتُہٗ)	کَسَّرْتُہٗ فَانْکَسَرَ ۔ اَغْلَقْتُہٗ فَانْغَلَقَ	اِنْطَلَقَ ۔ طَلَقَ [illegible]	...	...
اِفْعِلَال ۔ اِفْعِيلَال	ان دو بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون و عیب غالب آتا ہے +				
	...	...	...	اِحْمَرَّ ۔ اِحْمَارَّ سرخ ہونا ۔ اِحْوَلَّ ۔ اِحْوَالَّ بھینگا ہونا	...
اِفْعِيعَال	اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے۔				
	...	...	...	اِحْلَوْلٰی بہت شیریں ہونا	...
اِفْعِوَّال	اکثر لازم آتا ہے اور کوئی مجرد جو اس کے معنے سے مناسبت رکھتا ہو				
	...	...	...	...	...

*اقتضاب اور ابتدا میں یہ فرق ہے کہ اقتضاب کا مادہ ثلاثی مجرد سے بالکل نہیں آتا اور ابتدا کا مادہ مستعمل ہوتا ہے مگر جو معنے مجرد میں ہوتے ہیں وہ مزید فیہ میں نہیں ہوتے جیسے اَشْفَقَ مزید فیہ کے معنی ہیں ڈرا۔ اور مجرد شفق کے معنے ہیں مہربان ہوا +

سبق نمبر (۶۵)
ابواب رباعی مجرد اور مزید فیہ کے خواص

نام باب	فصل	الباس ماخذ	تعمّل	اتخاذ	تحوّل	مطاوعت فعلل	مبالغہ	اقتضاب
اس باب سے جتنے فعل آئے ہیں ان میں سے اکثر صحیح یا مضاعف ہیں اور مہموز کم تر جیسے دَحْرَجَ ۔ زَلْزَلَ ۔ بَلْأَزَ ✦								
فَعْلَلَۃ	حَصْرَمَ (اس نے کنجوسی کیا)	سَرْدَقَ الْبَيْتَ (اس نے گھر پر سرادق ڈالا)	زَعْفَرَ الثَّوْبَ (اس نے کپڑے کو زعفران لگایا)	قَنْطَرَ (اس نے پل بنایا)	...	...	...	...
تَفَعْلُل	...	تَبَرْقَعَ زَيْنَبُ (زینب نے برقع پہنا)	...	...	تَشَيْطَنَ زَيْدٌ (زید شیطان ہو گیا)	دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اس کو لڑھکایا پس وہ لڑھک گیا)	...	...
اِفْعِلَّال	...	...	...	...	...	...	...	اِشْمَأَزَّ (وہ متنفر ہوا)
اِفْعِنْلَال	...	...	...	...	...	حَرْجَمْتُ الْإِبِلَ فَاحْرَنْجَمَتْ (میں نے اونٹوں کو جمع کیا پس وہ جمع ہو گئے)	اِسْحَنْكَكَ (بہت سخت تاریک ہوا)	اِعْلَنْطَطَ (بغض رکھنے والا ہوا)

تنبیہ :- ابواب ملحقات معانی اور خاصیات میں مثل ملحق بہ کے ہوتے ہیں مگر ان میں کچھ مبالغہ ہوتا ہے ✦

سبق نمبر (۶۶)

اسم جامد کے اوزان | اسم جامد کی تین بنائیں تم پڑھ چکے ہو۔ ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی اب دیکھو کہ اختلاف حرکات کے باعث ہر ایک بنا سے کس قدر اوزان آتے ہیں۔

(۱) ثلاثی مجرد۔ ف کلمہ کو فتحہ۔ کسرہ ضمّہ تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور عین کلمے کو ان کے سوا سکون بھی آئیگا تو اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ صورتیں پیدا ہوئیں مگر اہل عرب اسم میں ضمّہ بعد کسرہ کے اور کسرہ بعد ضمّہ کے ثقیل سمجھتے ہیں۔ اب اس لیے فِعُلٌ اور فُعِلٌ دونوں ساقط ہو کر دس وزن رہ گئے جن کی تفصیل یہ ہے :۔

فَلْسٌ (پیسہ)، فَرَسٌ (گھوڑا) کَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ (بازو)، حِبْرٌ (دانا) عِنَبٌ (انگور)، اِبِلٌ (اونٹ) قُفْلٌ (تالا) صُرَدٌ (کٹورا) عُنُقٌ (گردن)۔

فائدہ :۔ بعض کلمات میں کئی حرکتیں جائز ہیں۔ مثلاً اگر فَعِلٌ کا دوسرا حرف حلقی ہو تو تین طرح سے پڑھیں گے جیسے فَخِذٌ سے فَخْذٌ۔ فِخْذٌ۔ فِخِذٌ اگر حرف حلقی نہ ہو تو دو طرح سے جیسے کَتِفٌ سے کِتْفٌ۔ کَتْفٌ اور فِعِلٌ فَعُلٌ فُعُلٌ میں دوسرے حرف کا سکون بھی جائز ہے۔ جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ عَضُدٌ سے عَضْدٌ۔ عُنُقٌ سے عُنْقٌ۔

(۲) اسم رباعی مجرد۔ اس کے پانچ وزن ہیں :۔
جَعْفَرٌ (نام مرد) زِبْرِجٌ (آرائش) بُرْثُنٌ (شکاری جانوروں کا پنجہ) دِرْهَمٌ (سکہ نقرئی) قِمَطْرٌ (صندوق)، (۳) اسم خماسی مجرد :۔ اسکے چار وزن ہیں :۔
سَفَرْجَلٌ (بہی) قُذَعْمِلٌ (موٹا اونٹ) جَحْمَرِشٌ (بڑھیا عورت) قِرْطَعْبٌ (تھوڑی چیز)

(۴) اسم خماسی مزید فیہ۔ ثلاثی اور رباعی مزید فیہ کے اوزان بے شمار ہیں مگر خماسی مزید فیہ کے پانچ سے زیادہ نہیں۔
عَضْرَفُوْطٌ (بامنی)، خُزَعْبِیْلٌ (باطل)، قَرْطَبُوْسٌ (تیز رو اونٹنی)
قَبَعْثَرَیٰ (موٹا اونٹ) خَنْدَرِیْسٌ (شراب کہنہ)۔

سبق نمبر (۶۷)

مصدر کا بیان

اوزان سماعی ثلاثی مجرد کے مصدر کثیر التعداد ہیں اور اکثر اوزان ذیل پر آتے ہیں۔ یہ تمام اوزان دراصل سہ حرفی ہیں اور عین کلمے کی سکون اور حرکت کے لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہیں۔

(۱) وہ جن کا عین کلمہ ساکن ہے۔ ان مصادر کے صرف آخر میں زیادت کی جاتی ہے۔

(۲) وہ جن کا عین کلمہ متحرک ہے۔ ان مصادر کے اول اور وسط اور آخر میں تینوں جگہ زیادت کی جاتی ہے۔

فَعْلٌ اصلی وزن ہے جیسے قَتْلٌ (مار ڈالنا) فِسْقٌ (حکم سے باہر آنا) شُغْلٌ (کام میں رہنا)۔

فَعْلَةٌ (بزیادت تا) جیسے رَحْمَةٌ (مہربانی کرنا) نِشْدَةٌ (گم شدہ چیز کو ڈھونڈنا) گدرۃ

فَعْلٰی (بزیادت الف مقصورہ) جیسے دَعْوٰی (بلانا) ذِکْرٰی (یاد کرنا) بُشْرٰی (خوشخبری دینا)۔

فَعْلَانٌ (بزیادت الف و نون) لَیَّانٌ (قرض ادا کرنا) حِرْمَانٌ (بے نصیب ہونا) غُفْرَانٌ (بخشنا)۔

فَعَلٌ (بلا زیادت حرف) جیسے طَلَبٌ (ڈھونڈھنا) خَنَقٌ (گلا گھونٹنا)۔

فَعَلَةٌ (بزیادت تا) جیسے غَلَبَةٌ (غالب ہونا) سَرِقَةٌ (چرانا)

فَعَلَانٌ (بزیادت الف و نون) جیسے نَزَوَانٌ (کودنا)

فِعَلٌ (بلا زیادت) جیسے صِغَرٌ (چھوٹا ہونا) هُدًی (راہ دکھانا)

فُعَالٌ (بزیادت الف در وسط) جیسے ذَہَابٌ (جانا) صِرَافٌ (کتیا کا نر کی خواہش کرنا) سُؤَالٌ (مانگنا)

فَعَالَةٌ (بزیادت الف در وسط) جیسے زَہَادَةٌ (بے رغبتی کرنا) دِرَایَةٌ (جاننا) لَآیَةٌ (نافرمانی کرنا)

فَعِیلٌ و فُعُولٌ (بزیادت ی و و) جیسے وَبِیصٌ (چمکنا) دُخُولٌ (آجانا)

فَعِیلَةٌ و فُعُولَةٌ (بزیادت تا) جیسے قَطِیعَةٌ (رشتہ کرنا) خُشُونَةٌ (سخت ہونا)

مَفْعِلٌ (بزیادت میم در اول) جیسے مَدْخَلٌ (داخل ہونا) مَرْجِعٌ (لوٹ آنا)

مَفْعِلَةٌ (بزیادت تا) جیسے مَسْعَاةٌ (کوشش کرنا) مَحْمِدَةٌ (سراہنا)۔

فائدہ:۔ فَعُولٌ (بفتح فا) کے وزن پر پانچ مصدروں کے سوا کوئی مصدر نہیں آیا

اور وہ پانچ یہ ہیں :-

وُضُوْءٌ (وضو کرنا) طُهُوْرٌ (پاک ہونا) وَلُوْعٌ (حریص ہونا) وَقُوْدٌ (ایندھن ڈالنا) قَبُوْلٌ (قبول کرنا) +

چند مصدر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں :-

اسم فاعل کی مثال :- جیسے کَاذِبَۃٌ (بمعنی کذب) بَاقِیَۃٌ (بمعنی بقا) خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فَهَلْ تَرٰی لَهُمْ مِنْ بَاقِیَۃٍ (کیا تو ان میں سے کسی کیلئے بقا دیکھتا ہے) +

اسم مفعول کی مثال :- جیسے مَیْسُوْرٌ (بمعنی یُسر) مَفْتُوْنٌ (بمعنی فتنہ) خدائے تعالیٰ فرماتا ہے بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ (تم میں سے کس کو فتنہ یعنی دیوانگی ہے) مگر اسم فاعل کا وزن بہت کم مستعمل ہے کبھی مصدر مزید فیہ کے ساتھ ایک اسم مجرد آتا ہے اور اس سے مصدر کے معنے حاصل ہوتے ہیں جیسے مُصَادَقَۃٌ مصدر مزید فیہ اور صَدَاقَۃٌ اسم مجرد ایسا ہی اِعْطَاءٌ و عَطَاءٌ - اِمْهَالٌ و مُهْلَۃٌ - اِبْیَاضٌ و بَیَاضٌ - بعض لوگ ان اسمار کو حاصل مصدر قرار دیتے ہیں +

سبق نمبر (۶۸)

اوزان قیاسی (۱) اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو مصدر لازم اکثر فُعُوْلٌ (بالضم) کے وزن پر آتا ہے جیسے دَخَلَ دُخُوْلًا - اور اگر عین کلمہ مکسور ہو تو اکثر فَعَلَ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے - جیسے فَرِحَ فَرَحًا اور مصدر متعدی دونوں سے فَعْلٌ (بسکون عین) کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا - جَهِلَ جَهْلًا - اگر ماضی کا عین کلمہ مضموم ہو تو اکثر فَعَالَۃٌ - فِعَلٌ - فَعَلٌ - فُعْلٌ کے وزن پر آتا ہے - کَرَامَۃً عِظَمًا - کَرَمًا حُسْنًا +

(۲) ثلاثی مجرد کے ہر فعل سے مصدر میمی مَفْعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم یا مکسور جیسے مَفْتَحٌ (کھولنا) مَقْتَلٌ (مار ڈالنا) مَضْرَبٌ (مارنا) اور مَرْجِعٌ (بکسر عین) شاذ ہے کبھی اس کے آخر میں ۃ بھی لاحق ہوتی ہے - مَسْئَلَۃٌ (پوچھنا)

(۳) جب ثلاثی مجرد سے کوئی مصدر واسطے معنے وحدت کے بنایا جائے

تو فَعْلَۃٌ کے وزن پر اور جب واسطے معنے نوع کے بنا کیا جائے تو فِعْلَۃٌ کے
وزن پر آتا ہے بشرطیکہ مصدر کے آخر میں تائے تانیث نہ ہو جیسے جَلَسَ سے
جَلْسَۃٌ (ایک دفعہ بیٹھنا) مَرَّۃ کے واسطے اور جِلْسَۃٌ (بیٹھنے کا طریق) نوع کے
واسطے اگر مصدر کے آخر میں ۃ ہو تو پھر صفت کے لگانے سے فرق کیا جائے گا
جیسے ہِدَایَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ۔ ہِدَایَۃٌ حَسَنَۃٌ

فائدہ:۔ فُعْلَۃٌ واسطے مقدار کے آتا ہے جیسے اُکْلَۃٌ (نوالہ) اور فُعَالَۃٌ
اُس چیز کے واسطے آتا ہے جو فعل سے ساقط ہو جیسے قُلَامَۃٌ (تراشہ ناخن)

(۴) جو افعال حرفہ یا اضطراب یا آواز یا مرض یا رنگ کے معنی میں ہوں،
اُن کے مصادر اوزان ذیل پر آتے ہیں +

فِعَالَۃٌ حرفوں اور پیشوں کے واسطے جیسے خِیَاطَۃٌ (سینا) تِجَارَۃٌ ۔
(سوداگری) بعض الفاظ اس وزن پر بالفتح بھی آتے ہیں جیسے وَکَالَۃٌ (وکیل ہونا)
وَلَایَۃٌ (حکومت کرنا) فَعَلَانٌ حرکت اور اضطراب کے واسطے جیسے جَوَلَانٌ
(دوڑنا) خَفَقَانٌ (دل کا دھڑکنا) فُعَالٌ اور فَعِیْلٌ اصوات کے واسطے
نُبَاحٌ (کتے کا بھونکنا) صُرَاخٌ (چیخنا) ہَدِیْرٌ (کبوتر کا آواز دینا) زَئِیْرٌ
(شیر کا آواز کرنا) اور نیز فُعَالٌ درد اور امراض کے واسطے جیسے صُدَاعٌ (درد
سر ہونا) سُعَالٌ (کھانسنا) فُعْلَۃٌ رنگوں کیواسطے جیسے حُمْرَۃٌ (سرخ ہونا)
کُدْرَۃٌ (گدلا ہونا) +

(۵) جب مصدر سے مبالغہ مقصود ہو تو اکثر تَفْعَالٌ اور فِعِّیْلٰی کے وزن پر
آتا ہے جیسے تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا) مبالغہ جَوَلَانٌ ۔ تَرْدَادٌ (زیادہ رد کرنا)
مبالغہ رَدٌّ ۔ حِثِّیْثٰی (زیادہ برانگیختہ کرنا) مبالغہ حَثٌّ ۔ دِلِّیْلٰی (زیادہ رہنمائی کرنا)
مبالغہ دَلَالَۃٌ +

سبق نمبر (۶۹)

تانیث کا بیان

مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو علامتیں تین ہیں:۔

(۱) ۃ[۱] یہ علامت تانیث کی ہے اسمائے جامد اور صفات دونوں کے ساتھ آتی ہے اور قیاساً ہر صفت کے آخر میں تانیث کیلئے لگائی جاتی ہے جیسے اِمْرُءٌ سے اِمْرَأَۃٌ قَاتِلٌ سے قَاتِلَۃٌ ۔

(۲) الف مقصورہ :۔ افعل التفضیل کا مؤنث فُعْلیٰ اس کے لگانے سے بنتا ہے جیسے اَحْسَنُ (نیک مرد) سے حُسْنیٰ (نیک عورت) ۔

(۳) الف ممدودہ :۔ افعل صفتی کا مؤنث فَعْلَاءُ بنانے کے واسطے یہ علامت ہمیشہ لگائی جاتی ہے جیسے اَبْیَضُ (گورے رنگ کا آدمی) سے بَیْضَاءُ (گورے رنگ کی عورت) ۔

مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی دوسری لفظی :۔

حقیقی وہ ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار جیسے اِمْرَأَۃٌ (عورت) کہ اس کے مقابلے میں اِمْرُءٌ (مرد) ہے ۔

لفظی :۔ وہ ہے جو حقیقی کے خلاف ہو کبھی اس میں علامت تانیث لفظوں میں ظاہر ہوتی ہے جیسے ظُلْمَۃٌ (اندھیرا) بُشْریٰ (خوشخبری)۔ صَحْرَاءُ (جنگل) اور کبھی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ مقدر ہوتی ہے جیسے اَرْضٌ (زمین) دَارٌ (گھر) پہلی قسم کو مؤنث قیاسی اور دوسری کو مؤنث سماعی کہتے ہیں ۔

---

[۱] ۃ تانیث کے علاوہ اور مطلب کیلئے بھی مستعمل ہوتی ہے۔ مثلاً مَرَّۃٌ ۔ نوع جس کا بیان صفحہ ۱۱۲ میں ہو چکا ہے۔ ایسا ہی وحدت اور جمع کیواسطے بھی جیسا کہ جمع کے بیان میں مذکور ہوگا ۔

مؤنث سماعی کی شناخت کیواسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ صرف سماع و تتبع محاورات پر منحصر ہے۔ اس جگہ صرف چند الفاظ جو قاعدہ کلیہ کے تحت میں آسکتے ہیں درج کئے جاتے ہیں :-

اوّل :- وہ الفاظ جو عموماً مؤنث مستعمل ہوتے ہیں :-

(الف) بدن کے تمام جفت اعضاء جیسے اُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ) وغیرہ صرف حَاجِبٌ (ابرو) خَدٌّ (رخسارہ) اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں

(ب) شراب کے تمام نام جیسے خَمْرٌ۔ خَرْطُومٌ۔ طِلَاءٌ وغیرہ +

(ج) ہوا کے تمام نام جیسے رِیْحٌ۔ صَرْصَرٌ وغیرہ +

(د) دوزخ کے کل نام جیسے جَہَنَّمُ۔ سَقَرُ وغیرہ +

(ہ) تمام جمعیں سوائے جمع مذکر سالم کے +

دوم :- وہ الفاظ جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں +

(الف) شہروں کے نام بتاویل موضع کے مذکر اور بتاویل بقعہ کے مؤنث ہوتے ہیں +

(ب) حرف ہجی مثلاً الف۔ ب۔ ت وغیرہ اور حرف عامل مثلاً مِنْ۔ اِلٰی وغیرہ +

(ج) اسم جمع مثلاً رَکْبٌ (اسم جمع رَاکِبٌ) عَبِیْدٌ (اسم جمع عَبْدٌ) لیکن اِبِلٌ۔ خَیْلٌ۔ غَنَمٌ خلاف قاعدہ واجب التانیث ہیں

ف کسی اسم کے واجب التانیث یا جائز التانیث مستعمل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جب فعل کو اس اسم کی طرف اسناد کریں تو فعل میں تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

اسمائے واجب التانیث میں فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائیگا اور جائز التانیث میں اختیار ہے کہ فعل مذکر لائیں یا مؤنث۔ اس کا مفصل حال ہمارے رسالہ کتاب النحو سے معلوم ہوگا +

سبق نمبر (۱۰)

تثنیہ و جمع کا بیان

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں :-

۱- واحد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ - اِمْرَأَةٌ ٭

۲- تثنیہ جو دو پر دلالت کرے یہ صیغہ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے رَجُلَانِ - اِمْرَأَتَانِ ٭

واحد کے آخر میں الف ہو تو مفصلۂ ذیل تغیرات ہوتے ہیں :-

(الف) اگر الف مقصورہ ہو اور سہ حرفی میں وٗ کا بدل ہو تو وٗ ہو جاتا ہے جیسے عَصَا سے عَصَوَان اور یٗ کا بدل ہو تو یٗ ہو جاتا ہے جیسے فَتًی سے فَتَیَانِ اور غیر سہ حرفی میں عموماً یٗ ہو جاتا ہے۔ خواہ وٗ یا یٗ کا بدل ہو۔ جیسے مصطفٰی (مادہ صَفْوٌ) سے مُصْطَفَیَانِ اور مُجْتَبٰی (مادہ جَبْیٌ) سے مُجْتَبَیَانِ خواہ علامت تانیث ہو جیسے حُبْلٰی سے حُبْلَیَانِ ٭

(ب) اگر الف ممدودہ ہو اور اصلی ہو تو ہمزہ قائم رہتا ہے جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ اور اگر اصلی نہ ہو اور علامت تانیث ہو تو ہمزہ کا وٗ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ ورنہ جائز جیسے کِسَاءٌ سے کِسَاءَانِ - کِسَاوَانِ ٭

ے تثنیہ کی اصلی علامت تو الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہے مگر الف کی جگہ بعض حالتوں میں یٗ ماقبل مفتوح آجاتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَیْنِ اس کا حال کتاب النحو میں معلوم ہوگا ٭

ے اس بات کی شناخت کہ الف وٗ کا بدل ہے یا یٗ کا تو یوں ہو سکتی ہے کہ اگر سہ حرفی میں بصورت الف ہو تو وٗ کا بدل سمجھو۔ اور بصورت یٗ ہو تو یٗ کا اور غیر سہ حرفی میں مطلقاً یٗ کی صورت میں ہوتا ہے مگر اصلی مادہ کے لحاظ سے معلوم ہو سکتا ہے ٭

۳- جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں:-
اوّل جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم رہتی ہے۔ صرف اس کے آخر میں واو ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (و- نَ) زیادہ کرنے سے جمع مذکر سالم بن جاتی ہے جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور ا- ت لگانے سے جمع مؤنث۔ جیسے ہِنْدٌ سے ہِنْدَاتٌ۔ اگر واحد کے آخر میں ۃ تانیث کی ہو تو گر جاتی ہے جیسے مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ +

تنبیہ :- جمع سالم بنانے کے وقت امور ذیل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے

۱- اگر علم مذکر عاقل یا صفت مذکر عاقل کی ہو تو جمع (و- نَ) سے آئیگی جیسے زَیْدٌ- زَیْدُوْنَ- قَاتِلٌ- قَاتِلُوْنَ +

(۲) اگر علم مؤنث عاقل یا صفت مؤنث عاقل یا صفت غیر عاقل کی ہو تو جمع ا- ت سے آئے گی- جیسے ہِنْدٌ- ہِنْدَاتٌ- قَاتِلَۃٌ- قَاتِلَاتٌ اور صَافِنٌ (عمدہ گھوڑا) صَافِنَاتٌ +

ان دونوں شرائط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جمع مذکر سالم صرف ذوی العقول کے علم یا صفت کی ہوتی ہے۔ غیر علم یا صفت غیر ذوی العقول کی نہیں ہوتی- پس رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ اور نَاہِقٌ کی جمع نَاہِقُوْنَ نہیں ہوسکتی- کیونکہ پہلا کلمہ صفت نہیں اور دوسرا صفت تو ہے مگر غیر مذکر عاقل کی ہے- اَرْضٌ- سَنَۃٌ کی جمع اَرْضُوْنَ- سِنُوْنَ خلاف قیاس آئی ہے +

دوم- جمع مکسّر- جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے + اسکی دو قسمیں ہیں-
ایک جمع قلت جس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے-
دوسری جمع کثرت- جو دس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے-
جمع قلّت کے چار وزن ہیں اور کثرت کے اوزان بے شمار اور زیادہ تر سماع پر منحصر ہیں- مشہور اوزان نقشہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

سبق نمبر ۷۱ و ۷۲

جمع قلّت کے اوزان

وزن جمع	وزن مفرد	امثلہ		
اَفْعُلٌ	فَعْلٌ	فَلْسٌ (پیسہ) اَفْلُسٌ جمع۔ یہ وزن اجوف اور صفت میں نہیں آتا۔ قَوْسٌ (کمان) جمع اَقْوُسٌ اور عَیْنٌ (چشمہ) کی جمع اَعْیُنٌ شاذ ہے۔ اسم چار حرفی میں جس کا تیسرا حرف مدّہ ہو اور مونث معنوی ہو یہ جمع بہت شائع ہے جیسے ذِرَاعٌ (ہاتھ) کی جمع اَذْرُعٌ ۔		
اَفْعَالٌ	فَعْلٌ	یہ وزن زیادہ تر اجوف میں آتا ہے۔ خواہ اسم ہو خواہ صفت جیسے ثَوْبٌ (کپڑا) اَثْوَابٌ جمع۔ ضَیْفٌ (مہمان) اَضْیَافٌ جمع ۔		
اَفْعَالٌ	فُعْلٌ	جُزْءٌ (حصہ) اَجْزَاءٌ جمع	فَعُلٌ	عَضُدٌ (بازو) اَعْضَادٌ جمع
	فِعْلٌ	عِیدٌ (دم) اَعْیَادٌ جمع	فُعُلٌ	عُنُقٌ (گردن) اَعْنَاقٌ جمع
	فَعَلٌ	بَطَلٌ (جوان) اَبْطَالٌ جمع	فَعُوْلٌ	عَدُوٌّ (دشمن) اَعْدَاءٌ جمع
	فَعِلٌ	کَتِفٌ (مونڈھا) اَکْتَافٌ جمع	فِعَلٌ اسم	عِنَبٌ (انگور) اَعْنَابٌ جمع
		... ...	فَعِیْلٌ صفت	شَرِیْفٌ (بزرگ) اَشْرَافٌ جمع
اَفْعِلَةٌ		یہ وزن زیادہ تر چار حرفی اسم مذکر کی جمع مستعمل ہوتا ہے جس کا تیسرا حرف مدّہ ہو۔ جیسے طَعَامٌ (کھانا) اَطْعِمَةٌ جمع۔ رَغِیْفٌ (روٹی) اَرْغِفَةٌ جمع۔ اور صفت مضاعف کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے۔ جیسے حَبِیْبٌ (دوست) اَحِبَّةٌ جمع ۔		
فِعْلَةٌ	فَعِیْلٌ	صَبِیٌّ (لڑکا) صِبْیَةٌ (لڑکے) جمع		
	فَعَلٌ	فَتًی (جوان) فِتْیَةٌ ...... جمع		
	فُعَالٌ	غُلَامٌ (لڑکا) غِلْمَةٌ ...... جمع		

(۱) جمع قلت چہار است اَبْنِیَةٌ ... اَفْعُلٌ و اَفْعَالٌ و فِعْلَةٌ ۔ اَفْعِلَةٌ ۔

جمع کثرت کے اوزان

اوزانِ جمع	وزنِ مفرد	شرط	اَمثلہ
فُعْلٌ	اَفْعَلُ	صفت مشبّہ	اَحْمَرُ (سرخ) حُمْرٌ۔ جمع۔
فُعُلٌ	فِعَالٌ فَعِيْلٌ فَعُوْلٌ	مضاعف نہ ہو اسم یا صفت بمعنی فاعل	حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ جمع۔ كِتَابٌ (کتاب) كُتُبٌ۔ جمع۔ رَغِيْفٌ (روٹی) رُغُفٌ جمع۔ نَذِيْرٌ (ڈرانیوالا) نُذُرٌ جمع عَمُوْدٌ۔ (ستون)۔ عُمُدٌ جمع۔ صَبُوْرٌ۔ (صابر) صُبُرٌ جمع
فُعَلٌ	فُعْلَةٌ فُعْلَةٌ فُعْلٰى	اسم اجوف نہ ہو اسم ہو مؤنث اسم تفضیل	نَوْبَةٌ (باری) نُوَبٌ جمع بُرْقَةٌ (پتھریلا کیچڑ) بُرَقٌ جمع تُخْمَةٌ (بدہضمی) تُخَمٌ جمع نُصْرٰى (زیادہ مددگار عورت) نُصَرٌ جمع
فِعَلٌ	فِعْلَةٌ	اسم ہو	بِدْرَةٌ (تھیلی) بِدَرٌ جمع۔ فِرْقَةٌ (گروہ) فِرَقٌ جمع
فُعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل غیر ناقص	طَالِبٌ (م) طَلَبَةٌ جمع
فَعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل ناقص	
فِعَلَةٌ	فِعْلٌ	......	قِرْدٌ (بندر) قِرَدَةٌ جمع
فُعَّلٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَةٌ	صفت	نَائِمٌ۔ نَائِمَةٌ (خوابندہ) نُوَّمٌ جمع
فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل صحیح	جَاهِلٌ (نادان) جُهَّالٌ جمع
فِعَالٌ	فَعْلٌ فَعَلٌ فَعْلَةٌ فَعِيْلٌ فَعِيْلَةٌ فَعْلٰى	غیر اجوف مضاعف اجوف ناقص نہ ہو اسم بمعنی فاعل مؤنث فعلان	زَنْدٌ (پہنچا) زِنَادٌ جمع۔ صَعْبٌ (دشوار) صِعَابٌ جمع جَبَلٌ۔ (پہاڑ) جِبَالٌ جمع۔ حَسَنٌ (نیک) حِسَانٌ جمع قَصْعَةٌ (پیالہ) قِصَاعٌ جمع۔ رَقَبَةٌ (گردن) رِقَابٌ جمع كَرِيْمٌ۔ كَرِيْمَةٌ (بزرگ) كِرَامٌ جمع عَطْشٰى (پیاسی عورت) عِطَاشٌ جمع

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
فُعُولٌ	فَعْلٌ فِعْلٌ فَعْلَةٌ	اجوف واوی یا نہ ہو	فَلْسٌ (پیسہ) فُلُوسٌ جمع - حِمْلٌ (بوجھ) حُمُولٌ جمع قُرْءٌ (حیض) قُرُوْءٌ جمع - ذَكَرٌ (نر) ذُكُورٌ جمع بَدْرَةٌ (م) بُدُورٌ جمع
فُعْلَانٌ	فَعِيلٌ	غیر صفت	رَغِيفٌ (م) رُغْفَانٌ جمع
	فَاعِلٌ أَفْعَلُ فُعَالٌ	صفت	رَاكِبٌ (سوار) رُكْبَانٌ - أَحْمَرُ حُمْرَانٌ - شُجَاعٌ شُجْعَانٌ
فِعْلَانٌ	فَعِيلٌ فُعَالٌ فُعَلٌ	صفت اسم	سَرِيعٌ (تیز رو) سِرْعَانٌ - شُجَاعٌ - شِجْعَانٌ + صُرَدٌ (ممولا) صِرْدَانٌ +
	فَعْلٌ فُعْلٌ	اجوف	تَاجٌ (تاج) تِيجَانٌ - عُودٌ (لکڑی) عِيدَانٌ
فَعْلَى	فَعِيلٌ	بمعنی مفعول	جَرِيحٌ (مجروح) جَرْحَى +
فِعْلَى	فَعَلٌ فِعْلَانٌ	صرف دو لفظ ہیں	حَجَلٌ (چکور) حِجْلَى - ظِرْبَانٌ (چھوٹا سا جانور) ظِرْبَى
فُعَلَاءُ	فَعَالٌ فَعِيلٌ فَاعِلٌ	صفت صفت	جَبَانٌ (بزدل) جُبَنَاءُ - شُجَاعٌ - شُجَعَاءُ شَرِيفٌ شُرَفَاءُ - شَاعِرٌ - شُعَرَاءُ
أَفْعِلَاءُ	فَعِيلٌ	صفت عاقل ناقص ہو یا مضاعف	غَنِيٌّ (دولتمند) أَغْنِيَاءُ - حَبِيبٌ (دوست) أَحِبَّاءُ
فَعَالَى	فَعْلَاءُ فِعْلَى فَعْلَى	اسمی صفت	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارَى - فَتْوَى (حکم شرعی) فَتَاوَى ذِفْرَى (گدی) ذَفَارَى - سَعْدَى (نام عورت) سَعَادَى حَرْمَى (دشتی بکری) حَرَامَى - خُنْثَى (ہیجڑا) خَنَاثَى
	فَعْلَانٌ	صفت	سَكْرَانٌ - سَكَارَى +
فُعَالَى	فَعِيلٌ	صفت	أَسِيرٌ (قیدی) أُسَارَى
	فَعْلَانٌ	صفت	سَكْرَانٌ - سُكَارَى +
...	...	...	... ...

منتہی الجموع کے اوزان

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
مَفَاعِلُ	مَفْعِلٌ مَفْعُلَةٌ	اسم ظرف اسم آلہ	مَسْجِدٌ۔ مَسَاجِدُ جمع۔ مِضْرَبٌ۔ مَضَارِبُ جمع مَكْرُمَةٌ (بزرگی) مَكَارِمُ جمع
فَوَاعِلُ	فَاعِلَةٌ فَاعِلٌ	اسم ہو یا صفت اسم ہو یا صفت مذکر غیر عاقل	كَاثِبَةٌ (پیش شانۂ اسپ) كَوَاثِبُ جمع۔ نَائِمَةٌ۔ نَوَائِمُ جمع۔ كَاهِلٌ (مونڈھا) كَوَاهِلُ جمع۔ نَاهِقٌ (ہنہنانے والا) نَوَاهِقُ جمع
فَعَائِلُ	فَعِيلَةٌ فَعُولَةٌ فِعَالَةٌ فَعَالٌ	اسم ہو یا صفت صفت اسم اسم	سَفِينَةٌ (کشتی) سفائن جمع۔ نَفِيسَةٌ (عمدہ) نفائس جمع عَجُوزَةٌ (بڑھیا) عَجَائِزُ جمع۔ حَمَامَةٌ (کبوتر) حَمَائِمُ جمع۔ رِسَالَةٌ (خط) رَسَائِلُ جمع۔ ذُؤَابَةٌ (زلف) ذَوَائِبُ جمع شَمْأَلٌ (خصلت) شَمَائِلُ جمع۔
فَعَالِيُ	فَعْلَاءُ فَعْلَىٰ فِعْلَىٰ	اسم ہو یا صفت اسم اسم	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارِي جمع۔ عَذْرَاءُ (کنواری) عَذَارِي جمع۔ فَتْوٰى (حکم شرعی) فَتَاوِي جمع ذِفْرٰى (پس گوش) ذَفَارِي جمع
مَفَاعِيلُ	مِفْعَالٌ مَفْعُولٌ	اسم آلہ ...	مِصْبَاحٌ (چراغ) مَصَابِيحُ جمع مَلْعُونٌ (لعنت کردہ شدہ) مَلَاعِينُ

(۱) ان تمام جمعوں میں پہلا حرف مفتوح اور تیسرا حرف الف اور چوتھا مکسور*

تنبیہ:- جو اسم رباعی یا اس کا ہموزن ہو اس کی جمع قیاساً اوزان نمبر(۱) کے مطابق آئیگی جیسے جَعْفَرٌ (دریا) جَعَافِرُ۔ اِصْبَعٌ (انگلی) اَصَابِعُ۔ اگر آخر میں ۃ ہو تو گر جائیگی جیسے تَجْرِبَةٌ۔ تَجَارِبُ۔ اگر آخر حرف سے پہلے مدہ زائد ہو تو ی ماقبل مکسور سے بدل کر اُس کی جمع وزن نمبر(۲) کی صورت میں ہوگی۔ جیسے قِرْطَاسٌ (کاغذ) قَرَاطِيسُ۔ سُلْطَانٌ (بادشاہ) سَلَاطِينُ۔ اِقْلِيمٌ (ولایت) اَقَالِيمُ۔ جو خماسی ہو اس کا اخیر حرف گرا کر اوزان نمبر(۱) کے مطابق جمع بناؤ۔ جیسے سَفَرْجَلٌ (بہی) سَفَارِجُ اگر اخیر حرف سے پہلے مدہ زائد ہو تو اسکو بھی گرا دو جیسے عَنْدَلِيبٌ (بلبل) عَنَادِلُ جمع

(۱) کبھی جمع کے حرف اور ہوتے ہیں اور واحد کے اور اس کو اصطلاح میں جمع من غیر لفظہٖ کہتے ہیں جیسے اِمْرَأَۃٌ کی جمع نِسَاءٌ اور ذُوْ کی جمع اُولُوْا ۔ (۲) کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہوتا ہے جیسے اُمٌّ (ماں) اُمَّھَاتٌ ۔ فَمٌ (منہ) اَفْوَاہٌ ۔ مَاءٌ (پانی) مِیَاہٌ ۔

(۳) ۔ کبھی واحد اور جمع میں کچھ فرق نہیں ہوتا ۔ صرف اعتباری فرق ہوتا ہے جیسے فُلْکٌ (کشتی وکشتیہا) ۔

(۴) کبھی جمع کی جمع کی جاتی ہے اور اسکو جمع الجمع کہتے ہیں جیسے ۔

کَلْبٌ (کتا) اَکْلُبٌ ۔ اَکَالِبُ | حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ ۔ حُمُرَاتٌ
نِعْمَۃٌ ۔ (نعمت) اَنْعُمٌ ۔ اَنَاعِمُ | بَیْتٌ (گھر) بُیُوْتٌ ۔ بُیُوْتَاتٌ

(۵) بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ۃ کے ساتھ واحد پر اور بدون ۃ کے جنس پر اور کبھی ۃ کے ساتھ جنس پر اور بدون ۃ کے واحد پر دلالت کرتے ہیں ۔ اُن کو اسم جنس کہتے ہیں ۔ جیسے

شَجَرَۃٌ (درخت) شَجَرٌ (درختہا) | کَمْءٌ (کھنبی) کَمْأَۃٌ (کھنبیاں)
تَمْرَۃٌ (کھجور) تَمْرٌ (کھجوریں) | جَبْءٌ (ایک قسم کی گھاس) جَبْأَۃٌ (بہت سی گھاس)

(۶) بعض الفاظ ایسے بھی ہیں کہ ان میں جمعیت کے معنے پائے جاتے ہیں اور اُن کا واحد نہیں ہوتا جیسے قَوْمٌ (گروہ) رَہْطٌ (جتھا) یا واحد ہوتا ہے مگر اُس کا وزن جمع کے اوزان سے خارج ہوتا ہے جیسے رَاکِبٌ (سوار) رَکْبٌ (سواراں) رَفِیْقٌ (ہمراہی) رُفْقَۃٌ (ہمراہیاں) خَادِمٌ (خدمتگار) خَدَمٌ (خدمتگاراں) صَاحِبٌ (مصاحب) صَحَابَۃٌ (مصاحبان) ایسے اسمار کو اسم جمع کہتے ہیں ۔

سبق نمبر (۷۳)
نسبت کا بیان

اسم کے آخر میں یائے مشدّد ماقبل مکسور بڑھانے کو نسبت کہتے ہیں اور اسطرح سے جو اسم بنتا ہے اسکو منسوب۔ اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگائی گئی ہے اس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے جیسے ھِندِیٌّ (جس کو ہند سے کچھ تعلق ہو) مَسِیْحِیٌّ (جو مسیح کے مذہب کا معتقد ہو)
نسبت کے قاعدے حسب ذیل ہیں:-

(۱) جب لفظ کے آخر میں ۃ ہو۔ نسبت کے وقت اُس کا حذف کرنا واجب ہے۔ جیسے کُوْفَۃٌ۔ کُوْفِیٌّ۔ مَکَّۃٌ۔ مَکِّیٌّ اور نسبت کے بعد مؤنث کیلئے ۃ زیادہ کردی جاتی ہے۔ جیسے کُوْفِیَّۃٌ و مَکِّیَّۃٌ۔

(۲) فَعِیْلٌ۔ فَعِیْلَۃٌ۔ فُعَیْلَۃٌ جب ناقص ہو تو پہلی ی کو دور کریں اور دوسری کو و سے بدل کر ماقبل کو فتح دیں جیسے عَلِیٌّ۔ عَلَوِیٌّ۔ غَنِیَّۃٌ۔ غَنَوِیٌّ۔ اُمَیَّۃٌ۔ اُمَوِیٌّ۔

(۳) جو اسم غیر اجوف و غیر مضاعف فَعِیْلَۃٌ یا فَعُوْلَۃٌ کے وزن پر یا غیر مضاعف فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو۔ حرف علّت اور ۃ کا حذف اور عین کا مفتوح کرنا واجب ہے۔ جیسے مَدِیْنَۃٌ۔ مَدَنِیٌّ۔ کَھُوْلَۃٌ۔ کَھَلِیٌّ۔ جُھَیْنَۃٌ۔ جُھَنِیٌّ۔ مگر۔ طَبِیْعَۃٌ اور سَلِیْقَۃٌ سے طَبِیْعِیٌّ اور سَلِیْقِیٌّ خلاف قیاس آیا ہے۔

(۴) فَعِیْلٌ اور فُعَیْلٌ صحیح سے ی نہیں گرتی جیسے رَبِیْعٌ۔ رَبِیْعِیٌّ۔ عُبَیْدٌ۔ عُبَیْدِیٌّ مگر ثَقِیْفٌ سے ثَقَفِیٌّ اور قُرَیْشٌ سے قُرَشِیٌّ خلاف قیاس آیا ہے۔

(۵) الف مقصورہ اگر تیسری یا چوتھی جگہ ہو تو و سے بدل جاتا ہے جیسے رِضیٰ۔ رِضَوِیٌّ۔ مَوْلیٰ۔ مَوْلَوِیٌّ اور پانچوں جگہ ہو تو گر جاتا ہے جیسے مُصْطَفیٰ

مُصْطَفِیٌّ مگر مُصْطَفَوِیٌّ بھی آیا ہے +

۶- الف ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو بحال رہتا ہے جیسے قُرَّاءٌ قُرَّائِیٌّ اور علامت تانیث ہو تو وٗ سے بدل ہوتا ہے۔ جیسے بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ اور اگر اصلی حرف کا بدل ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے سَمَآءٌ (سَمَاوٌ) سے سَمَائِیٌّ و سَمَاوِیٌّ +

(۷) جو یائے مشدّد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ قائم مقام یائے نسبت کے ہو جاتی ہے۔ جیسے شَافِعِیٌّ (امام شافعیؒ) سے شَافِعِیٌّ (امام شافعی رح کا پیرو) +

(۸) اگر یٰ تیسری جگہ بعد کسرہ یا یٰ کے ہو تو وٗ سے بدل جاتی ہے یا ما قبل کو فتحہ دیا جاتا ہے۔ جیسے عَمٌّ (عَمِیٌّ) سے عَمَوِیٌّ۔ حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ اور اگر چوتھی جگہ ہو تو اس کا حذف اور وٗ سے ابدال دونوں جائز ہیں جیسے دِہْلِی سے دِہْلِیٌّ و دِہْلَوِیٌّ اور اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے جیسے مُشْتَرِیٌّ سے مُشْتَرِیٌّ +

(۹) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو تو نسبت کے وقت حرف اصلی واپس آجاتا ہے جیسے اَخٌ۔ اَخَوِیٌّ اَبٌ۔ اَبَوِیٌّ۔ دَمٌ۔ دَمَوِیٌّ +

(۱۰) بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس بھی مسموع ہوئی ہے جیسے نُوْرٌ۔ نُوْرَانِیٌّ۔ حَقٌّ۔ حَقَّانِیٌّ۔ هِنْدٌ۔ هِنْدَوَانِیٌّ (سیف ہندی) مَرْوٌ۔ سے مَرْوَزِیٌّ (مرو کا آدمی) رَیٌّ سے رَازِیٌّ (رے کا رہنے والا) یَمَنٌ سے یَمَانِیٌّ۔ بَادِیَۃٌ سے بَدَوِیٌّ (جنگلی) +

سبق نمبر (۴۷)

تصغیر کا بیان

اسم میں ایک خاص تغیّر دینے کو تصغیر کہتے ہیں جس لفظ کو متغیّر کریں اسے مُکبّر اور جو تغیّر پا کر بنے اسے مصغر کہتے ہیں۔ اسم مصغر سے اس کے مدلول کی چھٹائی معلوم ہوتی ہے +

تصغیر کے پانچ وزن ہیں۔

(۱) فُعَیْلٌ واسطے تصغیر اسم ثلاثی کے رَجُلٌ۔ رُجَیْلٌ۔ عَبْدٌ عُبَیْدٌ۔

(۲) فُعَیْعِلٌ واسطے تصغیر ثلاثی مزید فیہ اور رباعی اور خماسی کے جبکہ چوتھا حرف مدّہ نہ ہو جیسے مِضْرَبٌ۔ مُضَیْرِبٌ۔ جَعْفَرٌ جُعَیْفِرٌ۔ سَفَرْجَلٌ۔ سُفَیْرِجٌ +

(۳) فُعَیْعِیْلٌ واسطے تصغیر ثلاثی ورباعی وخماسی مزید فیہ کے جبکہ چوتھا حرف مدّہ ہو جیسے مِضْرَابٌ مُضَیْرِیْبٌ۔ قِرْطَاسٌ۔ قُرَیْطِیْسٌ خَنْدَرِیْسٌ خُنَیْدِرِیْسٌ +

(۴) فُعَیْلَانٌ واسطے تصغیر ثلاثی مزید فیہ کے جو فَعْلَانٌ اور اَفْعَالٌ کے وزن پر ہو جیسے سَکْرَانٌ سُکَیْرَانٌ۔ اَجْمَالٌ۔ اُجَیْمَالٌ +

(۵) فُعَیْلِلٌ صرف واسطے تصغیر خماسی مجرد کے جیسے سَفَرْجَلٌ سُفَیْرِجِلٌ +

فائدہ اگر مونث معنوی ثلاثی ہو تو تصغیر میں ۃ ظاہر کی جاتی ہے جیسے اَرْضٌ (زمین) اُرَیْضَۃٌ۔ شَمْسٌ (سورج) شُمَیْسَۃٌ +

فائدہ:۔ علامت تانیث۔ تثنیہ وجمع ونسبت بحالت تصغیر قائم رہتی ہے جیسے طَلْحَۃٌ۔ طُلَیْحَۃٌ۔ حُبْلیٰ۔ حُبَیْلیٰ۔ حَمْرَاءُ۔ حُمَیْرَاءُ۔ رَجُلَانِ رُجَیْلَانِ ھِنْدَاتٌ۔ ھُنَیْدَاتٌ۔ بَصْرِیٌّ۔ بُصَیْرِیٌّ +

فائدہ:۔ جو کلمہ بعد حذف کے دو حرفی رہ گیا ہو۔ تصغیر کے بعد اپنی اصل پر آجاتا ہے۔ جیسے مُذْ مُنَیْذٌ۔ عِدَۃٌ وُعَیْدَۃٌ۔ اِبْنٌ۔ بُنَیٌّ۔ بِنْتٌ۔ بُنَیَّۃٌ +

فائدہ:۔ الف جو دوسری جگہ ہو تصغیر میں و سے بدل جاتا ہے اور جو تیسری جگہ

ضمیمہ

علم صرف کے متعلق جو مضامین علمائے عرب اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آئے ہیں اُن میں سے ضروری بحثیں بفضل الٰہی لکھی جا چکی ہیں۔ ان بزرگوں کے علاوہ ہمارے زمانے کے اہل علم اور بالخصوص مصنفین یورپ نے معرفہ و نکرہ کے اقسام اور بحث حروف کے متعلق جو اضافہ کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بیان اُس کا بھی کیا جائے۔ چنانچہ یہ ضمیمہ ان ہی پر مشتمل ہے +

سبق نمبر (۷۵)

معرفہ و نکرہ کا بیان +

اسم کی دو قسمیں ہیں معرفہ و نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو معین شئے پر دلالت کرے۔ نکرہ:۔ وہ ہے جو غیر معین شئے پر دال ہو +

اسم معرفہ کی چھ قسمیں ہیں

(۱) علم۔ جو کسی شخص یا چیز کا نام ہو جیسے زَیْدٌ (نام شخص) کُوْفَةُ (نام شہر) +

(۲) مُعَرَّف باللام۔ یعنے جس اسم پر اَلْ[1] داخل ہو جیسے اَلْحَبِیْبُ +

(۳) ضمیر۔ جیسے اَنَا (میں) اَنْتَ (تو) وغیرہ +

(۴) اسم اشارہ:۔ جیسے ہٰذَا (یہ) ذٰلِکَ (وہ) +

(۵) اسم موصول۔ جیسے اَلَّذِیْ (جو) اَلَّذِیْنَ (جن) +

(۶) جو ان پانچوں میں سے کسی ایک طرف مضاف ہو جیسے کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)۔ ان میں سے نمبر ۳ و ۴ و ۵ کا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے

ضمیر کا بیان

ضمیر وہ ہے جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے اسکی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیر منفصل جو ایک مستقل کلمہ یعنی اسم ظاہر کی طرح مستقل ہو جیسے اَنَا (میں) (۲) ضمیر متصل:۔ جو اپنے ماقبل کا جزو بن کر مستعمل ہو جیسے ضَرَبْتُ کی (تُ)

[1] اَلْ حرف تعریف اور اسم نکرہ پر آکر اس کو معرفہ بنا دیتا ہے جیسے رَجُلٌ ہر شخص کو

ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں ۔ مرفوع منفصل ۔ منصوب منفصل گردان یوں آئیگی

(۱) ضمائر مرفوع منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	هُوَ	هِيَ	أَنْتَ	أَنْتِ	أَنَا
تثنیہ	هُمَا	هُمَا	أَنْتُمَا	أَنْتُمَا	نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنَّ	أَنْتُمْ	أَنْتُنَّ	

(۲) ضمائر منصوب منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	إِيَّاهُ	إِيَّاهَا	إِيَّاكَ	إِيَّاكِ	إِيَّايَ
تثنیہ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمَا	إِيَّانَا
جمع	إِيَّاهُمْ	إِيَّاهُنَّ	إِيَّاكُمْ	إِيَّاكُنَّ	

ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں ۔ مرفوع ۔ منصوب ۔ مجرور ۔ بیان ان سب کا حسب ذیل ہے ۔

(۱) ضمائر مرفوع متّصل

ان کی دو قسمیں ہیں (۱) بارز (۲) مستتر ۔ +

بارز :- (ظاہر) کو کہتے ہیں وہ تعداد میں گیارہ ہیں ا ۔ و ۔ نَ ۔ تَ ۔ تِ ۔ تُ ۔ تُمَا ۔ تُمْ ۔ تُنَّ ۔ نَا ۔ یِ اور یْ مضارع و امر کے ساتھ خاص ہے +

تفصیل ان کی سبق نمبر ۳ و ۷ میں مذکور ہو چکی ہے ۔

مُستتر :- (پوشیدہ) کو کہتے ہیں وہ لفظوں میں مذکور نہیں ہوتی بلکہ ذہن میں پائی جاتی ہے ۔ ماضی کے دو صیغوں میں آتی ہے ۔ جیسے ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِيَ اور مضارع کے پانچ صیغوں میں جیسے يَضْرِبُ میں هُوَ اور تَضْرِبُ مؤنث غائب میں هِيَ ۔ تَضْرِبُ مذکر مخاطب میں أَنْتَ ۔ أَضْرِبُ میں أَنَا نَضْرِبُ میں نَحْنُ +

سبق نمبر (۷۶)

ضمائر منصوب متصل

یہ ضمیریں فعل کے ساتھ آتی ہیں اور مفعول واقع ہوتی ہیں۔ جیسے ضَرَبَہٗ (اُس کو مارا) میں ہؔ ضمیر مفعول ہے۔ گردان یوں آئے گی:۔

غائب	مخاطب	متکلم
ضَرَبَہٗ	ضَرَبَکَ	ضَرَبَنِیْ[ے]
ضَرَبَہُمَا	ضَرَبَکُمَا	ضَرَبَنَا
ضَرَبَہُمْ	ضَرَبَکُمْ	... ...
ضَرَبَہَا	ضَرَبَکِ	... ...
ضَرَبَہُمَا	ضَرَبَکُمَا	... ...
ضَرَبَہُنَّ	ضَرَبَکُنَّ	... ...

ے اصل ضمیر کے لحاظ سے ضَرَبَنِیْ ہونا چاہیئے تھا۔ مگر ماضی کا آخر مبنی بر فتح ہوتا ہے۔ واسطے حفاظت فتح کے نؔ ماقبل یؔ کے بڑھا دیا۔ اس کو نون وقایہ کہتے ہیں +

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہؔ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد اشباع ہو کر وؔ معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے جیسے ضَرَبَہٗ اور حرف ساکن کے بعد صرف ضمہ کی آواز دیتا ہے اِضْرِبْہُ +

(۳) ضمائر مجرور متصل

یہ ضمیریں حرف اور اسم کے ساتھ مستعمل ہوتی ہیں اور ان کی گردان مثل ضمیر منصوب متصل کے آتی ہے۔ دیکھو ضمیر مجرور متصل بحرف میں کہینگے لَہٗ۔ لَہُمَا۔ لَہُمْ۔ لَہَا۔ لَہُمَا۔ لَہُنَّ الخ اور ضمیر مجرور متصل باسم میں کہینگے۔ کِتَابُہٗ۔ کِتَابُہُمَا۔ کِتَابُہُمْ۔ کِتَابُہَا۔ کِتَابُہُمَا۔ کِتَابُہُنَّ

تنبیہ:۔ ہؔ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد مجرور متصل میں مثل منصوب متصل کے اشباع کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لیکن اگر ماقبل اُس کے حرف مکسور ہو تو کسرہ اشباع ہو کر یؔ معروف کی مانند پڑھا جائیگا جیسے بِہٖ اور اگر ماقبل یؔ ساکن ہو تو اس پر صرف کسرہ پڑھیں گے جیسے عَلَیْہِ۔ فِیْہِ +

سبق نمبر (۷۷)

اسم اشارہ اور موصول کا بیان

اسمائے اشارہ کیواسطے یہ الفاظ مقرر ہیں:-

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذَا	ذَانِ	اُولَاۤءِ (بالمد)
مؤنث	تا۔ تہ۔ تھی۔ تی ذہ۔ ذھی۔ ذی	تَانِ	اُولٰی (بالقصر)

ان اسماء کے پہلے اکثر لفظ ھَا داخل ہوتا ہے اور اس سے مخاطب کو تنبیہ کرنی مقصود ہوتی ہے

مذکر	ھٰذَا	ھٰذَانِ	ھٰٓؤُلَاۤءِ
مؤنث	ھٰذِہٖ	ھَاتَانِ	

اسم اشارہ قریب کے بعد کَ یا لِکَ لگانے سے اسم اشارہ بعید بن جاتا ہے

مذکر	ذَاکَ ذَالِکَ	ذَانِکَ	اُولٰئِکَ
مؤنث	تَاکَ تِلْکَ	تَانِکَ	اُولَاکَ

اسمائے ذیل خاص کر واسطے اشارہ مکان کے موضوع ہیں اور ان میں واحد تثنیہ اور جمع کا کوئی امتیاز نہیں ہے مگر قریب بعید کا فرق ضرور ہے۔ دیکھو۔

قریب کے واسطے	بعید کیواسطے
ھُنَا ۔ ھٰھُنَا	ھَنَّا۔ ھُنَاکَ۔ ھُنَالِکَ۔ ثَمَّ۔ ثَمَّہْ

اسمائے موصول کیواسطے یہ الفاظ مستعمل ہیں:-

مذکر	اَلَّذِیْ	اَلَّذَانِ	اَلَّذِیْنَ۔ اَلْاُلٰی
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّاتِیْ۔ اَللَّوَاتِیْ۔ اَللَّائِیْ۔ اَللَّاۤءِ

مَنْ اور مَا بھی اسم موصول ہیں۔ مَنْ اکثر ذوی العقول کیلئے اور مَا اکثر غیر ذوی العقول کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۷۸ و ۷۹

اسم عدد کا بیان

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم عدد ذاتی (۲) اسم عدد وصفی۔

اسم عدد ذاتی:- وہ ہے جو کسی شے کے افراد کی مقدار پر دلالت کرے +

اسم عدد وصفی:- وہ ہے جس سے ترتیب افراد کا فائدہ حاصل ہو جیسے ثانی (دوسرا) اسمائے اعداد ذاتی تذکیر و تانیث کے لحاظ سے حسب ذیل مستعمل ہوتے ہیں

صورت عدد	مذکر اسم عدد	مؤنث اسم عدد	صورت عدد	اسم عدد مذکر	مؤنث اسم عدد
۱	وَاحِدٌ أَحَدٌ	وَاحِدَةٌ إِحْدىٰ	۱۱	أَحَدَ عَشَرَ	إِحْدىٰ عَشَرَةَ
۲	إِثْنَانِ	إِثْنَتَانِ ثِنْتَانِ	۱۲	إِثْنَا عَشَرَ	إِثْنَتَا عَشَرَةَ
۳	ثَلٰثَةٌ	ثَلٰثٌ	۱۳	ثَلٰثَةَ عَشَرَ	ثَلٰثَ عَشَرَةَ
۴	أَرْبَعَةٌ	أَرْبَعٌ	۱۴	أَرْبَعَةَ عَشَرَ	أَرْبَعَ عَشَرَةَ
۵	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ	۱۵	خَمْسَةَ عَشَرَ	خَمْسَ عَشَرَةَ
۶	سِتَّةٌ	سِتٌّ	۱۶	سِتَّةَ عَشَرَ	سِتَّ عَشَرَةَ
۷	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ	۱۷	سَبْعَةَ عَشَرَ	سَبْعَ عَشَرَةَ
۸	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٍ	۱۸	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	ثَمَانِيَ عَشَرَةَ
۹	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ	۱۹	تِسْعَةَ عَشَرَ	تِسْعَ عَشَرَةَ
۱۰	عَشَرَةٌ	عَشْرٌ		... ...	... ...
				... ...	... ...

یاد رکھنا چاہیے کہ ایک اور دو کی تذکیر و تانیث مطابق قیاس کے ہے اور تین سے دس تک خلاف قیاس۔ یعنی مذکر ۃ کے ساتھ اور مؤنث بغیر ۃ کے اور ۱۱ و ۱۲ بھی دونوں قیاس کے موافق ہیں +
اس کے بعد ۱۹ تک مذکر میں پہلی جز کے ساتھ ۃ آئے گی اور مؤنث میں دوسری جز کے ساتھ عشرات یعنی دہائیوں میں مذکر و مؤنث برابر ہیں

اور ان کیواسطے یہ لفظ مفرد ہیں:- عِشْرُوْنَ ۲۰۔ ثَلٰثُوْنَ ۳۰۔ اَرْبَعُوْنَ ۴۰ خَمْسُوْنَ ۵۰۔ سِتُّوْنَ ۶۰۔ سَبْعُوْنَ ۷۰۔ ثَمَانُوْنَ ۸۰۔ تِسْعُوْنَ ۹۰۔ جب اکائیاں اُن کے ساتھ ملائی جائیں تو ۱ و ۲ تذکیر و تانیث میں قیاس کے موافق ہوتے ہیں اور ۳ سے ۹ تک خلاف قیاس۔ عشرات کے بعد سینکڑے اور ہزار کا درجہ ہے۔ سینکڑے کیلئے مِائَۃٌ اور ہزار کیلئے اَلْفٌ مفرد ہے اور ان دونوں کے ترکیب دینے سے گنتی کا شمار دور تک پہنچتا ہے۔ مثلاً مِائَۃُ اَلْفٍ (ایک لاکھ) اَلْفُ اَلْفٍ (دس لاکھ) وغیرہ۔

فائدہ:- بولتے وقت اَحَادْ (اکائی) کو پہلے بولیں گے پھر عشرات کو پھر مِآت کو اور اُلُوْف سب سے پیچھے آئیگا اور ہر درجہ کے بعد وَ عاطفہ بڑھائی جائے جیسے هٰذِهِ السَّنَةُ سَنَةُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ وَثَلٰثِ مِائَةٍ وَاَلْفٍ مِنَ الْهِجْرَةِ ۱۳۱۴ سنہ ہجری +

اسمائے اعداد وصفی:- پہلے عدد کے سوا فَاعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور اُن کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے۔ یہ صیغے اسمائے اعداد ذاتی سے اسطرح آتے ہیں:-

اَوَّلُ مذکر کیواسطے	اُوْلٰی مونث کیواسطے	سَادِسٌ مذکر کیواسطے	سَادِسَۃٌ مونث کیواسطے
ثَانٍ "	ثَانِیَۃٌ "	سَابِعٌ "	سَابِعَۃٌ "
ثَالِثٌ "	ثَالِثَۃٌ "	ثَامِنٌ "	ثَامِنَۃٌ "
رَابِعٌ "	رَابِعَۃٌ "	تَاسِعٌ "	تَاسِعَۃٌ "
خَامِسٌ "	خَامِسَۃٌ "	عَاشِرٌ "	عَاشِرَۃٌ "

اس سے آگے حَادِیَ عَشَرَ و حَادِیَۃَ عَشَرَ وغیرہ اسی ترتیب سے کہیں گے اعداد کسری:- کسور نصف کے تہائی سے دسویں حصہ تک فُعُلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور ان میں تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا۔ شمار کی یہ صورت ہے +

نِصْفٌ	ثُلُثٌ	رُبُعٌ	خُمُسٌ	سُدُسٌ	سُبُعٌ	ثُمُنٌ	تُسُعٌ	عُشُرٌ
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{7}$	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{9}$	$\frac{1}{10}$

عُشُرٌ کے بعد ترکیبی لفظوں سے کسور کی تعبیر ہوتی ہے جیسے جُزْءٌ مِنْ اَحَدَ عَشَرَ ($\frac{1}{11}$) وغیرہ +

سبق نمبر (۸۰)

حروف کا بیان

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) حرف عاملہ (۲) حرف غیر عاملہ

(۱) حرف عاملہ کلمے یا جملے پر داخل ہو کر اس میں عمل کرتے ہیں اور حروف غیر عاملہ کچھ نہیں کرتے۔ حرف عاملہ کی کئی قسمیں ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

حروف الجر:۔ تعداد میں سترہ ہیں۔ اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

با ۔ تا ۔ کاف ۔ لام ۔ واو ۔ مُنْذُ ۔ مُذْ ۔ خَلَا ۔ رُبَّ ۔ حَاشَا ۔ مِنْ ۔ عَدَا ۔ فِی ۔ عَنْ ۔ عَلٰی ۔ حَتّٰی ۔ اِلٰی

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (میں زید کے پاس سے گذرا)

زَیْدٌ کَالْاَسَدِ (زید شیر کی مانند ہے)

وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ماروں گا)

مَارَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْخَمِیْسِ (میں نے اسے جمعرات کے دن سے نہیں دیکھا)

رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (میں نے کئی بزرگ آدمیوں سے ملاقات کی)

خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ (میں گھر سے باہر نکلا)

زَیْدٌ فِی الدَّارِ (زید گھر میں ہے)

زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ (زید چھت پر ہے)

ذَھَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ (میں زید کے پاس گیا)

... ...

تَاللّٰہِ لَاَقْتُلَنَّ زَیْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ضرور قتل کرونگا)

اَلْمَالُ لِزَیْدٍ (یہ مال زید کا ہے)

مَارَأَیْتُہٗ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ (میں نے اسکو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

رَأَیْتُ الْقَوْمَ خَلَا زَیْدٍ (میں نے سب قوم کو

جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ (تمام قوم زیدکو سوا آئی)

مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَیْدٍ (میں زید کے سوا تمام قوم کے پاس سے گذرا)

رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے

اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رَأْسِھَا (میں نے مچھلی کو مع سر کے کھالیا)

فائدہ:۔ عَدَا اور خَلَا کے پہلے جب لفظ مَا آئے تو دونوں اسم کو نصب دیتے ہیں جیسے جَاءَ الرَّھْطُ مَا عَدَا زَیْدًا (تمام گروہ زید کے سوا آیا) قَدِمَ الْقَافِلَۃُ مَا خَلَا بَکْرًا (تمام قافلہ بکر کے سوا آیا)۔

(۲) حروف مشبّہ بالفعل تعداد میں چھ ہیں۔ جملے پر داخل ہو کر اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع۔ وہ یہ ہیں :-

اِنَّ ۔ اَنَّ ۔ کَاَنَّ ۔ لَیْتَ ۔ لٰکِنَّ ۔ لَعَلَّ ۔ ناصب اسم اند و رافع در خبر ضد ما و لا

اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)

قَامَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًوا جَالِسٌ (زید کھڑا ہے مگر عمرو بیٹھا ہے)

سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا ذَاھِبٌ (میں نے سنا کہ زید چلنے والا ہے)

لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش جوانی واپس آتی)

لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا (شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی اور حکم بھیجے)

(۳) حروف النّدا۔ تعداد میں پانچ ہیں یَا۔ اَیَا۔ ھَیَا۔ اَیْ ہمزہ۔ یَا عام ہے قریب و بعید دونوں کیواسطے مستعمل ہوتا ہے۔ اَیَا۔ ھَیَا۔ بعید کیواسطے۔ اَیْ ہمزہ قریب کیواسطے معرفہ ان کے بعد مضموم ہوتا ہے اور اسم مضاف منصوب جیسے یَا اَللّٰہُ۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ +

(۴) حروف الشرط :- تعداد میں چار ہیں۔ اِنْ ۔ لَوْ ۔ لَوْلَا ۔ اَمَّا +

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ (اگر تم خدا کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا)

لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ رض (اگر علی رض نہ ہوتا تو عمر رض تباہ ہو جاتا)

لَوْ جَآءَنِیْ زَیْدٌ لَاَکْرَمْتُہٗ (اگر زید میرے پاس آتا تو میں اسکی عزت کرتا)

جَآءَ اَخَوَاکَ فَاَمَّا زَیْدٌ فَاَکْرَمْتُہٗ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَھَنْتُہٗ (تیرے دونوں بھائی آئے زید کی تو میں نے عزت کی اور عمرو کی ذلت کی)

(۵) حروف نواصب المضارع :- تعداد میں چار ہیں فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو نصب دیتے ہیں وہ یہ ہیں :- ؎

اَنْ و لَنْ پس کَیْ و اِذَنْ ایں چار حرف معتبر + نصب مستقبل کند ایں جملہ دائم اقتضاء

ان کا بیان مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے +

(۶) حروف جوازم المضارع۔ تعداد میں پانچ ہیں فعل مضارع پہ داخل ہو کر جزم دیتے ہیں وہ یہ ہیں :- ؎ اِنْ و لَمْ ۔ لَمَّا و لامِ امر و لاءِ نہی نیز۔ پنج حرف ایں جازم فعل اند ہر یک بے دغا + ان کا بیان بھی مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے +

(۷) حرف النفی تعداد میں دو ہیں مَا و لَا یہ جملے پر داخل ہو کر اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب

سبق نمبر (۸۱)

حرف غیر عاملہ کا بیان +

حروف عطف تعداد میں دس ہیں +

وَ۔ فَ۔ ثُمَّ۔ حَتّٰی۔ اَوْ۔ اِمَّا۔ اَمْ۔ لَا۔ بَلْ۔ لٰکِنْ +

مثالیں

جَاءَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو (زید اور عمرو آئے)

اَتٰی بَکْرٌ ثُمَّ اَخُوْہُ (بکر آیا پھر اسکا بھائی)

ھٰذَا اِمَّا حَجَرٌ وَّاِمَّا شَجَرٌ

(یہ پتھر ہے یا درخت)

قَدِمَ زَیْدٌ بَلْ بَکْرٌ (زید آیا بلکہ بکر)

مثالیں

قَامَ رَشِیْدٌ فَمَامُوْنٌ (رشید کھڑا ہوا پھر مامون)

قَدِمَ الْقَوْمُ حَتّٰی رَئِیْسُھُمْ

(لوگ آئے یہانتک کہ اُن کا سردار بھی)

ھٰذَا اِنْسَانٌ اَوْ حَیْوَانٌ (یہ انسان ہی یا حیوان)

مَا قَامَ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو (زید نہیں کھڑا ہوا بلکہ عمرو)

(۲) حروف التنبیہ تین ہیں۔ اَلَا۔ اَمَا۔ ھَا۔

اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ

(خبردار تحقیق وہ مفسد ہیں)

ھَا زَیْدٌ قَائِمٌ (دیکھو زید کھڑا ہے)

اَمَا لَا تَفْعَلْ (خبردار مت کرو)

(۳) حروف الایجاب۔ پانچ ہیں۔ نَعَمْ۔ بَلٰی۔ اِیْ۔ اَجَلْ۔ جَیْرِ +

نَعَمْ واسطے ثبوت ماسبق کے آتا ہے مثلاً جَاءَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائیگا نَعَمْ + بَلٰی واسطے اثبات نفی کے آتا ہے جیسے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں بَلٰی یعنی اَنْتَ رَبُّنَا +

اِیْ کا استعمال قسم کے ساتھ ہوا کرتا ہے جیسے اَجَاءَ زَیْدٌ۔ اِیْ وَاللّٰہِ

(۴) حروف التفسیر دو ہیں۔ اَیْ۔ اَنْ +

ھُوَ مَکِّیٌّ اَیْ مَنْسُوْبٌ اِلٰی مَکَّۃَ +

نَادَیْنٰہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ (ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم)

(۵) حروف الردع۔ صرف ایک لفظ کَلَّا ہے۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا کَلَّا۔ (میں نے زید کو کبھی نہیں مارا) +

(۶) حروف الاستفہام دو ہیں۔ ھمزہ۔ ھَلْ جیسے اَجَاءَکَ زَیْدٌ (کیا زید تیرے پاس آیا) ھَلْ عِنْدَکَ دِرْھَمٌ (کیا تیرے پاس درہم ہے) +

ان کے سوا بعض اور کلمات بھی استفہام کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں۔
جیسے مَن - مَاذَا - اَیُّ - مَتٰی - اَیَّانَ - اَنّٰی - اَیْنَ -

مَن فِی الدَّارِ (گھر میں کون ہے)
مَاذَا یَقُوْلُ هٰذَا الرَّجُلُ (یہ شخص کیا کہتا ہے)
مَتٰی تَذْهَبُ (تو کب جائے گا)
اَنّٰی لَكَ هٰذَا (یہ تیرے پاس کہاں سے آیا)
مَا تَفْعَلُ (تو کیا کرتا ہے)
اَیُّ الْبِلَادِ اَحْسَنُ (کونسا شہر اچھا ہے)
اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ (قیامت کب ہوگی)
اَیْنَ تَمْشِیْ (تو کدھر جائے گا)

(۷) حروف التحضیض والتوبیخ - تین ہیں - هَلَّا - لَوْلَا - لَوْمَا جب یہ حروف ماضی پر آتے ہیں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں جیسے هَلَّا اَكْرَمْتَ زَیْدًا وَقَدْ كَانَ ضَیْفَكَ (تو نے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا) اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں۔ جیسے هَلَّا تَقْرَأُ فَتَكُوْنَ عَالِمًا (تو کیوں نہیں پڑھتا تاکہ عالم ہو جائے)۔

(۸) حروف مصدر - دو ہیں مَا - اَنْ جیسے اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَضْرِبَ زَیْدًا اَیْ ضَرْبُكَ۔

(۹) حرف توقع - (قَدْ) ہے ماضی کے پہلے تحقیق کے معنی اور مضارع کے پہلے تقلیل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (تحقیق نماز کھڑی ہو گئی) اَلْجَوَادُ قَدْ یَقْتُرُ۔ (سخی کبھی کنجوسی کرتا ہے)۔

(۱۰) حروف التاکید - نون تاکید صرف مضارع کے ساتھ خاص ہے اور لام مفتوح - فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے۔ جیسے لَوْ كَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی خدا ہوتے تو یہ دونوں بالضرور تباہ ہوتے) اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

باب نحو

صرف و نحو کی کتابیں

مولفہ مولانا حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری

کتاب الصرف

اس کتاب میں عربی صرف کے ضروری مسائل میزان الصرف سے لے کر شافیہ تک درج ہیں۔ جملہ مضامین سبقوں میں منقسم ہونے کے ساتھ امثلہ مشتقیہ و سوالات امتحانی بھی درج ہیں۔ قیمت فی جلد ۴؍

کتاب النحو

اس کتاب میں عربی نحو کے ضروری مسائل نحو میر سے لے کر کافیہ تک درج ہیں سبقوں کی تقسیم اور امثلہ مشتقیہ سوالات امتحانی کا التزام کتاب الصرف کے مطابق ہے متعدد سبقوں کے بعد کچھ غلط جملے بغرض تصحیح بھی دے گئے ہیں غر

عربی بول چال

ہر دو حصص طبع ہو رہے ہیں

یہ دونوں کتابیں عرصہ سے نایاب تھیں اور مدارس عربیہ کے طلبا ان کے لئے سرگرداں تھے۔ ہم نے ان کی ضرورت کے پیش نظر ان کی طباعت کا بندوبست کیا ہے

ناشر

فرید اینڈ کو اردو بازار دہلی